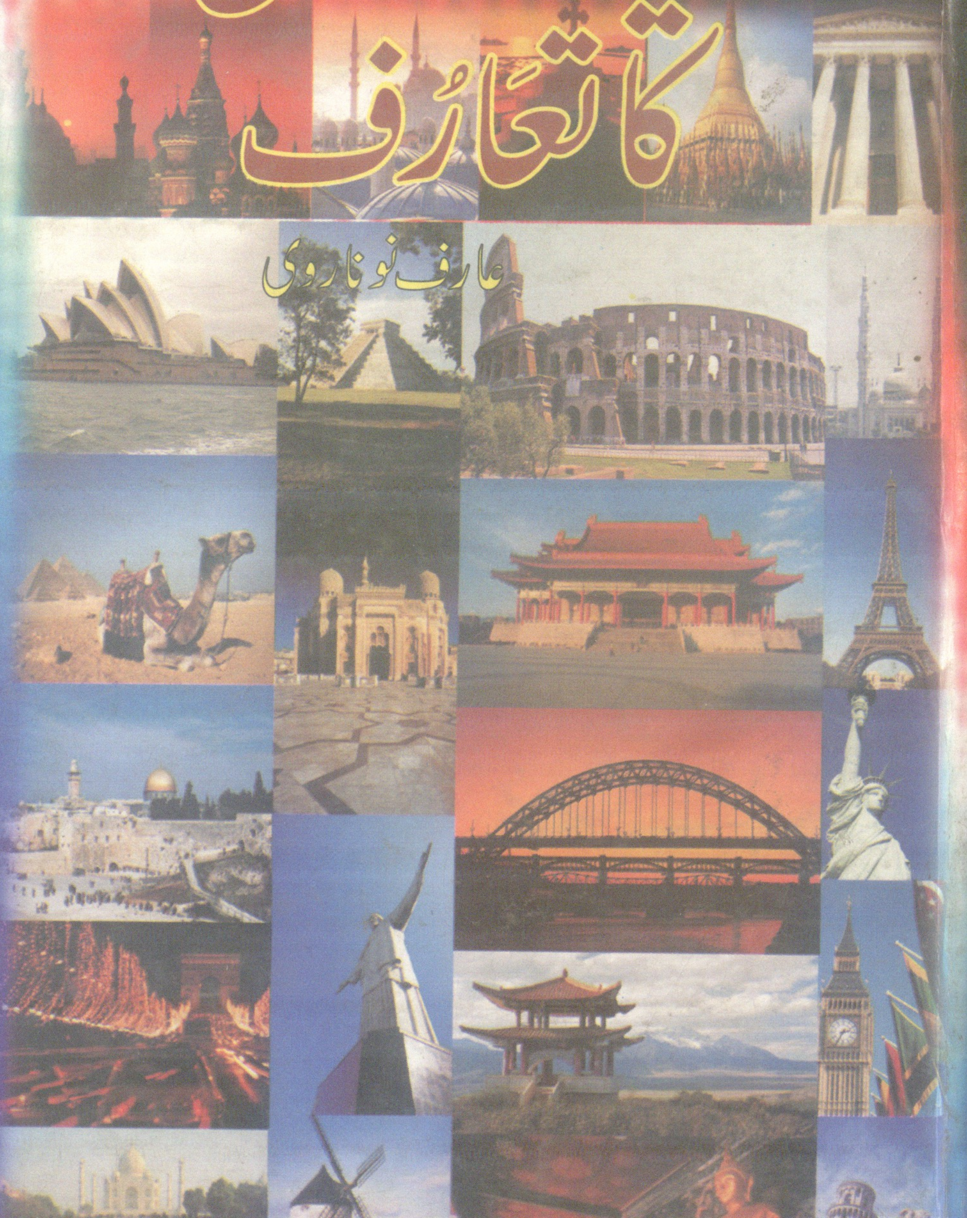
پنجاب سکول لائبریریز پراجیکٹ، محکمہ تعلیم
GERMAN DEBT SWAP-I

دُنیا کے مُلکوں کا تعارُف

عارف نوناروی



دُنیا کے ملکوں کا تعارف

سیّد عارف نوناری

ترتیبِ نو

الیاس عادل

پنجاب سکول لائبریریز پراجیکٹ، محکمہ تعلیم

(GERMAN DEBT SWAP-I)

الفیصل ناشران و تاجرانِ کُتب

غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

اپریل 2008ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت:-/125 روپے
AI-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore. Pakistan
Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com
e.mail : alfaisal_pk@hotmail.com
e.mail : alfaisalpublishers@yahoo.com

فہرست مضامین

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں زمین ایک ایسا کرہ ہے کہ جس کی وسعت کے بارے میں کبھی اندازہ لگانا بھی مشکل تھا۔ اس خطہ ارضی پر لاتعداد ممالک موجود ہیں جن میں مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے کروڑوں انسان آباد ہیں۔ بعض ممالک تو ایک دوسرے سے لاکھوں میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ آج جدید سائنسی دور میں انسان نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ یہ لاکھوں میل کے فاصلے اس کے نزدیک معمولی فاصلے ہیں۔ آج موجودہ دور میں، جبکہ یہ انفریشن کا دور بھی کہلاتا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کے ممالک کی تمام اہم اور ضروری معلومات سے آگاہی ہو تاکہ اس کے تناظر میں ہمیں عالمی ماحول اور حالات سے بخوبی طور پر واقفیت حاصل ہو سکے اور ہم دنیا کے مختلف ممالک کے جغرافیہ، آب و ہوا، محل وقوع، زبان، کرنسی، درآمدات و برآمدات اور دیگر اہم معلومات کے بارے میں جان لیں۔

طالب علموں اور عالمی واقفیت عامہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے تو ایسی کتاب کا ہونا ازحد ضروری ہے کہ جس میں دنیا کے ممالک کے بارے میں اس قسم کی معلومات کا احاطہ کیا گیا ہو جبکہ دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والوں مثلاً اساتذہ اور سیر و سیاحت کے شوقین حضرات کے لئے بھی ایسی کتاب بے حد مفید و معاون ہے۔ کوئیز پروگرامز اور مقابلے کے امتحان میں شرکت کرنے والوں کے لئے بہترین رہنما کتاب ہے۔

مارکیٹ میں نظر دوڑائیں تو معلومات کے حوالے سے دنیا کے ممالک کے بارے

میں معلوماتی کتب میں کافی پرانی معلومات ملتی ہیں جبکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی اور تازہ معلومات کو یکجا کر کے پیش کیا جائے۔ بڑے یقین کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ زیر نظر کتاب میں دنیا کے ممالک کے بارے میں درج تمام معلومات مکمل طور پر نئی اور تازہ ہیں اور نقالی کی ڈگر سے ہٹ کر کام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب ہذا میں دنیا کے نقشے پر اب تک ابھرنے والے نئے ممالک کے بارے میں بھی معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ ایک نئی پیش رفت ہے انشاء اللہ تعالیٰ کتاب ہذا قارئین کے معیار پر مکمل طور پر پورا اترے گی۔

محمد الیاس عادل

ایم اے

اسلامی جمہوریہ پاکستان

محل وقوع

پاکستان کی سرحدیں ان چار ممالک سے ملتی ہیں۔ مشرق میں بھارت' شمال میں عوامی جمہوریہ چین و روس' شمال مغرب میں افغانستان اور مغرب میں اسلامی جمہوریہ ایران ہے۔ جب کہ ملک کا جنوبی حصہ بحیرۂ عرب سے ملا ہوا ہے۔

پاکستان بحیرۂ عرب کے نیلے پانیوں سے جنوب سے شمال کے قراقرم پہاڑوں کی برفانی چوٹیوں تک تقریباً" ایک ہزار میل پھیلا ہوا ہے۔ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ دنیا کی انتہائی اونچی چوٹیوں کے بڑے بڑے گروہوں پر مشتمل ہے۔ کل رقبہ کا تقریباً ۲۶۰۰۰۰ مربع کلومیٹر دریائے سندھ اور اس کی پانچ شاخوں کے میدانوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پنجاب' سندھ' شمالی اور جنوبی صوبے واقع ہیں۔ جنوب مغرب میں وسیع صوبہ بلوچستان واقع ہے۔ جس کا رقبہ ۳۴۷،۱۸۸ مربع کلومیٹر ہے جو ایک خشک میدانی علاقہ ہے۔ جو بہت کم آبادی رکھتا ہے۔ چوتھا شمال مغربی سرحدی صوبہ ہے۔ جس کا علاقہ ۷۴،۵۲۱ مربع کلومیٹر ہے۔ یہ صوبہ اونچے اونچے پہاڑوں کے ساتھ ساتھ انتہائی سرسبز وادیوں سے بھی مالا مال ہے۔ پاکستان' انڈونیشیا اور بنگلا دیش کے بعد تیسرا بڑا انتہائی گنجان آباد مسلمان ملک ہے۔ اور ۱۹۹۵ء میں اندازاً اس کی آبادی ۱۳۱۶۲۵۰۰۰ تھی۔ یہ وہ واحد' مسلمان ملک ہے جو خصوصی طور پر ۱۹۴۷ء میں تخلیق پایا۔ ۱۰۰ ملین مسلمانوں کی مرضی سے جو برصغیر پاک و ہند میں آباد تھے تاکہ مسلمانوں کو اس قابل کیا جائے کہ وہ اسلام کے احکامات کے مطابق آزادانہ طور پر زندگی گزار سکیں۔ لہٰذا آزادی کے وقت ہر ایک حکومت نے اعتراف کیا کہ وہ اسلامی معاشرہ تشکیل دے گی اور ایسے حالات پیدا کرے گی جو اسلامی طرز زندگی کے مطابق ہوں۔ لیکن اس سمت میں انتہائی موثر اور ٹھوس

تاریخی مقامات

ہڑپہ، موہنجوداڑو، قلعہ لاہور، شالامار باغ، میوزیم اور دیگر پاکستان کے شہروں میں موجود قدیم تاریخی آثار قابل دید مقامات ہیں۔

قومی پھول و کھیل

پاکستان کا قومی پھول چمبیلی ہے جب کہ قومی کھیل ہاکی ہے۔

جنگلات

پاکستان میں ۳.۲ ملین ہیکٹر رقبے پر جنگلات ہیں۔

کراچی

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور واحد قدرتی بندرگاہ ہے۔ یہ دریائے سندھ کے دہانے کے قریب بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا ہوئی اڈہ یہاں ہے۔ یورپ سے جنوب مشرقی ایشیاء جاپان اور آسٹریلیا کو جانے والی پروازوں کے لئے یہ مصروف ترین ہوائی اڈہ ہے۔ کراچی سے رنگون، سری لنکا، بغداد، روم، لندن، امریکہ، ماسکو اور بیجنگ کے لئے دن رات ملکی اور غیر ملکی سروس جاری رہتی ہے۔ کراچی میں ایک کروڑ سے زیادہ افراد قیام پذیر ہیں۔ کراچی پاکستان کا اہم تجارتی مرکز ہے۔ پاکستان کی تمام درآمدات و برآمدات کی تجارت کراچی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔ کراچی بارونق شہر ہے۔ کماڑی، کلفٹن، منوڑا، اسمبلی چیمبرز اور یونیورسٹی قابل دید مقامات ہیں۔ بابائے قوم کا مزار بھی اس شہر میں ہے۔

قدرتی وسائل

نمک، قدرتی گیس، لوہا، تانبہ، زمرد، سنگ مرمر، کوئلہ، چونے کا پتھر، یورنیم، مینگنیز، جپسم، کرومائیٹ۔

قومی ایئر لائن

پاکستان انٹر نیشنل ایئر لائینز

مشہور نیوز ایجنسیاں

پاکستان پریس انٹرنیشنل، ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان، یونائیٹڈ پریس۔

مشہور بند

منگلا بند (۳۸۰ فٹ بلند) وارسک بند (۲۷۰ فٹ بلند)

پرچم کی رنگت

سبز جس پر سفید ہلال اور پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے بائیں طرف ایک چوتھائی عمودی سفید پٹی ہے۔

بنگلہ دیش

محل وقوع

بنگلہ دیش کے شمال، مغرب اور مشرق میں بھارت ہے۔ جنوب مشرق میں اس کی تھوڑی سی سرحد برما سے ملتی ہے اور جنوب میں خلیج بنگال ہے بنگلہ دیش ایک ڈیلٹائی میدان ہے۔ جو کوہستان ہمالیہ سے نکلنے والے چند بڑے دریاؤں سے وجود میں آیا ہے۔ یہ دریا گنگا، برہم پتر، اور میگھنا ہیں۔ جنوب مشرقی حصہ جو چٹا گانگ ڈویژن پر مشتمل ہے۔ نیچی مگر ہموار پہاڑیاں ہیں۔ ان کے درمیاں میں کرنا فلی اور سانگو دریا بہتے ہیں۔ بنگلہ دیش دنیا کے انتہائی گنجان آباد ممالک میں ایک ہے۔ جس میں ۱۲۰۰ لوگ فی مربع میل آباد ہیں

رقبہ و آبادی

بنگلہ دیش کا رقبہ ۵۵۵۹۸ مربع میل یا ۱۴۳۹۹۸ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۱۵۷۳۸۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

بنگلہ دیش کا دارالحکومت ڈھاکہ ہے۔ چٹاگانگ سلہٹ اور کھلنا بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

بنگلہ دیش کی کرنسی ٹکہ ہے۔ دفتری زبان بنگالی ہے صدارتی نظام حکومت ہے۔ مذہب سنی العقیدہ مسلمان ہے۔ بنگلہ دیش نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء میں آزادی حاصل کی۔ ستمبر ۱۹۷۴ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔

درآمدات و برآمدات

مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان، ادویات، مصارف، اشیاء، خوارک کا غلہ، دھاتی ایندھن درآمدات ہیں۔ خام پٹ سن کی اشیاء، کھالیں، چائے، اور چمڑا برآمدات ہیں۔ مجموعی پیداوار ۲۴ ارب ۴۰ لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ پاکستان بنگلہ دیش کو ایل۔ کے کے ڈبے برآمد کراتا ہے۔ تجارت کے لئے بنگلہ دیش زیادہ تر بھارت کے رحم و کرم پر ہے بہت سا چاول ہندو بھارت کو سمگل کرتا ہے۔

زراعت

بنگلہ دیش بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ پورے ملک میں ۶۸۰۰۰ دیہات ہیں۔ زراعت کے شعبہ سے ۷۰ فیصد لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں زراعت میں بڑی پیداوار پٹ سن کی ہے۔ جسے سنہری ریشہ بھی کہتے ہیں۔ پٹ سن سے چٹائیاں، ٹاٹ بوریاں اور رسے بنتے ہیں۔ اور دنیا کے بہت سے ممالک اس کے خریدار ہیں۔ چاول اور چائے بھی بڑی زرعی پیداواریں ہیں۔ بنگلہ دیش پٹ سن پیدا کرنے والا دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے۔ یہاں پٹ سن کی ساٹھ لاکھ گانٹھیں تیار ہوتی ہیں اور یہ آدھی دنیا کو خام پٹ سن یا ان کی اشیاء بھیجتا ہے۔ دوسری بڑی اہم فصل چاول ہے یہاں ہر سال ۱۵ ملین چاول پیدا ہوتا ہے۔

خوراک

بنگلہ دیش میں مچھلیوں کی افزائش کے لئے فارم بھی ہیں۔ پھلوں میں ناریل، کٹھل آم اور لیچی زیادہ مشہور ہیں۔ چاول اور مچھلی بنگلہ دیش کی عام خوراک ہی یہاں بہت سے لوگ بڑی بڑی کشتیوں میں رہتے ہیں جو دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ تیرتی رہتی ہیں۔ وہ اپنی ضرورت کا چاول بھی کشتیوں پر مٹی کی تہہ بچھا کر اگاتے ہیں۔

صنعت

پٹ سن کی صنعت بنگلہ دیش کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اس سے پانچ لاکھ

لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں۔ اس صنعت کے بڑے مراکز نرائن گنج، چٹا گانگ اور کھلنا میں ہیں۔ متحدہ پاکستان کے دنوں میں یہاں سے کاغذ مغربی پاکستان آیا کرتا تھا۔ چٹا گانگ میں فولاد کا کارخانہ بھی انہی دنوں قائم ہوا تھا۔ بنگلہ دیش کی دوسری صنعتوں میں چینی، ادویات، کھاد، ڈیزل انجن اور بجلی کے سامان کے کارخانے شامل ہیں۔ صنعت کا شعبہ ملک کے سات فیصد لوگوں کو روزگار دیتا ہے۔ ہندو یہاں کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔

ممبرشپ

بنگلہ دیش دولت مشترکہ، ایشین ترقیاتی بنک، جنوبی ایشیائی کانفرنس کولمبو پلان اور اسلامک کانفرنس کا ممبر ہے۔

مشہور اخبارات

بنگلہ دیش ابزرور، ہالیڈے، بنگلہ دیش ٹائمز۔

گیس و تیل

تیل کی سپلائی، خلیج بنگال سے ہوتی ہے۔ ڈرلنگ ترقی کر رہی ہے۔ قدرتی گیس کے پائپ، ٹی ٹان اور دوسری جگہوں سے ڈھاکہ تک بچھائے گئے ہیں۔ قدرتی گیس کے ذخائر بنگلہ دیش کے استعمال کے لئے ۲۰ سال تک کافی ہوں گے۔ بھارت اور بنگلہ دیش ایک معاہدہ کے تحت دریائے گنگا کے پانی کے نکاس کے لئے کام کر رہے ہیں۔

دھاتیں

بنگلہ دیش کی دھاتیں نمک، سفید مٹی اور گلاس سینڈ ہے۔

ذرائع نقل و حمل

بنگلہ دیش میں آبی راستے بے شمار ہیں۔ کیونکہ تمام ملک میں چھوٹے بڑے دریاؤں کا جال بچھا ہوا ہے۔ وسیع پیمانے پر نقل و حمل اور آمدورفت ان دریائی راستوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ چٹاگانگ ملک کی بڑی بندرگاہ ہے ملک میں گنگا، برہم پتر، سرما، میگھنا

اور بوڑھی گنگا بڑے بڑے دریا ہیں۔ اکثر سڑکیں ان دریاؤں پر آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے پاٹ اتنے چوڑے ہیں کہ پل بنانا ممکن نہیں۔ چنانچہ ان دریاؤں کو موٹر کشتیوں کے ذریعے پار کیا جاتا ہے۔ ان دریاؤں میں جولائی سے نومبر تک سیلاب آتے رہتے ہیں جن سے بڑی تباہی ہوتی ہے۔ یہاں ریلوے لائن بھی بچھی ہوئی ہے۔

طوفان کی سرزمین

بنگلہ دیش سیلابوں اور طوفانوں کی سرزمین ہے۔ یہاں خوفناک طوفان آتے رہتے ہیں۔ پاکستان کی طرح بنگلہ دیش کے بیشتر دریا بھی بھارت سے گزر کر اس ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ بھارت نے بنگلہ دیش کی مرضی کے خلاف دریائے گنگا پر فرخا بیراج بنا رکھا ہے۔ وہ خشک دنوں میں تو گنگا کا پانی کلکتہ کی بندرگاہ کی طرف موڑ دیتا ہے لیکن موسم برسات میں بنگلہ دیش کی طرف پانی چھوڑ دیتا ہے جس سے وہاں وسیع علاقے میں سیلاب آجاتا ہے۔

صدر

بنگلہ دیش کے صدر ۱۹۹۶ء میں شہاب الدین احمد ہیں۔ جب کہ وزیر اعظم حسینہ واجد ہیں۔

فضائی کمپنی

بنگلہ دیش کی فضائی کمپنی کا نام بیمان ہے۔

قومی نشان

نرگس کا پھول

جمہوریہ مالدیپ

محل وقوع

آپ کو جزیروں کے ملک لئے چلتے ہیں۔ یہاں کے جزیرے، سبزہ زار ناریل اور کھجور کے درختوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ یہ ملک مالدیپ ہے۔ مالدیپ سری لنکا کے جنوب مغرب میں ۴۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور تقریباً ۲۰۰۰ جزائر پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ۲۲۰ آباد ہیں۔ مالدیپ کی ساری زمین سبزہ سے ڈھکی ہوئی ہے۔ جزیروں کے ۱۲ گروہ ہیں۔ جنہیں ۱۹ تنظیمی ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زیادہ تر جزائر انتہائی گرم سبزہ سے ڈھکے ہوئے ہیں اور کوکونٹ کھجور (ناریل) سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی متاثر کن انداز میں خوب صورت ہیں۔

مالے۔ دارالحکومت کے بارے میں

مالدیپ کا دارالحکومت مالے خوشحالی اور مرکزی حیثیت کی وجہ سے چہل پہل کا مرکز ہے یہ ایک مربع میل رقبہ پر مشتمل ہے۔ ۱۹۷۷ء میں ۳۰۵۳ لوگ مالے میں آباد تھے۔ بعد میں اس کی آبادی میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ دارالحکومت کا موسم گرم مرطوب ہے۔ جس کی وجہ سے مچھر کثرت سے پیدا ہوتے اور ملیریا کا سبب بنتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے حکومت کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ حکومت نے اس بیماری کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں۔ پارلیمنٹ نے صحت کے فروغ کے لئے خصوصی گرانٹ دی ہے۔

رقبہ و آبادی

مالدیپ کا رقبہ ۲۹۸ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی

۲۴۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے۔ گین بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

مالدیپ کی کرنسی روپیہ ہے۔ ڈیوہی دفتری زبان ہے۔ طرز حکومت جمہوری ہے۔ مذہب سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔ مالدیپ نے ۲۶ جولائی ۱۹۶۵ء کو آزادی حاصل کی۔ فی کس آمدنی ۲۷۳۲ روپیہ سالانہ ہے۔

در آمدات و بر آمدات

مچھلی، ناریل، سہنالیز بر آمدات ہیں۔ چاول، آٹا، چینی، تیل کپڑا اور ادویات در آمدات ہیں۔ سالانہ مجموعی در آمدات ۱۹۹۶ء کے مطابق ۳۷ ملین ڈالر کی ہیں اور بر آمدات ۷۳ ملین امریکی ڈالر کی ہیں۔

مشہور پیداوار

جوار جزیروں پر اگائی جاتی ہے۔ زیادہ چاول در آمد کیا جاتا ہے۔ پھل نقد آوری کے لئے اگائے جاتے ہیں۔ انجیر، اناس، اروی اور سٹرس فروٹ بھی اگایا جاتا ہے۔ ناریل تمام بڑے جزیروں پر ہوتا ہے۔ بڑی مقدار میں ناریل بر آمد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خربوزے، پام اور باجرہ بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

صنعت

فشنگ، سیاحت، گارمنٹس کی تیاری مالدیپ کی بڑی صنعتیں ہیں۔ مالدیپ مچھلی خاص طور پر جاپان کو بھیجتا ہے۔ ہانگ کانگ کی مدد سے گارمنٹس کے دو بڑے کارخانے قائم ہوئے ہیں۔ ایک تیل صاف کرنے کا کارخانہ بھی لگایا گیا ہے۔

ممبر شپ

مالدیپ۔یو۔این اور دولت مشترکہ کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

ماہی گیری و سیاحت

۱۹۷۲ء سے سیاحت صنعت کی طرح ترقی کر رہی ہے یہاں دلکش مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

فضائی کمپنی اور ایئر پورٹ

مالدیپ کی اپنی انٹرنیشنل ایئر لائن ہے۔ یہ بھارت کے تعاون سے چل رہی ہے۔ مالدیپ میں ہیوئل نامی ایئر پورٹ بھی ہے۔

تعلیم

مالدیپ میں شرح خواندگی ۹۵ فیصد ہے۔ یہ شرح خواندگی ۵ سال سے لے کر ۵۰ سال کے لوگوں کی ہے۔

صدر

مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم ہیں۔ جنوبی ایشیاء ممالک کی سارک تنظیم کا مالدیپ ممبر بھی ہے۔

افغانستان

محل وقوع

افغانستان کے شمال میں روس، مشرق اور جنوب میں پاکستان اور مغرب میں ایران ہے۔

رقبہ آبادی

افغانستان کا رقبہ ۲۵۱۸۲۵ مربع میل یا ۶۵۲۵۲۲ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد وشمار کے مطابق آبادی ۱۷۴۳۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

افغانستان کا دارالحکومت کابل ہے۔ قندھار گل بہار، ہرات، کشکا اور جلال آباد بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان

پشتو اور فارسی دونوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مذہب سنی العقیدہ مسلمان ہے کرنسی افغانی ہے۔

درآمدات و برآمدات

پٹرولیم اور ٹیکسٹائل درآمدات ہیں۔ خام کاٹن، خشک اور تازہ پھل اور قدرتی گیس افغانستان کی برآمدات ہیں۔ اس کے علاوہ چمڑہ، اون، کھالیں، قالین، کپاس اور ریشم بھی برآمدات میں شامل ہیں۔

صنعت

کاٹن ٹیکسٹائل کی صنعتیں بڑے پیمانہ پر ہیں۔ گل بہار، کابل، بگرام اور بلخ میں بھی بہت سی فیکٹریاں اشیاء بنانے میں مصروف ہیں۔ پاور ہائیڈل منصوبوں کے ذریعہ قندھار سروبی اور مہیپور میں حاصل کی جاتی ہے۔

ممبر شپ

افغانستان کے تعلقات بیرونی ممالک کی تنظیموں کے ساتھ بھی ہیں۔ یہ یو این او کولمبیا پلان کا ممبر ہے۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

درے

خوجک درہ بلوچستان کو افغانستان سے ملاتا ہے۔ جب کہ ٹوچی درہ بنوں کو افغانستان سے ملاتا ہے۔ اس کے علاوہ کومل غزنی کو افغانستان اور درہ دورہ چترال کو افغانستان صوبہ نوری شاہ سے ملاتا ہے۔

بنک و اخبارات

افغان اسٹیٹ بنک، ملک کے تین بڑے بنکوں میں سے ایک ہے۔ یہ مرکزی بنک کے علاوہ دوسرے بنکوں کے نظاموں کو چلانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ مشہور اخبارات کابل ٹائمز اور اصلاح ہیں۔

معدنیات اور گیس

ملک کے شمالی علاقہ سے معدنیات اور گیس کے ذخائر معلوم ہوئے ہیں۔ ایک گیس پائپ لائن گیس کو سیری پول اور شبرغان سے روس تک لے جاتی ہے۔ کوئلہ، قندھار کے شمال میں دشی اور پوخمری کے قریب سے معلوم ہوا ہے۔ خام لوہا کابل کے مغرب سے ۱۰۰ میل ہیجی جک پہاڑوں سے ملنے کی توقع ہے۔ لیکن ابھی تک اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا گیا ہے۔

ہوائی راستے

"اریانا افغان ایئرلائن" قومی ہے۔ اس کی پروازیں مغرب میں لندن، پیرس اور فرنک فرٹ تک جاتی ہیں۔ جب کہ مشرق میں نیو دہلی اور شمال میں ماسکو اور تاشقند تک جاتی ہیں۔

سڑکیں

سب سے بڑی سڑک شمال مغرب میں ہرات تک جاتی ہے۔ جنوب مشرق میں قندھار سے ملتی ہے۔ روس نے اسے بنوایا۔ روسیوں نے اور بھی یہاں سڑکیں بنوائی ہیں۔ امریکہ نے بھی افغانستان میں بہت سی سڑکیں بنوائی ہیں جو کہ مشرق سے پاکستان کی طرف کابل سے تورخم اور قندھار سے چمن کو جاتی ہیں۔ ریلوے کا نظام نہیں ہے۔

تعلیم

افغانستان میں تعلیم مفت ہے لیکن سیکنڈری سکول دارالحکومت کابل اور صوبوں کے دارالحکومتوں میں ہیں۔ ایلمنٹری سکول ملک کے تمام حصوں میں ہیں۔ افغانستان میں تعلیم کا تناسب ۱۹۹۶ء میں سات فیصد سے ۱۰ فیصد تک تھا۔

خبر رساں ایجنسی

افغانستان کی مشہور خبر رساں ایجنسی باختر ہے۔

پرچم

افغانی پرچم تین متوازی سیاہ سرخ اور سبز پٹیوں پر مشتمل ہے درمیان میں قومی نشان بنا ہوا ہے۔

زرعی پیداوار

کپاس، پھل، روغن ارنڈ، مکئی، باجرہ، چاول، گندم، دالیں۔ **قدرتی وسائل**

چاندی، تانبہ، سیسہ، لوہا، قیمتی پتھر، نمک، سرمہ، جست۔

مشہور صنعتی پیداوار

سیمنٹ، قالین سازی، فرنیچر سازی، صابن، کپڑا۔

انڈونیشیا

محل وقوع

انڈونیشیا دنیا میں انتہائی بڑے جزائر پر مشتمل ملک ہے جن کی تعداد ۱۳۷۰۰ ہے۔ ان میں سے ۹۳۰ آباد ہیں اور نام رکھتے ہیں۔ سب سے بڑے ۵ جزیرے سماٹرا' جاوا' کلی منتن (جو بورنو جزیرہ کا دو تہائی ہے) سلادسی اور اریان جایا (جو دنیا کے سب سے بڑے جزیرے نیوگنی کا ایک حصہ تشکیل دیتے ہیں) ملک مشرق سے مغرب تک تقریباً" ۳۲۰۰ میل پھیلا ہوا ہے اور شمال سے جنوب تک تقریباً" ۱۳۰۰ میل پھیلاؤ رکھتا ہے۔

رقبہ و آبادی

انڈونیشیا کا رقبہ ۷۴۱۱۰۱ مربع میل یا ۱۹۱۹۴۴۳ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۲۱۲۷۱۳۰۰۰ تھی۔ مذہب اسلام ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

انڈونیشیا کا دارالحکومت جکارتہ ہے اور بڑے شہر یوگیاکارتا' سرابیا' بنیڈونگ' (جزیرہ جاوا) میدن (سماٹرا) بنجرمیسن (کلی منتن) مینڈو (سلادسی) ہیں۔

کرنسی' زبان' پارلیمنٹ

انڈونیشیا کی کرنسی روپیہ ہے۔ سرکاری زبان بہاشا ہے۔ طرز حکومت آزاد جمہوریت ہے۔ انڈونیشیا نے ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو آزادی حاصل کی۔ ستمبر ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔ سرکاری نام ری پبلک انڈونیشیا ہے جب کہ اس کی پارلیمنٹ کا نام عوامی رابطہ اسمبلی ہے۔

در آمدات و بر آمدات

چاول، اشیاء، صارف، کھاد، ادویات، مشینری، سٹیل و لوہا در آمدات ہیں۔ خام تیل، لکڑی، کافی، چائے، تمباکو اور ربڑ انڈونیشیا کی بر آمدات ہیں۔

پرچم

انڈونیشیا کا پرچم دو متوازی سرخ اور سفید پٹیوں پر مشتمل ہے۔

زراعت

مکئی، سویابین، چائے، مرچ، تمباکو، چاول، کھجور کا تیل وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ پچھلے چند سالوں میں گورنمنٹ نے چاول کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے۔ چاول تقریباً ہر سال چودہ ملین اگایا جاتا ہے۔ خوراک کی بر آمد کی ملک کو زیادہ ضرورت ہے۔ نقد آور بڑی فصلیں کافی، ناریل، گنا اور ربڑ ہیں۔ ملائیشیا، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا ربڑ کو سب سے زیادہ پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

صنعت

انڈونیشیا صنعت میں کافی ترقی کر چکا ہے۔ ملک میں ۲۰۰۰ سے زیادہ ٹیکسٹائل فیکٹریاں ہیں۔ ماچس فیکٹریاں، بائیسکل فیکٹری، گلاس فیکٹری، کاسٹک سوڈا کی فیکٹری اور ادویات کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ سیمنٹ، کھاد، ٹائر اور خود کار گاڑیاں تیار کرنے کی فیکٹریاں بھی موجود ہیں۔

ماہی گیری

انڈونیشیا میں ماہی گیری کی صنعت کو بہت فروغ حاصل ہے۔

خبر رساں ایجنسی

۱۹۹۶ء میں ۲۷۴ اخبارات کی اشاعت ہوئی تھی۔ ۲۸۹ ہفتہ وار اور میگزین، رسائل بھی شائع ہوتے تھے۔ مشہور خبر رساں ایجنسی انتار نیوز ہے۔

بنک

۱۹۲۸ء میں ڈچ کی مدد دے انڈونیشیا میں بنک قائم ہوا اور ۱۹۵۳ء میں اسے مرکزی بنک بنا دیا گیا۔ یہاں ۱۱۷ کمرشل بنک' ۲۸ ترقیاتی بنک اور ۸ مالیاتی بنک کے علاوہ ۹ تجارتی بنک بھی ہیں۔

جنگلات

۱۹۹۶ء میں ۱۱۷ ملین ہیکٹر رقبہ جنگلات پر مشتمل تھا۔

تیل و گیس

انڈونیشیا مشرق بعید میں سب سے زیادہ پٹرولیم پیدا کرنے والا ملک ہے تیل سماٹرا اور جاوا میں ہے۔ ۱۹۷۹ء میں پرتامینا نامی ریاست کی آئیل کمپنی نے جکارتہ تک گیس پہنچائی۔ ۱۹۹۶ء میں تیل صاف کرنے کے ۱۱ کارخانے تھے۔

تاریخی زلزلہ

۲۷ اگست ۱۸۸۳ء میں انڈونیشیا میں ایک جزیرے کرا کاٹوا میں ایک زبردست زلزلے کی وجہ سے ۳۶ ہزار افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ آدھا جزیرہ فضا میں اڑ گیا تھا اور اس کی جگہ ایک ہزار فٹ گہرا سمندر بن گیا۔ زلزلے کی مٹی فضا میں بیس میل اونچی اڑی۔ سو میل دور جکارتہ میں دھماکہ کی وجہ سے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ فضا میں گرد تین سال تک موجود رہی اور اس وجہ سے نہ صرف ایشیاء بلکہ دنیا کے کئی حصوں میں کبھی کبھی سورج چھپ جاتا تھا۔ اس زلزلے میں صرف ایک جاندار زندہ بچا تھا اور وہ ایک بندریا تھی۔

شرح خواندگی

۱۹۹۶ء میں شرح خواندگی ۷۷ فیصد تھی۔

معدنیات

سونا، کوئلہ، چاندی، تانبہ، باکسائیٹ۔ تیل، قدرتی گیس۔

ملائیشیا

محل وقوع

ملائیشیا براعظم ایشیاء کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس کا شمار مشرق بعید کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ یہ کئی جزیروں پر مشتمل ہے۔ اورمانے جزیرہ نما میں ایک مرکزی علاقہ ہے۔ اس کے شمال میں تھائی لینڈ کے ساتھ دو اور ریاستیں ہیں اور دوسرا مرکزی علاقہ بورنیو' جزیرہ پر ہے۔ اس کے جنوب میں انڈونیشیا ہے۔ سنگاپور اور برونائی مرکزی علاقوں کے ساحلوں کے ساتھ غیر مملکت کی حیثیت سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ ملک، بلند ہموار سرزمین ہے۔ تاہم سطح سمندر سے زیادہ اونچی نہیں۔

ملائیشیا جزوی طور پر ایک جزیرہ نما ہے۔ جو تھائی لینڈ کی سرحدوں سے پھیلتا ہے اور "جوہور" کی آبنائے کے تنگ سرے پر آکر ختم ہو جاتا ہے۔ جس میں سنگاپور واقع ہے۔ اور جزوی طور پر کلی متن جزیرہ کی شمال غربا" پٹی ہے۔ کلی متن جسے "بورنیو" بھی کہا جاتا ہے بحر جنوبی سے ۴۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اول الذکر ۵۶۰۰۰ مربع میل کا فاصلہ طے کرتا ہے اور گیارہ ریاستوں میں تقسیم ہے' ان کے نام پیریلز' کیدا' پینانگ' پیرک' سیلانگور' نیگری سم بیلان' ملاقا' جوہور' کیلانتان' ترینگانو اور پاہانگ ہیں۔ موخر الذکر ۷۸۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کرتا ہے اور دو ریاستوں وحباہ' اور سراوک' پر مشتمل ہے۔ ہر ریاست کا سربراہ باری باری ملائیشیا کا بادشاہ بنتا ہے۔

رقبہ و آبادی

ملائیشیا کا رقبہ ۱۲۷۳۱۷ مربع میل یا ۱۲۷۳۱۷ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۸۳۵۶۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

ملائیشیا کا دارالحکومت ''کوالالمپور'' ہے۔ جو جو ہور بھرو' کوٹا بھرو' سیر مبن' کوٹا کینابالو اور کوچینگ بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی و زبان اور طرز حکومت

کرنسی ملائیشیائی ڈالر (ایم۔ڈی) اور رنگٹ ہے۔ قومی زبان باہوسا ملائیشیا ہے۔ طرز حکومت آئینی بادشاہت کے تحت پارلیمانی جمہوریت ہے۔ ملائیشیا نے ۳۱ اگست ۱۹۵۷ء کو آزادی حاصل کی۔ مذہب اسلام ہے۔ سالانہ فی کس آمدنی ۱۹۳۲ امریکی ڈالر ہے۔ ستمبر ۱۹۵۷ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ اس کی پارلیمنٹ کا نام دیوان راکیاط اور دیوان نیگارا ہے۔

درآمدات و برآمدات

خوراک اور زندہ جانور' پٹرولیم کی پیداوار مشینری اور نقل و حمل کا سامان' تیار شدہ اشیاء اور ادویات درآمدات ہیں۔ ربڑ' قلعی' لکڑی' پٹرولیم' خام لوہا' پام آئیل' مرچ اور ناریل کی پیداوار ملائیشیا کی برآمدات ہیں۔

زراعت

زراعت معیشت کا اہم سیکٹر ہے۔ اس سے ۲۴ء۸ فیصد قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے اور ملائیشیا کی ۴۴ فیصد آبادی کے لوگوں کو روزگار مہیا کرتی ہے۔ ملک کی نصف برآمدات کے لئے روپیہ بھی مہیا کرتی ہے۔ ۴۰۰۔ ۳۳ مربع کلومیٹر یا ۱۲ء۶ فیصد رقبہ کاشت کیا جاتا ہے جبکہ ۸۲۰۷ فیصد جنگلات پر مشتمل ہے۔

لکڑی تیسری سب سے زیادہ زرمبادلہ کمانے والی زرعی دولت ہے اور ملائیشیا دنیا میں لکڑی برآمد کرنے والا تیسرا سب سے بڑا ملک ہے۔

دوسری سب سے بڑی برآمد ربڑ ہے۔ اور اب ملائیشیا دنیا میں سب سے زیادہ ربڑ پیدا کرنے والا اور برآمد کرنے والا ملک بن گیا ہے۔ یہ دنیا کے ممالک کی ۴۴ء۵ فیصد

ربڑ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

ملائیشیا کاغذ، ناریل کی بڑی پیداواریں، گنا، چائے اور انناس پیدا کرنے میں دنیا کی راہنمائی کرتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ پام آئیل پیدا کرنے والا ملک بھی ملائیشیا ہی ہے اور یہ دنیا کو ۶۷۔۴۶ فیصد پام آئیل برآمد کرتا ہے۔

صنعت

ملائیشیا دنیا کی ۴۰ فیصد ربڑ اور ایک تہائی قلعی برآمد کرتا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ پام آئیل اور کاغذ برآمد کرنے والا ملک ہے۔ تیسرا سب سے زیادہ لکڑی برآمد کرنے والا ملک بھی ملائیشیا ہی ہے۔

لائیوسٹاک

مویشی، بکریاں، گائے، بھیڑیں۔

معدنیات

گیس، لوہا، پٹرولیم، ٹن، تانبہ، یکسائیٹ، کاپر۔

سیاحت

ملائیشیا کی سیاحت کی صنعت آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے ملک میں ثقافتی ورثہ کے آثار سیاحوں کے لئے توجہ کا مرکز بنتے ہیں۔

شرح خواندگی

۸۴ فیصد

مشہور ایئرلائن

ملائیشیا ایئر لائنز کارپوریشن۔

سنگاپور

محل وقوع

سنگاپور خود ایک جزیرہ ہے۔ یہ مالے جزیرہ نما کے جنوبی سرے پر واقع ہے اس کے اردگرد ۵۷ خاصے چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں۔ مرکزی جزیرہ کے عین وسط میں ایک بڑا برساتی جنگل ہے۔ اور ساحل کے ساتھ ساتھ مینگروو درختوں کے جھنڈ ہیں۔ جزیرہ کے جنوبی سرے پر سنگاپور شہر واقع ہے جو دریائے سنگاپور کے دہانے کے قریب ہے۔ لوگوں میں سے تین چوتھائی چینی ہیں۔ جب کہ باقی لوگ ملائی' ہندوستانی' یورپی اور یوریشین ہیں۔ یہ تمام لوگ مکمل اتحاد اتفاق سے رہتے ہیں۔ سنگاپور ۱ء ۲۶ میل لمبا اور ۲۳ کلومیٹر چوڑا ہے۔

رقبہ و آبادی

سنگاپور کا رقبہ ۴ء ۲۴۰ فیصد مربع میل یا ۶ء ۶۲۲ مربع کلومیٹر ہے ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۲٬۸۱٬۴۰۰۰ ہے۔ دنیا کا سب سے زیادہ گنجان آباد ملک سنگاپور ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

سنگاپور شہر دارالحکومت ہے۔ ووڈرم اور بدہی ازم بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔۔

طرز حکومت' کرنسی اور زبان

سنگاپور کی کرنسی ڈالر ہے۔ مالے' چینی اور تامل اور انگلش چاروں سرکاری زبانیں

ہیں۔ طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔

در آمدات و بر آمدات

خوراک، زندہ جانور، ادویات اور نقل و حمل کا سامان در آمدات ہیں جب کہ کافی، ربڑ، کوکا اور سبزی کا تیل، الیکٹرانکس اور ٹیکسٹائلز بر آمدات میں شامل ہیں۔

زراعت

زیادہ تر خوراک در آمد کی جاتی ہے۔ سنگاپور انڈوں اور پورک میں خود کفیل ہے۔ سبزیاں گھریلو استعمال کے لئے پیدا کی جاتی ہیں۔

بندرگاہیں

سنگاپور نہ صرف اپنی اشیاء کاما حاصل بر آمد کرتا ہے۔ بلکہ سراوک، بورنیو کی پیداواریں بھی بر آمد کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دنیا کی بہترین بر آمد کرنے والی بندرگاہ ہے۔ سنگاپور صنعتی علاقہ بن چکا ہے۔ اس کی دولت مندی کا راز ایک قدرتی بندرگاہ موجود ہونے کے باعث ہے جو دنیا کی چوتھی مصروف ترین بندرگاہ ہے۔ تمام بحری راستے مشرق اور جنوب مشرق ایشیاء سے مشرق وسطیٰ اور یورپ تک سنگاپور میں سے گزرتے ہیں۔ سنگاپور میں بہت عمدہ بندرگاہی سہولیات موجود ہیں۔

ایک مفت سہولیات و خدمات فراہم کرنے والی بندرگاہ بھی ہے۔ یہ خریداروں کو اشیاء فراہم کرنے کا سبب بنتی ہے جو کہ جاپان، جرمنی اور سوئیٹزرلینڈ سے آتی ہیں۔ سنگاپور میں بھیجی جانے والی اشیاء کی قیمتیں ان ممالک میں کم ہیں۔

صنعت

سنگاپور کو اپنی خوراک اور خام اشیاء بر آمد کرنا پڑتی ہیں۔ اپنی مفت بندرگاہی سہولیات کے باعث اس نے ایک خوشحال صنعت قائم کی ہے۔ اس صنعت کا قیام، استحکام، سیاسی امن، تعلیم یافتہ، مزدور اور محصولات کی مراعات کے باعث وجود میں آیا ہے۔ سنگاپور کی تیار کردہ اشیاء بحری جہاز، لوہے کی سلاخیں اور پائپ، ٹائر، ادویات، پلائی

وڈ، سیمنٹ ٹیکسٹائل اور دوسری بہت سی ہیں۔ رانگ صنعتی ریاست، سنگاپور کا صنعتی علاقہ ہے۔ یہاں ۱۸۲۰ فیکٹریاں ہیں۔

ممبرشپ

سنگاپور یو این، دولت مشترکہ اور کولمبو پلان کا ممبر ہے۔ سنگاپور آئیل ریفائنری ایشیاء میں مرکز تصور کی جاتی ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

بنک

سنگاپور میں ۱۰۴ کمرشل بنک ہیں۔ ان کی ۳۲۲ شاخیں ہیں۔ سنگاپور مونیٹری اتھارٹی بنکوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ سنگاپور کا ترقیاتی بنک صنعتوں کو لمبی معیاد کے قرضے فراہم کرتا ہے۔

شرح خواندگی

۸۹ فیصد (۱۹۹۶ء)

پرچم

سنگاپور کے پرچم میں سرخ اور سفید متوازی پٹیاں ہیں اوپر بائیں طرف سفید رنگ کا ہلال اور سفید کلر میں پانچ ستارے بنے ہوئے ہیں۔

سعودی عرب

سرکاری نام

المملکۃ العربیہ السعودیہ

محل وقوع

سعودی عرب کے مغرب میں بحیرہ احمر، مشرق میں خلیج عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر ہے۔ شمال میں اردن، عراق اور کویت ہے۔ جنوب میں عرب جمہوریہ یمن، عوامی جمہوریہ یمن اور اومان ہے۔

رقبہ و آبادی

سعودی عرب کا رقبہ ۲۲۴۰۰۰۰ مربع کلومیٹر یا ۸۶۵۰ مربع میل ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۸۶۴۹۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

سعودی عرب کا دارالحکومت ریاض ہے۔ جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جرف، طائف، بریدا، دمام، الحفوف، نجران ابہا، حجاز بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

سعودی عرب کی کرنسی سعودی ریال ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ انگریزی بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت قطعی بادشاہت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ سعودی عرب نے ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء میں آزادی حاصل کی۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ

کی رکنیت اختیار کی۔

درآمدات و برآمدات

مشینری اور آلات، لمبی گاڑیاں، ٹیکسٹائل، عمارتی سامان، درآمدات ہیں۔ خام اور صاف شدہ تیل برآمدات ہیں۔

زراعت

۱۹۷۰ء سے گورنمنٹ بالائی زمینی پانی کی روک تھام، ریت کی گردش کی روک تھام۔ آب پاشی کی سکیموں اور گلیوں کے علاوہ صحرا کی روک تھام پر خرچ کر رہی ہے۔ بنجر زمین اور ناقابل کاشت زمین کی بحالی سے کسان خوشحال ہوتا ہے۔ کھجور، سبزیاں، گندم، جو اور انگور بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

صنعت

معیشت کی وسعت کی بنیاد صنعتی ترقی کے باعث ہے۔ بہت بڑے منصوبے مشرق و مغرب میں جبیل اور ینبو کے مقامات میں دو صنعتی شہروں میں قائم کئے گئے ہیں۔ ۲۰۴ ملین ٹن لوہے کا پلانٹ لوہا صاف کرتا اور لوہے کی اشیاء بناتا ہے۔ گورنمنٹ مینوفیکچرنگ صنعت قائم کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ گورنمنٹ نے دوسرے انڈسٹری پول جبیل اور نیگبو میں قائم کئے ہیں۔ یہ پول تیل پائپ لائن اور گیس کے ہیں۔ سعودیہ میں ۱۲ بڑی صنعتیں ہیں۔ ان میں پیٹروکیمیکل، یوریا، ایمونیا، سٹیل، گیس اور پلاسٹک کی صنعتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سیمنٹ اور فرنیچر کی صنعت بھی ہے۔

لائیوسٹاک

بھیڑیں، بکریاں، مرغیاں، گھوڑے، اونٹ بکثرت افزائش ہوتی ہے۔

مشہور اخبارات

عرب نیوز، سعودی گزٹ، المدینہ، سعودی ٹائمز، خلیج ٹائمز، الخلیج، الفجر۔

تیل

تیل سعودی عرب کی معیشت میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک کو تیل کے سلسلہ میں سعودی عرب پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

بندرگاہیں، ہوائی اڈے

جدہ، دمام، جزن اور ینبو میں جدید سمندری بندرگاہیں ہیں۔ یہاں ۲۲ ہوائی اڈے ہیں۔ نیو کنگ عبدالعزیز بین الاقوامی ہوائی اڈا جدہ میں ہے۔ جو کہ دنیا کے بڑے ہوائی اڈوں میں شامل ہوتا ہے۔ فضائی کمپنی کا نام سعودی عربین ایئرلائنز ہے۔

دھاتیں

سعودی عرب کے کچھ علاقوں میں لوہے فاسفیٹ، یورینیم اور کاپر کے ذخائر ملے ہیں۔ اس کے علاوہ سونا، چاندی بھی پایا جاتا ہے۔

پرچم

پرچم کا رنگ سبز ہے کلمہ طیبہ کے نیچے تلوار بنی ہوئی ہے۔

شرح خواندگی

۵۲ فیصد (۱۹۹۶ء)

کچھ مقدس شہر مکہ معظمہ کے متعلق

مکہ معظمہ سعودی عرب کا اہم ترین شہر ہے۔ سعودی عرب کا بڑا حصہ خشک سطح مرتفع پر مشتمل ہے اس کے مغربی حصے میں چند پہاڑی سلسلے ہیں۔ انہیں پہاڑوں کے ساتھ ساحل سے چند کلومیٹر اندر کی طرف مکہ معظمہ آباد ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مکہ معظمہ میں ہی ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ شہر مسلمانوں کے لئے بڑی حرمت اور عزت والا ہے۔ اسی شہر میں کعبتہ اللہ ہے۔ جسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے حکم پر تعمیر کیا تھا حرم کعبہ اس قدر وسیع ہے کہ اس میں بیک وقت تین لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تمام روئے زمین کے مسلمان اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں مسلمان حج ادا کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اس کے قریب غار حرا ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی وحی نازل ہوئی۔ اس سے قریب ہی کوہ صفا ہے جس پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ دعوت اسلام دی۔ اس مقدس شہر میں دنیا کی ہر نسل کے مسلمان آباد ہیں۔

قومی نشان

دو تلواریں اور کھجور کا درخت۔

متحدہ عرب امارات

محل وقوع

متحدہ عرب امارات ایک ہلال کی مانند خلیج عرب کے جنوبی ساحلوں پر پھیلا ہوا ہے جس کے سرے دو جزیرہ نما ہیں جو مشرق میں' موساندم اور مغرب میں قطر کے نام سے مشہور ہیں۔ بے شک قطر ایک علیحدہ ریاست ہے اور موساندم کا سرا اومان کا حصہ ہے لیکن سروں سے خاصا نیچے متحدہ عرب امارات کا خطہ ہے۔ وفاق کی سات امارتیں مغرب سے مشرق کی سمت پھیلی ہوئی ہیں جن کا آغاز ابو ظہبی سے ہوتا ہے جو سب سے بڑی ہے۔ اس کے بعد دوبئ' شارجہ' اجمان' ام القوین اور راس الخیمہ ہیں۔ ساتویں فجیرہ بیرونی یا موساندم جزیرہ نما کے مشرقی ساحل پر واقع ہے اور اومان کو جزیرہ نما سرے پر اس کے مرکزی خطہ زمین سے علیحدہ کرتی ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ جزائر اور مینگر دو درختوں کے جھنڈ دریائی سفر کو مشکل بنا دیتے ہیں لیکن بہت ساری ندیاں ایسی ہیں جہاں پر گہرا پانی اور ہواؤں سے بچاؤ سے اچھی بندرگاہیں تشکیل دیتے ہیں۔ یہ بندرگاہیں خاصی محنت سے ترقی پا رہی ہیں جن میں سے ایک ابو ظہبی ہے۔ دو دوبئ اور ایک شارجہ میں۔

رقبہ و آبادی

متحدہ عرب امارات کا رقبہ ۳۲۳۰۰ مربع میل یا ۹۲۱۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۲۴۷۵۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

متحدہ عرب امارات کا دارالحکومت ابو ظہبی ہے۔ بڑے شہروں میں دوبئ'

شارجہ، راس الخیمہ، اجمان، فجیرہ، ام القوین شامل ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

کرنسی درہم ہے۔ عربی زبان بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت امارات وفاق ہے۔ متحدہ عرب امارات نے ۲ دسمبر ۱۹۷۱ء میں آزادی حاصل کی۔ اسلام مذہب ہے۔ دسمبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

درآمدات و برآمدات

غذائی اشیاء، بھاری مشینری اور ٹرانسپورٹ کا سامان، بنیادی تیار شدہ اشیاء، متفرق تیار شدہ اشیاء، سگریٹ اور مشروبات، درآمدات ہیں۔ ملک ۹۵ فیصد تیل اور سفری سامان برآمد کرتا ہے۔

زراعت

پھل، سبزیاں، تمباکو، کھجور

صنعت

ابوظہبی نے رویس میں بہت سی صنعتیں قائم کی ہیں۔ ان میں ایک کھاد کی فیکٹری اور ایک صاف سازی کا کارخانہ ہے۔ دوبئ، جبل علی میں ایلمونیم کو پگھلانے کی صنعت لگا رہا ہے۔ ۱۹۸۵ء میں یوریا کھاد کی پیداوار ۳۵۳۰۰۰ ٹن اور ایمونیا کی ۳۴۳۰۰۰ ٹن تھی۔ ۱۹۹۶ء میں جبل علی میں ۱۹۷ صنعتی اور تجارتی کمپنیاں تھیں۔ ۲ سٹیل رولنگ ملز دوبئ اور شارجہ میں ہیں۔ پلاسٹک دوبئ اور شارجہ کی فیکٹری میں تیار ہوتا ہے۔ مکینیکل ڈائیز، ہتھیار اور کھیلوں کا سامان بھی دوبئ و شارجہ میں تیار کیا جاتا ہے۔

لائیو سٹاک

مویشی، اونٹ، بھیڑیں، بکریاں، مرغیاں۔

اخبارات

۱۹۹۶ء میں انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں اخبارات شائع ہوتے ہیں دوبئی سے خلیج ٹائم اور گلف نیوز ڈیلی شائع ہوتا ہے۔ ابو ظہبی سے امارات نیوز اخبار شائع ہوتا ہے۔

ائیرپورٹ اور بندرگاہیں

جبل علی، میں ایک بندرگاہ ہے جو سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ ملک میں اس کے علاوہ چار بندرگاہیں اور بھی ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں چار ہوائی اڈے ہیں۔ ان میں سے ایک شارجہ اور ایک دوبئی میں ہے۔ چار اور اندرونی استعمال کے لئے بھی ہوائی اڈے ہیں۔

تیل

۱۹۵۳ء میں ابو ظہبی کے شہر مہران سے تیل دریافت ہوا۔ ۱۹۶۶ء میں دوبئی کے شہر فتح میں بھی تیل دریافت ہوا۔

شرح خواندگی

۵۹ فیصد (۱۹۹۶ء)

پرچم

متحدہ عرب امارات کا پرچم سبز سفید اور سیاہ متوازی پٹیوں پر مشتمل ہے جبکہ بائیں طرف سرخ عمودی پٹی ہے۔

جمہوریہ شام

محل وقوع

شام عرب دنیا کا مشہور ملک ہے اس کا عربی نام سوریہ ہے۔ اس کے مغرب میں بحیرہ روم، مشرق میں عراق، شمال میں ترکی اور جنوب میں اسرائیل اور اردن واقع ہے۔ شام مشرقی بحیرہ روم ساحل پر واقع ہے جس کی ۱۰۹ میل لمبی چوڑی ساحلی پٹی ہے اس پر کافی چھوٹی اور تین بڑی بندرگاہیں ہیں۔ جو لاتاکیا بانیاس اور تارتس ہیں۔ ساحل کے ساتھ ساتھ ایک تنگ میدانی علاقہ ہے جو کسی حد تک شمال اور جنوب میں چوڑا ہے اور اس کے متوازی لاتاکیا پہاڑی سلسلہ ملتا ہے جو تقریباً ۹۰ میل لمبا اور ۱۲ میل چوڑا ہے۔ شمال میں اور جنوب میں ایک برآمدہ نما ڈیوڑھی ہے جو ساحل سے لے کر اندرونی علاقہ میں پہاڑوں میں سے ہوتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ ایل لاتاکیا سے ادلیب دوسری تریپولی سے ہومر تک۔ مغربی ڈھلوانیں آسان ہیں اور چھپے کھیتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ مشرقی ڈھلوانیں تیزی سے گرتی ہیں اور غب وادی میں گرتی ہیں جہاں اورنٹز دریا بہتا ہے مشرق بعید میں ایک چوڑا میدان ہے جس میں پیالہ نما گڑھے ہیں۔ اس میں بہت سی ندیاں بہتی ہیں اور جہاں پر ہما ادلیب اور الیپو کے شہر واقع ہیں۔ شمال سے جنوب کی سمت ہومز اور دمشق ہیں۔ لاتاکیا سے مشرق کی سمت ایک چوڑا زرخیز میدان ہے جو جزیرہ کہلاتا ہے جب کہ دمشق ہما اور ہومز کے مشرق میں ایک وسیع صحرا پھیلا ہوا ہے جو عراق کی سرحد تک چلا گیا ہے۔

رقبہ و آبادی

شام کا رقبہ ۷۱۷۷۲ مربع میل یا ۱۸۵۶۸۰ مربع کلو میٹر ہے۔ آبادی (۱۹۹۶ء)

میں ۱۶۳۵۱۰۰۰۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

جمہوریہ شام کا دارالحکومت دمشق ہے۔ حامز' لاتاکیا' حما الیپو' ادلیب بڑے شہر ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

شام کی کرنسی شامی پونڈ ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے طرز حکومت فوجی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ مذہب اسلام ہے ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء کو شام نے آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

کپڑے' کاٹن کا کپڑا' بھاری مشینری' بجلی کا سامان' دھاتیں' درآمدات ہیں۔ کاٹن' تیل' زندہ جانور' فاسفیٹ' پھل' غلہ' تمباکو اور سبزیاں برآمدات ہیں۔

زراعت

شعبہ زراعت سے آبادی کا ۱/۳ حصہ روزگار حاصل کرتا ہے۔ کل رقبہ کا ۴۵ فیصد قابل کاشت ہے لیکن ۴۰ فیصد کاشت کیا جاتا ہے۔ بڑے علاقے بذریعہ آبپاشی منصوبوں کے کاشت کاری کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈیم ویو فریٹس' پر تابقا میں ہے۔ جس نے ایک "جھیل اسد" بنائی ہے۔ اس جھیل سے بہت سی نہریں نکلتی ہیں۔ روئی موسم گرما کی فصل ہے۔ جب کہ گندم اور جو موسم سرما کی فصلیں ہیں۔ کاٹن کی پیداوار ۴۰۰۰۰۰ ٹن ہے۔ روئی مقامی ٹیکسٹائل ملوں کو دی جاتی ہے۔

صنعت

شام میں ترقی یافتہ صنعتی مراکز ہیں۔ یہ چینی' کاغذ' اسمبلی ٹریکٹر' ٹیلی ویژن سیٹ' تیل' ریفائننگ کاٹن اور وولن ٹیکسٹائل تیار کرتے ہیں۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں صنعتی مراکز

قومی تحویل میں آئے۔ زیادہ ملیں ریاست کے تعاون سے کام کرتی ہیں۔ صنعت کے مراکز دارالحکومت دمشق، ہامز اور الیپو میں ہیں۔ روئی کی نئی ملیں اولیب، ہاسیک جابلا میں قائم ہوئی ہیں۔ ان کے قیام سے پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے شام میں چینی کی تین ملیں ہیں اور چار اور نئی ملیں راقا، دیرا، الزار اور ماسکا نہر میں قائم ہوئی ہیں۔ نئی ملوں کے قیام سے چینی کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۸۱ فیصد

مشہور اخبارات و نیوز ایجنسی

الثورہ، العبث، نیوز ایجنسی سانا نیوز ہے

پرچم

سرخ سفید اور سیاہ متوازی پٹیوں کے درمیان میں دو سبز ستارے ہیں۔

قدرتی وسائل

فاسفیٹ کے ذخائر دو جگہوں سے دریافت ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جپسم، نمک، تیل، لوہا، مینگنیز، کروم، اسفالٹ۔

تیل

شام میں تیل کی دریافت ۱۹۵۰ء میں ہوئی اور پیداوار کا آغاز ۱۹۶۸ء میں ہوا۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے ہامز اور بانیاس میں ہیں جب کہ ہامز میں امونیم، یورینیم اور سپر فاسفیٹ کے پلانٹس بھی ہیں جو کہ کام کر رہے ہیں۔

جمہوریہ عراق

محل وقوع

جمہوریہ عراق کے شمال میں ترکی، مشرق میں ایران، جنوب مشرق میں خلیج، جنوب میں کویت اور سعودی عرب ہے۔ جب کہ مغرب میں اردن اور شام ہے۔ عراق عرب جزیرہ نما کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کے جنوب میں ایک وادی ہے اور اس کے ساتھ دریا اور جھیلیں ہیں۔ یو فریٹس اور ٹگرس بڑے دریا ہیں جب کہ دو دریا قرناء میں ملتے ہیں۔ عراق کا قدیم نام میسوپوٹیمیا تھا۔

رقبہ و آبادی

عراق کا رقبہ ۱۷۱۲۶۷ مربع میل یا ۴۳۸۴۴۶ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۹۲۸۷۰۰۰

دارالحکومت اور بڑے شہر

عراق کا دارالحکومت بغداد ہے۔ کربلا، نجف، (بصرہ بندرگاہ) موصل اور کرکوک بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

عراق کی کرنسی عراقی دینار ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے طرز حکومت فوجی آمریت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ عراق نے ۱۹۳۲ء کو آزادی حاصل کی تھی۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

در آمدات و بر آمدات

کاریں اور اس کے مختلف حصے' طیارے اور اس کے حصے' برقی و غیر برقی مشینری' لوہا' دھاتی پیداواریں' ٹیکسٹائل اور اشیائے خوردنی در آمدات ہیں۔ خام لوہا۔ کھجوریں' پھل اور سبزیاں خام اون اور روئی کھالیں' ادویات اور کھادیں بر آمدات ہیں۔

زراعت

عراق ہمیشہ کے لئے ایک زرعی ملک بن گیا ہے۔ زیادہ رقبہ زرخیز ہے۔ زرعی اصلاحات ۱۹۷۰ء میں متعارف کرائی گئیں۔ ۱۹۷۵ء میں تعاونی و مشترکہ فارم بڑے علاقوں میں قائم کئے گئے۔ دنیا میں کھجور کے درختوں کا ۱/۳ فیصد سے زیادہ عراق میں ہے اور یہ ہر سال ۳۵۰ ہزار ٹن کھجور پیدا کرتا ہے۔ موسم سرما کی فصلیں گندم اور جو ہیں۔ موسم گرما کی بڑی فصل چاول ہے۔ کھجور کی فصل عراق کی اہم فصل ہے۔ عراق کھجور دنیا کی ضرورت کا ۸۰ فیصد مہیا کرتا ہے۔ روئی اور اون بھی اہم بر آمدات ہیں۔

صنعت

روئی اور اون ٹیکسٹائل کے بعد سیمنٹ کی صنعت بڑی ہے۔ چینی' چمڑا' کاغذ اور برقی کیبل دوسری صنعتیں ہیں۔ لیکن اب زیادہ توجہ بڑی صنعتوں پر دی جا رہی ہے۔ پیٹرو کیمیکل پلانٹ بصرہ میں قائم ہوا۔ یہ پہلے تیل کے کھیتوں سے قدرتی گیس استعمال کرتا تھا۔ شعبہ صنعت ابھی تک ترقی پذیر حالت میں ہے۔ صنعتی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ یہ روس کی فنی مدد سے قائم ہوئے ہیں۔

ممبر شپ

عراق یو این اور عرب لیگ کا ممبر ہے۔

لائیو سٹاک

مویشی' گھوڑے' اونٹ' بھینسیں' بھیڑیں' مرغیاں

بنک

عراق میں تمام بنک ۱۴ جولائی ۱۹۶۹ء میں قومی تحویل میں لے لئے گئے۔ عراق مرکزی بنک، نوٹ جاری کرتا ہے۔

تیل

عراق میں تیل کے ذخائر دنیا کے کسی بھی ملک سے کم نہیں ہیں۔ پیداوار کا زیادہ تر حصہ شمال میں کرکوک تیل کھیتوں سے آتا ہے جو کہ ۱۹۲۷ء میں عراق پٹرولیم کمپنی نے دریافت کئے۔ یہ کمپنی ۱۹۷۲ء میں قومی تحویل میں لے لی گئی اور دوسری چھوٹی کمپنیاں بھی اس کے بعد قومی تحویل میں لے لی گئیں۔ پائپ لائنز جنوب میں خلیج عرب تک اور شمال میں بحیرہ روم کی بندرگاہوں تک تیل لے جاتی ہیں۔ عراق کی "قومی تیل کمپنی" عراق کی تیل کی پیداوار خام آئل، نقل و حمل اور منڈی کی ذمہ دار ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء) ۷۳ فیصد

قومی دن

۱۴ جولائی

عراق اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو عراق میں صبح کے دس بجے ہوتے ہیں۔

مشہور ایئرلائن

عراق ایئرویز

اسلامی جمہوریہ ایران

ایران کے شمال میں روس اور بحیرہ کیسپین ہے۔ مشرق میں افغانستان اور پاکستان ہے۔ جنوب میں خلیج عدن اور خلیج فارس ہے۔ مغرب میں عراق اور ترکی ہے۔ ایک تہائی حصہ پہاڑوں اور جنگلات پر مشتمل ہے اور دو تہائی صحرا ہے جب کہ پانی ہر جگہ موجود ہے۔ ملک کا زیادہ حصہ بلند ہموار ہے اور اس کی اوسط بلندی ۱۰۰۰ میٹر یا ۳۰۰۰ فٹ ہے۔ ہر سال اوسط بارش ۲۰ سنٹی میٹر یا ۹ انچ سالانہ ہوتی ہے۔ مغرب میں زگرس پہاڑیاں اور شمال میں "البرز" پہاڑیاں ہیں جو کہ مونٹ ڈماونڈ کی چوٹی تک ۶۰۲۰ میٹر یا ۱۸۳۷۵ فٹ بلند ہوتی جاتی ہیں۔ ۲۵۰۰ سو سالہ بادشاہت کا خاتمہ ۱۷ جنوری ۱۹۷۹ء میں ہوا۔ جب رضا شاہ پہلوی نے اپنی بہتری کے لئے ایران چھوڑا اور اس کا ۲۷ جولائی ۱۹۸۰ء میں مصر میں انتقال ہوا۔

رقبہ و آبادی

ایران کا رقبہ ۶۳۶۰۰۰ مربع میل یا ۱۶۴۸۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۶۱۰۵۵۰۰۰۔ ایران اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ اصفہان، شیراز، ابدان، کرمان، مشہد، تبریز اور اہواز بڑے شہر ہیں ابدان میں اہم بندرگاہ ہے جو خلیج عرب پر واقع ہے۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

ایران کی کرنسی ریال ہے۔ سرکاری زبان فارسی ہے طرز حکومت پارلیمانی

جمہوریت ہے۔ یہاں شیعہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ پارلیمنٹ کا نام "مجلس" ہے۔

برآمدات

خام اور صاف پٹرولیم، قالین، معدنیات، پھل، کپاس۔

درآمدات

برقی آلات، مشینری، کیمیکل، فولاد

زرعی پیداوار

گندم، جو، چاول، باجرہ، تمباکو، کپاس، چقندر، مکئی

صنعت

ایران نے صنعت کے میدان میں کافی ترقی کی ہے۔ بڑی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، چینی صاف کرنے کے کارخانے اور آٹے کی ملیں شامل ہیں ایران میں ایک سٹیل مل، ایک مشین ٹول فیکٹری اور ایک ٹریکٹر پلانٹ بھی ہے۔ کئی ایک کار اسمبل پلانٹس بھی ہیں۔ اس کی علاوہ سیمنٹ، چینی، قالین بانی بھی مشہور صنعتیں ہیں۔

لائیو سٹاک

ایران لائیو سٹاک کی کثرت سے مالا مال ہے۔ ان کی نشوونما خانہ بدوش لوگ کرتے ہیں جو کہ ملک کی سرحدوں کے قریب چاروں اطراف رہتے ہیں۔ ایران میں بھیڑوں، مویشیوں، گھوڑوں، اونٹوں اور بھینسوں کی خوب افزائش ہوتی ہے۔

مشہور اخبارات

تہران ٹائمز، کیہان، صبح آزادگان، تہران جنرل، جمہوریہ اسلامی۔

تیل

۱۹۰۸ء میں تیل کی دریافت نے ایران کی معیشت کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

۱۹۶۰ء میں تیل کی پیداوار ایک ملین بیرل روزانہ کی تھی جب کہ ۱۹۷۵ء میں بڑھ کر روزانہ کی پیداوار ۵ ملین بیرل ہو گئی۔ لیکن بعد میں ۱۹۸۰ء میں کم ہو کر ۲ ملین بیرل روزانہ رہ گئی۔ بڑی تیل صاف کرنے کی فیکٹری ابدان میں ایران و عراق جنگ میں تباہ ہو گئی۔ یہ عراق کے حملہ کے سبب تباہ ہوئی۔ ۱۹۷۹ء کے سیاسی انقلاب کے باعث پٹرولیم کی صنعت کو نقصان پہنچا اور اس کے افعال میں رخنہ پڑ گیا۔

مشہور فضائی کمپنی

ایران ایرویز۔ ہوا پیمائی ملی ایران (ھما)

قومی نشان

گلاب کا پھول

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء) ۵۲ فیصد

ایران اور پاکستان میں وقت

پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو ایران میں صبح کے ۳۰۔۱۰ ہوں گے۔

پرچم

ایرانی پرچم تین متوازی سبز سفید اور سرخ پٹیوں پر مشتمل ہے سبز اور سرخ کے کنارے پر ۲۲ مرتبہ اللہ اکبر لکھا ہوا ہے جبکہ سفید پٹی کے درمیان میں سرخ قومی نشان۔

اردن

محل وقوع

اردن کے جنوب مشرق میں سعودی عرب' مشرق میں عراق اور شمال میں شام ہے۔ جب کہ شمال مغرب میں اسرائیل ہے۔ اردن ایک عرب ملک ہے۔ اس کا سرکاری نام مملکت العربیہ الاردنیہ الھاشمیہ ہے۔ جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں تمام مغربی کنارہ اسرائیل کے قبضہ میں جانے سے پیشتر جب اقوام متحدہ کے حکم سے جنگ بندی ہوئی تو اردن کی سلطنت دریائے اردن کے دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی تھی یہ شمال میں جھیل طابیر یا سا سے (جو شام میں ہے) ایک سیدھی لائن میں بہتا ہے اور بحیرہ مردار میں جنوب میں جا گرتا ہے۔ ۱۶۰ میل کا سفر طے کرتا ہے۔ اس میں سے ۶۰ میل اسرائیل میں اور ۱۰۰ میل اردن میں ہے۔ زمین پر موجود انتہائی گہری وادی سے دریائے اردن بہتا ہے۔ اس کے مشرقی کنارے پر میدانی سرا ہے جس کے مشرق میں ایک صحرا ہے مغربی کنارے پر چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے۔ کیونکہ اردن کا پانچ چوتھائی حصہ صحرائی ہے۔ زرخیز اور آباد علاقے دریائے اردن کے ساتھ ساتھ ہیں۔ عمان دریائے اردن کی ایک شاخ و شعیب کے کنارے آباد ہے۔ اردن کا سب سے لمبا دریا "زرقا" ہے جو مشرق سے مغرب تک بہتا ہے اور اسی پر "زرقا" شہر واقع ہے۔

رقبہ و آبادی

اردن کا رقبہ ۳۶۶۵۹ مربع میل یعنی ۹۴۹۹۶ مربع کلو میٹر ہے۔ (۱۹۹۶ء میں) آبادی ۳۳۱۷۰۰۰

دارالحکومت اور بڑے شہر

اردن کا دارالحکومت عمان ہے۔ اقابا' زرقا' اربید کارک بڑے شہر ہیں۔ اردن کی پارلیمنٹ کا نام قومی اسمبلی ہے۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

اردن کی کرنسی اردنی دینار ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ طرز حکومت آئینی بادشاہت ہے۔ مذہب سنی مسلمان ہے۔ اردن نے ۲۵ مئی ۱۹۴۶ء میں آزادی حاصل کی۔

زراعت

آبادی کا ۱/۶ حصہ زراعت پیشہ کے ساتھ منسلک ہے۔ زمین کا ۶ فیصد رقبہ قابل کاشت ہے۔ ملک کے مغرب کا حجاز ریلوے لائن حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ شمال مشرق کے حصہ کو زراعت کے لئے کاشت کیا جاتا ہے۔ اردن آلو' پیاز اور مرغیوں کے گوشت میں خود کفیل ہے۔ بڑی فصلوں میں ٹماٹر' سبزیاں' گندم اور تیل شامل ہے۔

صنعت

اردن میں ٹیکسٹائل' شوز' پلاسٹک' چمڑا اور لوہے کے پائپ کی صنعتیں ہیں۔

لائیو سٹاک

ملک لائیو سٹاک کی دولت سے مالا مال ہے۔

ممبر شپ

اردن یو۔ این اور عرب لیگ کا ممبر ہے۔ دسمبر ۱۹۵۵ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔

بنک

۱۹۶۴ء میں اردن میں مرکزی بنک قائم ہوا۔ ۱۹۸۶ء میں ۹ مقامی تجارتی بنک تھے

ان میں ایک عربی بنک اور ۸ بیرونی ممالک کے بنک تھے۔ ۱۹۸۵ء میں ۲ سرمایہ کاری بنک، ۵ فنانس کمپنیاں اور ۱۳ ادارے اور تھے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۳۹ فیصد

درآمدات

اناج، مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان

برآمدات

سبزیاں، فاسفیٹ، پھل

معدنیات و تیل

اردن میں کچھ اہم معدنیات کے ذخائر ہیں۔ ان میں کاپر، میگانیز، فاسفیٹ، پوٹاش اور جپسم کے ہیں۔ معاشی لحاظ سے زیادہ قیمتی فاسفیٹ ہے یہ مرکزی اردن میں ہاسا اور وادی العبد میں پائی جاتی ہے۔ آٹومیٹڈ سٹوریج اور اقابا کی بندرگاہ میں لوڈنگ یونٹس ہاسا اور اقابا کے درمیان فاسفیٹ پٹڑی کی مسلسل ترقی نے پیداوار میں ممکن حد تک اضافہ کیا ہے۔ پوٹاش بحیرہ مردار کے نمکین پانی سے حاصل کی جاتی ہے۔

سیروسیاحت

اردن کی سب سے بڑی صنعت سیروسیاحت کی ہے۔ ملک میں بہت سے تاریخی اور خوبصورت مناظر ہیں۔ ۴۰۰۰۰۰ مزدور ملک میں ہیں جب کہ ۲۵۰۰۰ بیرونی ممالک میں ہیں۔ اردن کی سب سے بڑی دولت یہاں آنے والے لوگ ہیں۔

اردن اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو اردن میں صبح کے ۹ بجے ہوں گے۔

پرچم

اردنی پرچم تین متوازی سیاہ سفید اور سبز پٹیوں پر مشتمل ہے بائیں طرف ایک سرخ مثلث بنی ہوئی ہے جس میں سات کونوں والا زرد ستارہ ہے۔

○———○

اسٹیٹ آف قطر

محل وقوع

قطر ایک جزیرہ نما ہے جو خلیج عرب کے مغربی ساحل کے ساتھ درمیان میں واقع ہے۔ زمین عام طور پر سیدھی اور چپٹی ہے۔ خشک ہے اور جنوب مشرقی میں ریتلی ہے جس کے شمال میں کچھ سبزہ ہے اور مغرب میں نیچی پہاڑیاں ہیں جو ۱۰۰ میٹر اونچی ۶۶ کلو میٹر لمبی اور ۶ سے ۱۱ کلو میٹر چوڑی ہے۔ یہ سیدھی اوپر اٹھتی ہیں۔ مغربی ساحل سے اور مشرق کی طرف سے آہستہ سے نیچے آتی ہیں۔ یہیں پر دخان کا تیل کا قصبہ اور تیل کے میدان ہیں۔ مرکزی علاقہ سرخی مائل، مٹی یا عمدہ پتھروں کا ایک ہموار میدان ہے۔ آب و ہوا انتہائی گرم ہے اور موسم سرما میں صرف دو سے تین انچ تک بارش ہوتی ہے۔

رقبہ و آبادی

قطر کا رقبہ ۴۴۶۰ مربع میل یا ۱۱۴۳۷ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں قطر کی آبادی ۵۵۲۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

قطر کا دارالحکومت دوہا ہے۔ الخور، دخان اور الشمال بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان، طرز حکومت

قطر کی کرنسی ریال ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے لیکن انگلش بھی وسیع پیمانہ پر

بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت قطعی بادشاہت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔

زراعت

قطر کے ۱۰ فیصد لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔ وزارت زراعت شعبہ زراعت کی ترقی اور پیداوار میں اضافہ کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ گندم، ٹماٹر، جو، فروٹ کھجور، تربوز، خربوزے بکثرت ہوتے ہیں۔

درآمدات و برآمدات

قطر کی برآمدات خام تیل، لوہا، امونیا اور یوریا کھادیں ہیں۔ صنعتی مشینری، نان الیکٹریکل سامان، ٹرانسپورٹ کا سامان، لکڑی، مصارف اشیا قطر کی درآمدات ہیں۔

صنعت

دخان کے قریب ۱۹۳۹ء میں تیل کی دریافت سے پہلے ماہی گیری اور گوہر کی صنعت معیشت کے بڑے سیکٹر تھے۔ ام سعید میں پہلے ہی ایک کھاد کا پلانٹ ہے۔ یہ ۱۹۷۳ء میں مکمل ہوا۔ یہ ایک دن میں ۲۰۰۰ ٹن یوریا اور ۱۸۰۰ ٹن امونیا پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ ۱۹۶۹ء سے ام باب کے مقام پر ایک سیمنٹ پلانٹ کام کر رہا ہے۔ ایک سٹیل کمپلکس دو جاپانی فرم کی مدد قائم ہوا۔ یہ ۱۹۷۸ء میں قائم ہوا اور قدرتی گیس کے ذریعہ خام لوہا کو خالص کی شکل میں بناتا ہے۔ ۱۹۷۳ء میں قطر کھاد کمپنی پلانٹ کھولا گیا۔ قطر کیمیکل کمپنی پلانٹ ۱۹۸۱ء میں قائم ہوا۔

ممبرشپ

قطر عرب لیگ اور یو این کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا

مشہور بنک

قطر نیشنل بنک، کمرشل بنک آف قطر، دوہا بنک اور اسلامک بنک آف قطر ہیں۔ یہاں تین عرب بنک بھی ہیں۔ عرب بنکوں کے نام بنک آف کان، المشرق بنک اور عرب بنک لمیٹیڈ ہیں۔

قدرتی وسائل

تیل، گیس

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۶۷ فیصد

پرچم

سیاہ رنگ کے پرچم کے بائیں طرف سفید عمودی لہریے دار پٹی بنی ہوئی ہے۔

بحرین

محل وقوع

بحرین ۳۵ چھوٹے جزائر پر مشتمل ایک گروہ ہے جو جزیرہ نما قطر سعودی اصل زمین کے درمیان واقع ہے جو صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے اور جسے ایک سڑک کے ذریعہ اس سے ملایا جا رہا ہے۔ سب سے بڑا جزیرہ بحرین ہے جو تیس میل لمبا اور دس میل چوڑا ہے۔ "محرک" جو شمالاً شرقاً ہے ۴ x ۱ میل ہے اور جسے بحرین سے ۱٫۵ میل لمبی سڑک کے ذریعہ ملایا جا رہا ہے۔ یہیں پر بین الاقوامی ہوائی اڈا واقع ہے جو خلیج کا سب سے بڑا مرکزی ہوائی رابطہ ہے۔ تقریباً ایک تہائی آبادی دارالخلافہ میں رہتی ہے۔

رقبہ و آبادی

بحرین کا رقبہ ۲۶۲ مربع میل یا ۶۷۸ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۶۱۷۰۰۰

دارالحکومت اور بڑے شہر

بحرین کا دارالحکومت مانامہ ہے۔ محرک آئی سا ٹاؤن ہیڈ ارا ریفا بڑے شہر ہیں۔
بحرین نے ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء میں آزادی حاصل کی۔

کرنسی و زبان

بحرین کی کرنسی دینار ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے اور انگلش بھی بولی جاتی ہے۔
طرز حکومت بادشاہت ہے۔ مذہب سنی العقیدہ ہے۔

در آمدات و بر آمدات

برقی اور غیر برقی مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان، تیار شدہ اشیاء اور لوہا، ٹیکسٹائل کا کپڑا اور در آمدات ہیں اور تیل و گیس، صاف شدہ اشیاء، ایلمونیم، کھجور اور مچھلی بحرین کی بر آمدات ہیں۔

زراعت

سبزیاں، پھل، انڈے

صنعت

ایلمونیا کی صنعتیں بیرونی ممالک کی مدد سے قائم ہیں اور صنعت اب ترقی کر چکی ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ایلمونیم کا ایک بہت بڑا پلانٹ قائم ہوا۔ عرب شپ بلڈنگ اور ریپیئر یارڈ اور اے پی ای سی کی مدد سے قائم ہوئے ہیں۔

ممبر شپ

بحرین یو این، عرب لیگ، اوپیک، گلف کارپوریشن کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

لائیو سٹاک

مویشی، اونٹ، بھیڑ، بکریاں، مچھلی

تیل و گیس

تیل بحرین میں ۱۹۳۰ء میں دریافت ہوا۔ بحرین میں تیل سعودی عرب اور کویت سے پہلے دریافت ہوا۔ قدرتی گیس کی کثرت ہے۔ بحرین کے گیس کے تمام ذخائر حکومت کی ملکیت ہیں۔

تعلیم

بحرین میں فلاح و بہبود کا کام وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ پرائمری سے ٹیکنیکل تعلیم

گورنمنٹ سکولز مفت دیتے ہیں۔ ٹیچر ٹریننگ کالج ۱۹۶۶ء میں قائم ہوا اور ویمن ٹیچر ٹریننگ کالج ۱۹۷۶ء میں قائم ہوا۔ بحرین یونیورسٹی ۱۹۷۰ء میں قائم ہوئی۔

صحت

بحرین کے تمام شہریوں کو طبی خدمات مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں سات گورنمنٹ ہسپتال اور ۱۱۲ ہیلتھ سنٹر تھے۔ ایک امریکن مشن اور ایک آئیل کمپنی نامی ہسپتال بھی ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملٹری ہسپتال اور ایک انٹرنیشنل ہسپتال ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۷۹ فیصد

پرچم

سرخ لہریئے دار سفید عمودی پٹی پرچم کے دائیں طرف ہے۔

ریاست کویت

محل وقوع

کویت کے مشرق میں خلیج عرب' شمال اور مغرب میں عراق ہے۔ جنوب مغرب میں سعودی عرب ہے۔ سعودی عرب کا ۶۸۸۰ مربع میل یا ۱۷۸۱۹ مربع کلو میٹر رقبہ اس سے ملا ہوا ہے۔ کویت کے لفظی معنی چھوٹا قلعہ یا چھوٹی بندرگاہ کے ہیں۔

کویت خلیج عرب کے کونے پر شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ سوائے خلیج کویت کے چھوٹی پر جزائر اوسس کے ایک بڑا صحرا ہے۔ ندیاں اور دریا ملک میں نہیں ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی ہے اس لئے پینے کے پانی کی کشید کاری کا دنیا کا سب سے بڑا پلانٹ قائم کیا گیا ہے اس کی پیداواری اہلیت ۶۲ ملین گیلن ہے۔ درجہ حرارت ۱۲۰ اور ۱۳۵ فارن ہائیٹ کے درمیان اپریل سے ستمبر تک رہتا ہے۔ صرف اونٹ اس درجہ حرارت سے محفوظ رہتا ہے جب اکتوبر اور مارچ کے مہینوں کے درمیان بارش ہوتی ہے تو صحرا کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ملک کا بڑا سرمایہ قدرتی بندرگاہ ہے جو خلیج کویت کے ساتھ ملتی ہے۔

رقبہ و آبادی

کویت کا رقبہ ۶۸۸۰ مربع میل یا ۱۷۸۱۸ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۲۱۷۰۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

کویت شہر دارالحکومت ہے۔ ہوالی اور احمدی بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی، زبان، طرز حکومت

کویتی دینار کرنسی ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ طرز حکومت وراثتی شہنشاہیت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ کویت نے ۱۹ جون ۱۹۶۱ء میں آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

اناج اور اشیائے خوردنی، بھاری مشینری، بنیادی اشیاء، مصارف اشیاء اور ادویات درآمدات ہیں۔ خام پٹرولیم، پٹرولیم کی پیداوار برآمدات میں شامل ہیں۔

صنعت

کویت میں مچھلی، خوراک کی پیداوار، بوٹ، بلڈنگ اور پٹرولیم کی صنعتیں بھی ہیں۔

ممبرشپ

کویت یو این عرب لیگ، گلف کارپوریشن کونسل اور اوپیک کا ممبر ہے۔ مئی ۱۹۶۳ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔

لائیو سٹاک

مویشی، بھیڑیں، بکریاں، مرغیاں، مچھلی، جھینگے

تیل، گیس اور سیاحت

۱۹۳۸ء میں برگن کے مقام پر دنیا کا سب سے بڑا تیل کا کھیت دریافت ہوا۔ لیکن ۱۹۴۵ء کی جنگ کے بعد اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا اور ۱۹۶۴ء میں پیداوار کی برآمد شروع ہوئی۔ جب سالانہ پیداوار ۶ ملین بیرل تھی۔ کافی دولت تعلیم، پانی کی سپلائی، گھریلو بجلی اور صحت کے فلاحی پروگراموں پر خرچ کی جاتی ہے۔ کویت پٹرولیم کارپوریشن ۱۹۸۰ء میں تیل کی ترقی اور تیل کی صنعت کا استحکام برقرار رکھنے کے لئے قائم کی گئی۔

صحت

تمام شہریوں کے لئے طبی خدمات مفت ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۷۹ فیصد

پرچم

سبز' سفید اور سرخ تین متوازی پٹیوں پر بائیں طرف سیاہ ذوذنقہ ہے۔

اومان (عمان)

محل وقوع

اومان جزیرہ نما عرب کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس کی ایک ہزار میل لمبی ساحلی پٹی ہے جو جزیرہ نما موساندم کی چوٹی سے شروع ہوتی ہے جہاں یہ لشکر کی طرح آبنائے ہامز کو کنٹرول کرتی ہے اور راس الحد (چوٹی) تک وسیع ہوتی ہے۔ وہاں یہ دائیں زاویہ سے مڑتی جزیرہ نما عرب کے جنوبی ساحل کے ساتھ ساتھ پھیل جاتی ہے۔ تنگ ساحلی میدان شمال سے مسقط تک زرخیز ہے۔ خصوصاً شمال میں جہاں اسے باٹینا کہتے ہیں۔ لیکن مسقط سے جنوبی صوبہ دھوفر تک بنجر ہے۔ تاہم دھوفر کے اندرونی سبز پہاڑوں اور سطح مرتفع کی وجہ سے جزیرہ نما عرب کا جنوبی علاقہ زرخیز ہے۔ موساندم کے ساحلی علاقہ کے پیچھے راس الحد تک "ہاجار" کے پہاڑ ہیں اور ان کے پیچھے مشرق میں بنجر سطح مرتفع ہے جو کہ سعودی عرب کے بے آباد علاقہ "رب الخالی" میں مدغم ہو جاتی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں تیل کی دریافت اور برآمدات کے ذریعہ زرمبادلہ میں اضافہ سے وسیع سڑک کی تعمیرات اور دوسری سول تعمیرات مسقط کے شمال سے سوہر تک، سوہر سے بریمی تک، بریمی سے نزدہ تک، نزدہ سے سیب تک بنائی گئی ہیں۔ جنوب میں بھی سلالہ کے ذریعہ راسیت سے تاقاتک لک بجری کی سڑکیں مکمل کی گئی ہیں۔

رقبہ و آبادی

اومان کا رقبہ ۱۲۰۰۰۰ مربع میل ۳۰۰۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۱۶۷۰۰۰۰

دارالحکومت اور بڑے شہر

اومان کا دارالحکومت مسقط ہے۔ مطرہ قرم اور روی دارالحکومت کے علاقہ میں ہیں۔ سلالہ، نزوہ بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

اومان کی کرنسی اومانی ریال (او۔ آر) ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ انگلش بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت قطعی بادشاہت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ اومان نے ۱۹۵۰ء میں آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

چاول، گندم، دودھ، مشینری، سیمنٹ، لمبی گاڑیاں، برقی سامان، پٹرولیم کی پیداوار و تعمیری و عمارت سامان درآمدات ہیں خام تیل، چونا، کھجوریں، مچھلی (نمکین اور خشک) اور تمباکو برآمدات میں شامل ہیں۔

صنعت

ایک صنعتی علاقہ سیب ہوائی اڈے کے شمال میں رویسل میں قائم کیا گیا ہے ۱۹۸۲ء کے آخر تک جو صنعتیں قائم کی گئیں۔ اس میں از بسٹس سیمنٹ پائپ فیکٹری اور ایک فلور مل ہے۔ منصوبوں میں سیمنٹ کی ایک بڑی فیکٹری اور ایک سٹیل رولنگ منصوبہ شامل ہے۔ یہ صنعتیں علاقہ "یبال" سے حاصل کردہ گیسی ایندھن کے ذریعہ چلیں گی جہاں سے ۲۰ انچ گیس کی پائپ لائن پہلے ہی ۹۵ ملین ڈالر کی لاگت سے بچھائی گئی ہے۔ ۱۱۰ میگاواٹ گیس کی تین "ٹربائین، رویسل" میں تعمیر کردہ ایک پاور پلانٹ پر قائم کی گئی ہے قرن علام اور "ریما" میں اس کی پیداواری اہلیت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ جب کہ نئے طاقتور اسٹیشن، سوہر، سویدی، مناق میں قائم کئے گئے ہیں۔

ممبر شپ

اومان یو این، عرب لیگ، اسلامک کانفرنس تنظیم اور کارپوریشن کونسل کا ممبر

ہے۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔

ماہی گیری

اومان میں ماہی گیری کو بہت فروغ حاصل ہے۔

قدرتی وسائل

گیس، تیل، کرومیم، لوہا، میگنیز، چونا، ماربل، تانبہ، پتھر، موتی

ہوائی اڈہ اور بندرگاہ

مسقط کے نزدیک مطرہ میں گہرے پانی کی ایک بندرگاہ قائم کی گئی ہے اور ایک بین الاقوامی ہوائی اڈا سیب میں قائم کیا گیا ہے۔ ایک زمینی سیارہ ۱۰۰۰۰ ٹیلی فون لائینز کو ریڈیو رابطہ مہیا کرتا ہے۔ یہاں دو ریڈیو اور دو ٹیلی ویژن اسٹیشن ہیں۔

بنک

۱۹۹۶ء میں اومان میں ۲۷ کمرشل بنک کام کر رہے تھے۔ ان میں ۱۳ غیر ملکی تھے۔ یہاں ۳ خاص بنک بھی ہیں۔ اومان ترقیاتی بنک، اومان ہاوسنگ بنک اور اومان بنک زراعت اور ماہی گیری بنک ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں مرکزی بنک آف اومان کا قیام عمل میں آیا۔

صحت

۱۹۸۴ء میں حکومت نے صحت کی خدمات کے پھیلاؤ کے لئے موثر اقدامات کئے۔ ۱۹۸۴ء میں ۱۵ ہسپتالوں میں ۲۱۴۲ بستر تھے۔ جب کہ ۲۱ ہیلتھ مراکز ۷۴ ڈسپنسریاں تھیں۔ اومان میں ۵۷۲ ڈاکٹر اور ۱۷۵۳ نرسیں تھیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۶۳ فیصد ہے۔

زراعت

گندم، کیلے، تمباکو، پیاز، کھجور

پرچم

متوازی سفید سرخ اور سبز پٹیوں کے بائیں طرف ایک سرخ عمودی پٹی اور قومی نشان بنا ہوا ہے۔

جمہوریہ لبنان

محل وقوع

لبنان کے شمال اور مشرق میں شام' مغرب میں بحیرہ روم اور جنوب میں اسرائیل ہے لبنان ایک پہاڑی ملک ہے جو ۱۳۵ میل لمبا اور ۲۵ یا ۵۰ میل چوڑا ہے یہ جنوبی ایشیاء میں بحیرہ روم کے مشرقی جانب ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جو اگرچہ نیا ہے مگر یہ ایک قدیم خطہ زمین ہے جس کا نام اس کے اپنے پہاڑوں "لبنان" پر رکھا گیا ہے۔ یہ زمین کی ایک تنگ پٹی ہے جو ۲۱۶ کلو میٹر لمبی ساحلی لائن رکھتی ہے۔ جس پر پرانے قصبے تریپولی' بائرون' بیروت' سیدون اور طائر سے واقع ہیں۔ جو شمال سے جنوب کی سمت ہیں ساحل کے ساتھ ساتھ ایک تنگ میدانی علاقہ ہے اور پھر لبنان پہاڑ ڈھلوانی انداز میں اوپر اٹھتے ہیں اور پھر ڈھلوانی انداز ہی میں نیچے ہوتے جاتے ہیں۔ مشرق میں ایک قطار کے ساتھ ساتھ ایک لمبے برتن کی مانند وادی جس کا نام "بیکا" ہے میں داخل ہو جاتے ہیں "بیکا وادی" لبنان کے دو متوازی لبنان اور انٹی لبنان کے درمیان ہے۔ مشرق میں ایک بار پھر ایک متوازی حد اوپر اٹھتی ہے جسے "انٹی لبنان" کہتے ہیں۔ بیکا میں دو دریا بہتے ہیں دریائے اورنٹس' جو شمال سے ہوتا ہوا شام میں داخل ہو جاتا ہے اور دریائے لیطانی جو جنوب میں بہتا ہے۔ ہوا طائرے کے مقام پر سمندر میں جاگرتا ہے۔

رقبہ و آبادی

لبنان کا رقبہ ۴۰۱۵ مربع میل ہے یا ۱۰۴۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی

۳۷٦۰۰۰ تھی

دارالحکومت اور بڑے شہر

لبنان کا دارالحکومت "بیروت" ہے۔ ٹریپولی' زحلے' سیدہ (سدون) اور طایرے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

لبنان کی کرنسی لبنانی پونڈ ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔ مذہب اسلام اور عیسائی ہے۔ لبنان نے ۲۲ نومبر ۱۹۴۱ء کو آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

چربی' تیل اور دوسری خوردنی اشیاء' زندہ جانور' مشینری' نقل و حمل کا سامان' طیارے اور اس کے مختلف حصے۔ موٹر لمبی گاڑیاں اور اس کے مختلف حصے دھاتی پیداواریں' ٹیکسٹائل اور پٹرولیم کی پیداواریں درآمدات ہیں۔ سیب' مچھلی' انڈے' جرابیں' ٹیکسٹائل' کپڑے' صاف شدہ تیل' ادویات اور زیورات برآمدات ہیں۔

زراعت

لبنان۔ مشرق وسطی کا سب سے بڑا تجارتی مرکز' سیاحوں کی تفریح کا مرکز اور گولڈ مارکیٹ تھی۔ لیکن یہ سب کچھ اسرائیل کے حملہ کے بعد تباہ ہو گیا ہے۔ اسرائیل زمین کو تباہ نہ کر سکتے تھے اس لئے کاشت کاری جاری رہی اور ہے۔ لبنان ایک زرعی ملک ہے۔ ملک کی زمین کا ۳۸ فیصد کاشت کاری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لبنان میں خشک پھل' پام آئل' انگور' آلو' گندم' کیلا' زیتون' تمباکو' جو اور پیاز وافر پیدا ہوتے ہیں۔

ممبرشپ

لبنان یو این اور عرب لیگ کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت

اختیار کی۔

لائیو سٹاک

بکریاں، بھیڑیں، مویشی، اونٹ

بنک

بیروت بین الاقوامی سطح پر پیسہ کثرت سے کماتا ہے۔ ملک میں ایک مرکزی بنک ہے اور ۸۰ دوسرے بنک ۱۹۷۹ء میں تھے۔ خانہ جنگی کے باعث پیسہ کمانے کے لحاظ سے مرکزی بنک کا مقام وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ عام بنک بیروت میں کام کر رہے ہیں۔

پرچم

سرخ سفید اور سرخ متوازی پٹیاں سفید دوگنی چوڑی درمیان میں سبز رنگ کا لبنانی نشان بنا ہوا ہے۔

دھاتیں و تیل

لبنان میں خام لوہا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کو بعض وجوہات کے سبب استعمال میں لانا مشکل ہے۔ دوسری دھاتوں میں سلفیٹ، کاپر اور دیگر شامل ہیں۔ لبنان میں دو تیل صاف کرنے کے کارخانے ہیں۔ ان میں ایک ٹریپولی میں ہے جو عراق سے حاصل کردہ خام تیل صاف کرتا ہے۔

کچھ دارالحکومت بیروت کے متعلق

بیروت شہر سمندر میں آگے کی طرف بڑھے ہوئے ساحلی حصے پر آباد ہے اس لئے بیروت کی بندرگاہ بحری جہازوں کے لئے مضبوط ہے۔ یہ موجودہ صدی میں یورپ سے مشرق کی جانب ہوائی سفر کا ایک اہم ہوائی اڈا بن گیا ہے۔ بیروت کے نزدیک ہی ساحل کے ساتھ تیل صاف کرنے کا بڑا کارخانہ ہے۔ سعودی عرب اور عراق سے پائپ لائنوں کی مدد سے آیا ہوا خام تیل یہاں صاف کیا جاتا ہے۔ بیروت تعلیم کا اہم مرکز ہے۔ اس شہر میں پانچ یونیورسٹیاں، ہیں۔ ان میں سے ایک امریکن یونیورسٹی آف

بیروت بھی ہے۔ یہ تربیت اساتذہ کا اہم مرکز ہے۔ بیروت کو گزشتہ کئی سالوں سے نام نہاد ملک اسرائیل کی زیادتیوں کا سامنا ہے۔ اسرائیل نے یہاں کی آبادی کو تفرقہ اور خانہ جنگی سے دوچار کر دیا ہے۔ ہزاروں آدمی شہید ہو چکے ہیں۔ شہر کے کئی بڑے حصے کھنڈر بن گئے ہیں۔

سڑکیں و ریلوے

لبنان میں عمدہ سڑکوں کے جال بچھے ہوئے ہیں۔ سڑکیں عام حالات میں درست رکھی جاتی ہیں۔ شاہراہی سڑک شمال سے جنوب تک ساحل کے ساتھ جاتی ہے۔ یہ "ایل ایرائڈ" ترکی کی سرحد سے شروع ہوتی ہے اور اسرائیل کے قریب "ناکورا" تک جاتی ہے۔ یہ تریپولی، بٹرون، سیسن، طایرے اور دامور سے ہوتی ہوئی جاتی ہے۔ بہت سی چھوٹی سڑکیں ساحل سے مشرق کی طرف ملک کے اندرونی حصہ تک جاتی ہیں۔ ایک شاہراہی سڑک ہے جو کہ بیروت سے زہلے کے قریب سے گزرتی ہے اور پھر مازر جاتی ہے۔ شام کی سرحد پر سے گزرتی دمشق جاتی ہے۔

لبنان کی کشادہ پیمانہ پر ریلوے لائن ناکور سے ساحل کے ساتھ اسرائیل کی سرحد سے تریپولی تک جاتی ہے اور پھر شام میں تریپولی کے شمال مشرق سے ہامز تک جاتی ہے حالانکہ ناکور سے دون تک کا جنوبی حصہ بے کار ہو چکا ہے۔ جب اسرائیل اس پر قابض ہوا ہے۔ ایک تنگ ریلوے لائن بیکل وادی میں بیروت سے "ریاک" تک جاتی ہے اور وہاں سے دمشق جاتی ہے۔ ایک لائن ریاک سے ہامز تک شمال کو جاتی ہے ریلوے لائن کی کل لمبائی ۴۱۷ کلو میٹر ہے۔

ہوائی اڈے و بندرگاہیں

لبنان ہوائی اڈا یورپ اور مشرق وسطی کے درمیان کم اوقات کے لئے ہوائی تعلقات کا مرکز ہے لبنان میں دو قومی ہوائی لائنز "مشرق وسطی ایر لائنر" اور "ٹرانز بحیرہ روم ائیرویز" ہیں۔

بیروت بڑی بندرگاہ ہے۔ کیونکہ سدون کی جنوبی بندرگاہ کچھ وقت کے لئے بند کی گئی ہے جب کہ تریپولی بندرگاہ خاص کر تیل اور بحری جہازوں کی کھپ کے لئے

استعمال کی جاتی ہے۔

تعلیم

بیروت پہلے مشرق وسطیٰ میں جدید تعلیم کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ ۱۹۹۶ء میں گورنمنٹ کی زیر نگرانی پرائمری و سیکنڈری سکول چل رہے تھے یہاں پرائیویٹ پرائمری و سیکنڈری سکول بھی ہیں اور ۵ یونیورسٹیاں ہیں۔ ان کے نام "لبنان اسٹیٹ یونیورسٹی' امریکن یونیورسٹی آف بیروت' فرانس یونیورسٹی آف سینٹ جوزن' عربک یونیورسٹی اور بیروت یونیورسٹی کالج میں ۱۵ اساتذہ کے تربیتی کالج بھی ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی تعلیم دے رہے ہیں۔

صحت

لبنان میں بہت سے پرائیویٹ اور گورنمنٹ کے ہسپتال صحت کے معیار کو بہتر بنانے میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء) ۸۳ فیصد

قومی دن

۲۲ نومبر

لبنان اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو لبنان میں رات کے ۹ بجے ہوں گے۔

ترکی

محل وقوع

ترکی کے مغرب میں بحیرہ ایجین اور یونان ہے۔ شمال میں بلجیریا اور بحیرہ اسود ہے۔ مشرق میں روس اور ایران ہے اور جنوب میں عراق و شام اور بحیرہ روم ہے۔ ترکی ایک پہاڑی ملک ہے جس کا دو تہائی رقبہ ۲۵۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہے اور پتھریلا ہے جب کہ باقی رقبہ ہموار ہے جس میں سے کچھ چوڑا چپٹا میدانی ہے اور کچھ ہموار۔ ملک دو جزیرہ نما سے مل کر بنا ہے۔ ایک اناطولین نما ہے جو ایشیاء کے مغربی سرے پر ہے جس کا رقبہ ۷۵۵۶۸۸ مربع کلو میٹر ہے اور دوسرا تھریس جزیرہ نما جو یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ جس کے حصے یونان اور بلغاریہ کے ساتھ ملتے ہیں اور صرف ۲۳۷۶۴ مربع کلو میٹر ترکی کے ساتھ ملتے ہیں۔ یہاں ترکی کا سب سے بڑا شہر استنبول موجود ہے جس کا قدیم نام "بائز نیتیم" ہے۔

رقبہ و آبادی

ترکی کا رقبہ ۳۰۰۹۴۷ مربع میل یا ۷۷۹۹۴۵۴ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۶۶ء میں آبادی ۳۰۰۰۰ ،۸۲۷

دارالحکومت اور بڑے شہر

ترکی کا دارالحکومت انقرہ ہے۔ برسا، کیساری، ازمیر، باطومی، قونیا، عدنا ملک کے بڑے شہر ہیں۔

طرز حکومت، کرنسی و زبان

ترکی لیرا ترکی کی کرنسی ہے۔ ترکی دفتری زبان ہے۔ طرز حکومت فوجی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ مذہب اسلام ہے ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ترکی نے آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

مشینری، ادویات، پٹرولیم، آئرن اور سٹیل، لمبی گاڑیاں درآمدات ہیں۔ کاٹن، تمباکو، گندم، پھل، ٹیکسٹائل اور کشمش برآمدات میں شامل ہوتی ہیں۔

زراعت

ترکی کی زیادہ تر آبادی زراعت کے ساتھ منسلک ہے۔ ترکی ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو اپنے ملک کے باشندوں کے لئے کافی مقدار میں خوراک پیدا کر سکتا ہے اور برآمد بھی کر سکتا ہے۔ زیادہ تر زمین زرخیز ہے۔ بڑی فصلیں تمباکو، کاٹن، گندم، زیتون کا تیل، انجیر، خشک فروٹ، بادام اور بیج ہیں۔ بڑے اضلاع سمن، ازمنٹ میں تمباکو کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مکئی، باجرہ اور چاول بھی وسیع رقبے پر کاشت کیا جاتا ہے۔

صنعت

ٹیکسٹائل ترکی کی سب سے بڑی صنعت ہے اور آئرن و سٹیل ترکی کی اہم صنعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ سیمنٹ کے ۳۳ پلانٹس ہیں۔

ممبرشپ

ترکی یو این، ڈی ٹی ای یو، کونسل آف یورپ اور سی ای ای کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

لائیو سٹاک

بھیڑ، بکریاں، اونٹ، بھینسیں

صحت

۱۹۷۰ء میں ترکی میں وزارت صحت قائم ہوئی۔ یہ فلاح و بہبود اور صحت کی ذمہ دار ہے۔ ملک میں سات سو کے قریب ہسپتال اور سو سے زائد ہیلتھ سنٹر ہیں۔

کچھ استنبول کے متعلق

استنبول ترکی کا سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے ترکی ایشیاء اور یورپ کے دو قریبی جزیرہ نماؤں پر مشتمل ہے۔ استنبول شہر ایسے مقامات پر دونوں طرف آباد ہے جہاں سے ایشیاء اور یورپ سرزمین کا فاصلہ ایک کلو میٹر سے بھی کم رہ گیا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ براعظم یورپ میں ہے جو یورپی ترکی کہلاتا ہے۔ ایک قدیم تاریخی شہر جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے۔

جمہوری حکومت کے قیام سے پہلے بہت عرصے تک استنبول ترکی کا دارالحکومت رہا ہے۔ اس کی آبادی ۷۳ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں بہت خوبصورت مسجدیں اور گرجا گھر پائے جاتے ہیں۔ اس کے آس پاس کا علاقہ بہت زرخیز ہے۔ استنبول ملکی و غیر ملکی تجارت کا مرکز ہے۔ ملک کے ۷۰ فیصد مال کی درآمد و برآمد اسی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔

شرح خواندگی

۶۵ فیصد (۱۹۹۶ء)

پارلیمنٹ کا نام

گرینڈ قومی اسمبلی

مشہور اخبارات

حریت، جمہوریت

مشہور خبر رساں ادارہ

اسلامک نیوز ایجنسی (اناطولیہ)

ترکی اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو ترکی میں صبح کے ۹ بجتے ہیں۔

قومی دن

۲۹ اکتوبر

قومی نشان

بھیڑیا

قدرتی وسائل

جنگلات، تانبہ، چاندی، ریشم لوہا، کوک، فاسفیٹ

یمن

محل وقوع

یمن کے شمال میں سعودی عرب ہے۔ مغرب میں بحیرہ احمر اور آبنائے باب المندب ہے جب کہ جنوب میں خلیج عدن اور مشرق میں اومان ہے۔

یمن کا جغرافیائی تجزیہ

یمن کا جنوبی علاقہ جسے عوامی جمہوریہ جنوبی یمن کہا جاتا تھا دو شاخہ ہے جو جزیرہ نما عرب کے جنوب مغربی کنارے ر واقع ہے۔ جس کا سرا عدن ہے۔ یہ بحیرہ احمر کے داخلی راستہ کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بحیرہ عرب کی ۷۵۰ میل لمبی ساحلی پٹی کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ساحلی میدان بھی ہے۔ اس کے عقب میں اور شمال میں ایک کھلا چوڑا میدان ہے جو مشرق میں ایک بنجر صحرا کی شکل میں ہے۔ یہ اومان کی سرحد پر واقع ہے لیکن مغربی حصوں میں یہ علاقہ بہت ساری "وادیز" یا موسمی ندیوں کے ذریعہ سے سیراب ہوتا ہے جس کے ساتھ ساتھ بہت سارے قصبات اور زرخیز کاشت شدہ زمین ہے۔ مغرب سے مشرق کی طرف سب سے پہلا علاقہ عدن ہے۔ اس میں تقریباً نصف سے زیادہ قوم آباد ہے۔

یمن کا شمالی علاقہ جسے عرب جمہوریہ یمن کہتے تھے۔ ایک پہاڑی زمین ہے۔ جس کی اوسط بلندی ۹۰۰۰ فٹ یا ۳۰۰۰ میٹر ہے اور صنعاء دارالحکومت ۷۳۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ پہاڑیاں مغرب سے مشرق تک ڈھلوان ہوتی جاتی ہیں۔ تب یہ ایک سلسلہ سطح مرتفع سے جاملتی ہیں اور پھر سعودی عرب کے صحرا "ربع الخالی" میں مدغم ہو جاتی ہیں۔ پہاڑیوں میں وادیاں ہیں۔ ان میں سے ایک ۲۰۰ میل لمبی اور ۱۰ سے

۴۰ میل چوڑی ہے اچھی بارشیں اور پہاڑی اطراف پر کھیتوں نے پھل کی کثیر پیداوار اور خوراک کی فصلوں کی پیداوار کو ممکن بنا دیا ہے۔ بحیرہ احمر اور پہاڑ کے درمیان ایک ساحلی میدان ہے۔ اسے "تہاما" کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی ۲۵۰ میل اور چوڑائی ۴۰ سے ۵۰ میل تک ہے۔ یہاں پہاڑوں کی نسبت کم بارش ہوتی ہے۔ لیکن برساتی ندیوں کے ذریعے اسے پانی دیا جاتا ہے۔ کسان لوگ آباد ہیں۔ جو پرانے دیہاتوں میں مٹی کے انوکھے طرز کے بنے ہوئے مکانوں میں رہتے ہیں۔

رقبہ و آبادی

یمن کا رقبہ ۲۰۳۳۶۵ مربع میل یا ۵۳۱۲۲۹ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۹۳۳۴۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

یمن کا دارالحکومت صنعاء ہے۔ ہودیدا' لوہیا' موخا' تیہاز' موکالا' عدن' مالا اور شبم بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

یمن کی کرنسی دینار ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے انگریزی بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ طرز حکومت واحد جماعت آمریت ہے۔

درآمدات و برآمدات

خوردنی اشیاء' اناج' کھانے کا تیل' چینی' بھاری مشینری' نقل و حمل کا سامان' معدنی ایندھن' ادویات اور متفرق اشیاء درامدات ہیں۔ روئی کا کپڑا' روئی کے بیج اور پٹرولیم برآمدات ہیں۔

زراعت

آبپاشی کے بڑے منصوبوں کے ذریعے زراعت کو بہتر بنایا گیا ہے۔ سارگم' باجرہ اور تیل بڑی فصلیں ہیں۔ تقریباً ایک ملین ٹن باجرہ بڑی فصل کی حیثیت سے اگایا جاتا

ہے۔ زراعت لوگوں کا بڑا پیشہ ہے۔ عدن کے مشرق میں وادی ابیان اور عدن کے شمال میں وادی لیج میں زیادہ کاشت کاری کی جاتی ہے۔ دونوں کا ملا کر ۲۰۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے۔ خوردنی اشیاء اور اناج کی بڑی مقداریں برآمد کرنی ہوتی ہیں۔ مشہور کافی موخا کی بندرگاہ کے ذریعہ برآمد کی جاتی ہے۔ کوات کا رقبہ اب خواب آور جڑی بوٹیوں کی کاشتکاری کے لئے ہے۔ روئی اور پھل کثرت سے پیدا کیا جاتا ہے۔ سالف کی نمک کی معدنیات نے مقابلتا کاروبار کو وسعت دی ہے۔ ساحل سے دور تیل معلوم ہوا ہے۔ ۱۹۰۵ ملین ہیکٹر سے فصلیں حاصل ہوئی ہیں روئی تماما' ربیٹ اور بٹیو میں اگائی جاتی ہے۔ صنعاء سے خاص طور پر انگور حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یمن میں آلو' کھجور اور گندم بھی وسیع رقبے پر کاشت ہوتی ہے۔

صنعت

شمالی یمن میں شروع سے ہی جو صنعتی ترقی ہوئی۔ بہت سی صنعتی اقسام میں بڑھاؤ کے باوجود اتنی کم تھی کہ ابھی تک صنعت کی کل پیداوار قابل فخر نہیں ہے۔ سب سے بڑا صنعتی قیام چین نے صنعاء میں کاٹن ٹیکسٹائل تعمیر کر کے کیا ہے روس نے ایک مچھلی فیکٹری اور ایک ایلومینیم پلانٹ تعمیر کیا ہے۔

ایک دوسرا ۵۰۰۰۰۰ ٹن سیمنٹ پلانٹ عمران میں مکمل ہوا ہے۔ ہودیدا میں ایک سیمنٹ فیکٹری ہے۔ صنعتی علاقے مزید صنعتی ترقی کے لئے ہودیدا' صنعاء اور تیعاز میں قائم کئے گئے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں جنوبی یمن میں ٹیکسٹائل' ماچس اور رنگ و روغن کی فیکٹریاں قائم کی گئیں۔ عدن میں برٹش پٹرولیم ریفائنری کی فیکٹری ہے۔ تیل صاف کرنے کی وسعت کا ۱۰۰۰ ملین ڈاکر کا منصوبہ ۱۹۸۳ء میں شروع ہوا۔ خام تیل کے حصول کے لئے معاہدے عرب ممالک کے علاوہ بھارت' روس اور ایران کے ساتھ جنوبی یمن نے کئے ہیں۔ تین فیکٹریاں' صابن کی پیداوار معدنی نمک اور نمک کی بھی ہیں۔

ممبرشپ' لائیوسٹاک

متحدہ یمن اقوام متحدہ اور عرب لیگ کا ممبر ہے شمالی و جنوبی یمن میں مویشی

بھیڑیں، بکریاں، اونٹ، مرغیاں بکثرت ہیں۔

ہوائی اڈے اور بندرگاہیں

جنوبی یمن میں ریلوے کا نظام نہیں ہے۔ چار بندرگاہیں ہودیدا، موخا، سالف اور لوہیا میں ہیں۔ تین ہوائی اڈے شمالی یمن میں مختلف مقامات پر ہیں۔ جب کہ عدن اور موکالا میں ہوائی اڈے ہیں۔ ۹ اور ہوائی اڈے بھی ہیں۔ ان کے نام الیمدا، ایر فرانس، ایتھوپین ایر لائن، مشرق وسطیٰ ایر لائن، یمن ایر لائن، سعودی ایر لائن، کویت ایر لائن اور جنوبی ایر لائن ہیں۔ بندرگاہ کی عمدہ سہولیات اور تجارتی لوگوں کی تجارتی خوبیوں سے عدن کو ایک تجارتی مرکز بنا دیا ہے۔ تجارتی اشیاء میں اناج، کافی، کھالیں سستی اشیاء مصارف اور روئی کی اشیاء شامل ہیں۔

ماہی گیری

مچھلی کی صنعت کو فروغ حاصل ہے۔ روئی کے بعد مچھلی جنوبی یمن کی دوسری بڑی برآمد ہے۔

قدرتی وسائل

۸۲-۱۹۸۱ء میں جنوبی یمن کے مشرقی حصہ میں موکالا کے قریب اور ساحل سے دور خلیج قمر، میں تیل کی دریافت سے معیشت کو بہت حد تک وسعت ملی ہے۔
سونا، کاپر اور لیڈ بھی معلوم ہوا ہے۔ روس زلزلے، سروے اور نقشہ کاری میں مدد کر رہا ہے۔ ۱۹۸۷ء میں روسی تیل کمپنی نے یمن کے شبوا علاقہ میں تیل کمپنی قائم کی۔ بہت سی چھوٹی تیل کمپنیاں خوشحال ہو رہی ہیں اور کئی علاقوں میں تیل نکلا ہے۔

تعلیم

۱۹۷۴ء میں شمالی یمن میں "یونیورسٹی آف صنعاء قائم ہوئی۔ جنوبی یمن میں ریاستی یونیورسٹی ۱۹۷۵ء میں قائم ہوئی۔ اس میں طلباء کی تعداد ۴۳۸۲ ہے۔ تعداد طلباء میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ متحدہ یمن میں خواندگی کا تناسب ۳۹ فیصد ہے۔

صحت

ملک میں ۱۳۰ سے زائد ہسپتال عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

کیمرون

محل وقوع

کیمرون کے مغرب میں خلیج گنی، شمال مغرب میں نائجیریا، مشرق میں چاڈ اور مرکزی جمہوریہ افریقہ ہے۔ ملک کی شمالی چوٹی پر جھیل چاڈ ہے۔ جنوب میں کانگو، گین اور استوائی گنی ہے۔ کیمرون ایک بھدا تکونی ملک ہے جو مغربی افریقی ساحل پر واقع ہے بینو دریا کے اوپر ایک تہائی شمالی علاقہ گرم ہے اور خشک ہے۔ جنوبی ایک تہائی علاقہ جو ساناگا سے نیچے گرم مرطوب ہے اور شدید بارشیں اور سبزہ کی علامت ہے۔ ان کے درمیان میں ایک اونچا میدان ہے۔ جس کی کھلی چوڑی چراگاہیں۔ بھیڑ بکریوں کی افزائش کا باعث ہیں۔ لگاتار پنج سالہ چار ترقیاتی پروگراموں کے تحت حکومت نے زراعت اور صنعت دونوں کی ترقی کے لئے خاصا کام کیا ہے۔ حکومت اس کے ساتھ ساتھ بیسیوں کی تعداد میں پورے اگا رہی ہے جن میں سے چند "یونی لیور" جیسے بین الاقوامی اداروں کے تحت چل رہے ہیں۔

رقبہ و آبادی

کیمرون کا رقبہ ۴۶۵۶۴۸ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۱۱۷۲۳۰۰۰۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

کیمرون کا دارالحکومت "یونڈے" ہے۔ دو آلا، بمینڈا، کانگ سامبا اور ماروا بڑے شہر ہیں۔ دوالا ملک کی مصروف بندرگاہ ہے۔

کرنسی، زبان، طرز حکومت

کیمرون کی کرنسی سی۔ ایف۔ اے فرانک ہے۔ انگلش اور فرانسیسی سرکاری زبانیں ہیں۔ بنتو، سواہلی اور عربی بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت پارلیمانی ہے۔ کیمرون نے یکم جنوری ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کی۔

برآمدات

کیمرون کی برآمدات کافی، کوکا، کیلا، ربڑ، زیتون کے تیل کی پیداوار، روئی اور لکڑی ہیں۔

زراعت

کیمرون میں ۸۵ فیصد لوگ زراعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ خوراک کی اقسام اور قدم آور فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ فصلیں اناج، باجرہ، چاول، آلو، کساوا، کافی، کوکا، زیتون کا تیل۔ مونگ پھلی اور ربڑ کے علاوہ نخلی گری ہے۔

صنعت

کیمرون نے صنعت میں کافی ترقی کی ہے۔ یہاں تیل صاف کرنے کی کار اور ٹرک اسمبل کی، ٹائر، کاغذ، سیمنٹ، ایلومینیم، سگریٹ کی صنعت کے علاوہ دوسری تیار شدہ اشیاء کی صنعتیں ہیں۔ ایدیا علاقہ میں ایلمونیا کا بڑا پلانٹ ہے۔ کیمرون میں صابن، تیل، مشروب، جوتوں اور خوراک کی اشیاء کی فیکٹریاں بھی ہیں۔

ممبرشپ

کیمرون یو۔ این۔ یو اے اور پی۔ سی اے اور سی۔ ای۔ ای کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

سڑکیں و جنگلات

کیمرون نے تعمیراتی کاموں میں اچھی خاصی ترقی کی ہے۔ ۱۹۹۶ء میں ۲۲۷ ۲۷

کلومیٹر سڑکیں تھیں۔ ان میں سے کچھ ٹرانز افریقہ ہائی وے کے ساتھ ملتی ہیں۔ ٹرانز افریقہ ہائی وے مشرق سے ممباسا تک اور مغرب میں لاگوس تک جاتی ہے۔ ملک میں ۱۳۰۰ کلو میٹر لمبے ریلوے راستے بھی ہیں۔ دو آلا میں بڑی بندرگاہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ملک میں چھ اور بندرگاہیں بھی ہیں۔ کیمرون کا ۵۰ فیصد رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے۔

تیل، گیس اور بجلی

کیمرون میں تیل کے تصدیق شدہ ذخائر ۶۰ ملین ٹن ہیں جب کہ ایک سے زیادہ ساحلوں سے دور تیل نکالنے کی کوششیں کی گئی ہیں جن پر پھر نظرثانی کی جائے گی۔ ایک تیل صاف کرنے کی فیکٹری ۱۹۸۱ء میں وکٹوریا میں قائم ہوئی۔ اس کی پیداواری اہلیت سالانہ ۱۶۵ ملین ٹن ہے جو نہ صرف گھریلو ضروریات کو پورا کرتی ہے بلکہ پیداوار کا ایک حصہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

ملک میں قدرتی گیس کے بڑے ذخائر ہیں۔ بڑا ڈیم اور داترا ہائی ڈرد برقیاتی پاور اسٹیشن جو کہ ایدیا میں ہے۔ ۹۵ فیصد بجلی مہیا کرتا ہے۔ جبکہ دوسرا ہائیڈرو برقیاتی منصوبہ چین کی مدد سے شمال میں لگدڈو کے مقام پر قائم ہوا ہے۔ ایدیا میں ایلمونیم کے پگھلاؤ کے لئے پادر خبرلیڈڈ خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی سالانہ پیداواری اہلیت ۱۲۰۰۰ ٹن ہے۔

مشہور یونیورسٹی

یونیورسٹی آف یونڈے ۱۹۶۲ء میں قائم ہوئی۔

صحت

ملک میں ایک ہزار سے زائد ہسپتال اور ہیلتھ سنٹرز عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۷۲ فیصد

پرچم

سبز، سرخ اور زرد تین عمودی پٹیاں درمیان میں زرد ستارہ بنا ہوا ہے۔

موریشس

محل وقوع

موریشس ایک جزیرہ ہے جو بحر ہند میں واقع ہے۔ یہ تقریباً مڈغاسکر سے ۹۰۰ کلو میٹر مشرق میں واقع ہے۔ موریشس کی ریاست میں روڈوگس کا جزیرہ بھی شامل ہے جو مشرق سے ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۴۰ مربع میل یا ۱۰۳ مربع کلو میٹر ہے۔ ساحل پر تمارین' گرینڈے' روش نائرے' بیلے' مے ایر اور بلوبے کنارے موجود ہیں۔ بیرونی جزیرے اگالیگا اور بارڈن گروپس پر مشتمل ہیں۔

رقبہ و آبادی

موریشس کا رقبہ ۷۸۸ مربع میل یا ۲۰۴۰ مربع کلو میٹر ہے۔ جزیروں میں سے اگالیگا کا رقبہ ۷۰ مربع کلومیٹر' بارڈن کا رقبہ ۱ مربع کلومیٹر اور روڈوگیس کا ۱۰۴ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۲۱۷۳۴۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

موریشس کا دارالحکومت پورٹ لوئیس ہے۔ کرک پائپ' داس کوز' فونکس' بیوبیسن' روزہل اور کواٹر برودنز بڑے شہر ہیں۔

کرنسی و زبان

موریشسی روپیہ کرنسی ہے۔ سرکاری زبان انگریزی ہے۔

در آمدات و بر آمدات

چاول، ڈیری فارم کی پیداواریں، گندم کا آٹا، لوہا، سیمنٹ، پٹرولیم کی پیداوار، لمبی گاڑیاں، اور سبزی اور پھل در آمدات ہیں۔ خام چینی صاف شدہ چینی اور چائے بر آمدات ہیں۔

زراعت

معیشت کی بنیاد چینی کی کاشت کاری، چینی صاف کرنے اور چینی بر آمد کرنے پر ہے۔ تقریباً ۹۰ فیصد کاشت کردہ رقبہ پر گنا اگایا جاتا ہے۔ دوسری فصلیں چائے، آلو، تمباکو اور پیاز ہیں۔

صنعت

موریشس میں ۱۹۰۰ فیکٹریاں ہیں۔ یہاں جرابوں، نٹ ویر، جواہرات کی تراشی، فرنیچر، پلاسٹک اور ادویات کی صنعتیں بھی ہیں۔ موریشس میں ۲۱ چینی کی فیکٹریاں ہیں۔

ممبرشپ

موریشس برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر ہے۔ لیکن اس نے اپنے تعلقات فرانس کی تنظیم او سی اے ایم سے بھی قائم رکھے ہیں۔ ملک نسلی ملاوٹ کے باعث پاکستان اور بھارت سے بھی تعلقات قائم کیے ہوئے ہے۔ یہ افریقی یونٹی تنظیم کا ممبر بھی ہے۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

موریشس بنک مرکزی بنک کے افعال سرانجام دیتا ہے۔ یہ ۱۹۶۶ء میں قائم ہوا۔ موریشس میں ۱۲ کمرشل بنک ہیں۔ ان میں حبیب بنک بھی شامل ہیں۔ ''پوسٹ آفس بنک'' بہت مشہور ہیں۔

جنگلات

موریشس میں ۲۱۰۲۷ ہیکٹر رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے۔

بندرگاہ اور ہوائی اڈے

بہت سی ایئر لائنز جزیروں کو اپنی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ موریشس کی اپنی بندرگاہ ہے جس کی ۷۰۷ بوئنگ سروس لندن اور بمبئی تک ہے۔ اور تائیوان قطر سروسز روڈوکس اور یورنسن تک ہیں۔

تعلیم

موریشس میں تعلیم مفت ہے۔ لیکن ضروری نہیں ۷۵ فیصد بچے سکولوں میں جاتے ہیں۔

شرح خواندگی

۸۳ فیصد (۱۹۹۶ء)

معدنیات

ہیرے، کوئلہ

پرچم

سرخ، نیلی، زرد اور سبز چار متوازی پٹیوں پر مشتمل ہے۔

جمہوریہ سیچلز یا سیشلز

محل وقوع

جمہوریہ سیچلز یا سیشلز پہاڑی گرینائٹ جزائر کے مرکزی گروہ پر مشتمل ہے۔ ان میں سب سے بڑا "ماہے" ہے اور ساٹھ کے قریب بیرونی چھپے جزائر بھی ہیں۔ ماہے سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ یہ ۵۶ مربع میل یا ۱۴۴ مربع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ ماہے' مدغاسکر سے ۶۸۰ میل یا ۱۱۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر شمالاً شرقاً واقع ہے۔ کل آبادی کا ۹۰ فیصد ماہے جزیرہ پر رہائش پذیر ہے اور چوتھائی لوگ دارالحکومت وکٹوریہ میں رہتے ہیں۔ جو ماہے جزیرہ پر واقع ہے۔ ایک ہزار سے بھی کم لوگ بیرونی جزائر میں رہتے ہیں جرماہے اور مدغاسکر کے درمیان ہیں۔ ماہے گرینائیٹ جزائر ایک زیر آب سطح مرتفع سے سمندری سطح کے اوپر سے ۳۰۰۰ فٹ یا ۹۰۰ میٹر بلند ہوتے ہیں۔ ہر سال میں دو برساتی موسموں کے باعث پہاڑیاں گھنے سبزہ زار سے ڈھپ جاتی ہیں کہ جو کہ انہیں معلق باغوں کی طرح بنا دیتی ہیں۔ ان کے اردگرد کم گہری ساحلی جھیلیں اور نقرائی ساحل ہیں۔ آبادی برطانوی' فرانسیسی اور افریقی غلاموں کی نسل کی نو آبادیات کی کمی پورا کرتی ہے۔

رقبہ و آبادی

سیچلز کا رقبہ ۱۵۰۰۰۰ مربع میل یا ۳۸۰۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ اس کا زمینی رقبہ ۱۷۱ مربع میل یا ۴۴۴ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں سیچلز کی آبادی ۸۸۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور جزیرے

سیچلز کا دارالحکومت وکٹوریہ ہے۔ آباد شدہ جزیروں کے نام پر سلن' لاڈیگو'

سلھوٹلے، فریگاٹ اور اورنارتھ ہیں۔

کرنسی و زبان

کرنسی سیچلز روپیہ ہے۔ سرکاری زبانیں انگلش اور فرانسیسی ہیں مذہب عیسائی ہے۔

درآمدات

تمباکو، خوراک، سبزی کا تیل، مشینری، نقل و حمل کا سامان اور خام اشیاء درآمدات ہیں۔

زراعت

نوآبادیاتی دنوں میں گنا کی کاشت کاری معیشت کی بنیاد تھی۔ جس کے لئے مزدور برآمد کئے جاتے تھے۔ لیکن ۱۸۳۴ء میں غلاموں کی آزادی کے بعد کم مزدوروں کی ضروریات کی وجہ سے کوکا، ناریل، ونیلا اور دارچینی کی کاشت کاری شروع ہوئی۔ تاہم زراعت معیشت کا بنیادی سیکٹر ہے۔ یہ اتنا اہم نہیں جتنے کہ تیسرے درجے کے تجارت، نقل و حمل انشورنس اور سیاحت کے ہیں۔

فصلیں مقامی استعمال کے لئے اگائی جاتی ہیں۔ سیچلز میں کیلا، سبزیاں، میٹھے، آلو اور گنا بھی پیدا ہوتا ہے۔

صنعت

سیچلز میں پہلے صنعتی یونٹس نہیں تھے لیکن اب کچھ ہیں۔

ممبرشپ

سیچلز یو۔ این۔ دولت مشترکہ۔ پی۔ سی۔ اے اور سی۔ ای۔ ای کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۷۶ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

ترقیاتی بنک، حبیب بین الاقوامی بنک، بی، سی آئی بنک، برودا بنک سٹینڈرڈ بنک اور فرانسیز کمرشل بنک ماہے پر وکٹوریہ میں کام کر رہے ہیں۔

سڑکیں

سیچلز میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے اور بڑی سڑکوں کی تعمیر جاری ہے ۸۴ میل تارمک سڑکیں اور ۲۱ میل زمینی سڑکیں ماہے میں ہیں۔ رو میل تارمک اور ۱۹ میل زمینی سڑکیں پرسلن اور ڈیگومیں ہیں۔ سیاحت اب ایک صنعت کی حیثیت رکھتی ہے۔ ۱۹۷۸ء میں بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح کے بعد سیاحوں کی آمد میں اضافہ ہوا۔

ہوائی اڈے

ہفتہ وار ہوائی خدمات ایئر انڈیا، ایئر تنزانیہ، ایئر مڈغاسکر، صومالیہ ایئر لائنز، کنڈر ایئر لائنز اور ایتھوپین ایئر لائنز کے ذریعہ مہیا کی جاتی ہیں۔ برٹش ایئرویز ہفتہ میں تین دفعہ لندن سے اور ہفتہ میں دو دفعہ کولمبو ہانگ کانگ اور ٹوکیو تک جاتی ہیں۔

تعلیم

تعلیم پہلے چھ سال کے لئے مفت ہے۔ سیکنڈری سکولوں میں داخلہ داخلی امتحان کی بنیاد پر ہے۔

صحت

ملک میں ۳۸۰ سے زائد ہسپتال عوام کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

شرح خواندگی

۷۱ فیصد

قدرتی وسائل

مچھلیاں

پرچم

سرخ اور سبز متوازی پٹیوں کے درمیان میں سفید لہریے دار پٹی بنی ہوئی ہے۔

جمہوریہ صومالیہ

محل وقوع

صومالیہ کے شمال میں خلیج عدن، مشرق اور جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں کینیا، ایتھوپیا اور جبوتی ہیں۔

رقبہ و آبادی

صومالیہ کا رقبہ ۶۳۰۰۰ مربع میل یا ۲۴۶٬۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے مطابق آبادی ۸۸۱۰۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت

صومالیہ کا دارالحکومت موگادیشو ہے۔ مرکا، بربیرا اور ہرجیسا بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

قومی زبان صومالی ہے۔ عربی، انگلش اور لاطینی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ کرنسی صومالی شل ہے طرز حکومت فوجی آمریت ہے۔ اسلام سرکاری مذہب ہے۔ جمہوریہ صومالیہ نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں آزادی حاصل کی۔

برآمدات و درآمدات

کیلا، مویشی، کھالیں، کپاس، مچھلی، تیل کے بیج برآمدات ہیں اور غیر برقی مشینری، کپڑا، نقل و حمل کا سامان، عام تیار شدہ اشیاء درآمدات میں شامل ہیں۔

زراعت

صومالیہ میں زراعت شیلی اور جوبا وادیوں کے ساتھ اور درمیانی علاقہ میں ہوتی ہے۔ صومالیہ بنیادی طور پر ایک پاسٹرل ملک ہے اور آبادی کے ۸۰ فیصد لوگ اونٹ و مویشی، بھیڑ، بکریاں پال کر گزارا کرتے ہیں۔ ملک کے جنوب میں خاص طور پر شیلی اور جوبا دریاؤں کے پاس کیلا اور گنا کے درخت ہیں۔ یہاں ان سے پیداوار حاصل کرنے کے لئے ۹۰۰۰ ہیکٹر رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ تیل کے بیج اور تازہ پھلوں کے پودے بڑی مقدار میں اگائے جاتے ہیں اس کے علاوہ گریپ فروٹ، مکئی اور روئی کے بیج بھی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔

باشندے اور تاریخ

صومالیہ کے لوگوں کا ایک مذہب ایک تہذیب اور ایک نسلی کردار ہے۔ لوگ بہادر لمبے پتلے ہیں۔ ۸۰ فیصد لوگ خانہ بدوش ہیں جو کہ مویشی اور اونٹوں کی پرورش کرتے ہیں۔ تیرہویں صدی سے لے کر سولہویں صدی کے نصف تک مسلم بادشاہوں نے حکومت کی۔ ایک صدی تک پرتگالیوں نے شمال میں غلبہ حاصل کیا۔ دو صدی تک رومانیہ نے حکومت کی۔ ۱۸۸۹ء میں ایک عمانی سلطان نے صومالیہ کے ساحل پر قبضہ کیا۔ فرانس اور ایک اور ملک نے بھی کچھ حصوں کو قبضہ میں لے لیا۔ صومالی لینڈ اور اٹلین صومالی لینڈ نے جولائی ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کی۔

صنعت

۱۹۸۶ء میں صومالیہ میں چند ایک صنعتیں لگائی گئیں۔ ان میں چینی کو صاف کرنے کی صنعت، فوڈ پروسیڈنگ، ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم کو صاف کرنے کی صنعت شامل تھی۔

ممبرشپ

صومالیہ یو۔ این، یو، اے۔ او پی۔ سی۔ اے، سی۔ ای۔ ای اور عرب لیگ کا ممبر ہے۔

بنک

مرکزی بنک صومالیہ ۱۹۶۰ء میں قائم ہوا۔ تمام غیر ملکی بنکوں کو ۱۹۷۰ء میں قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ کمرشل سیونگ بنک آف صومالیہ اور صومالیہ ڈویلپمنٹ بنک کے علاوہ باقی بنک بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

دھاتیں

خام لوہے کے ذخائر جنوب اور جیسیم کے شمال میں موجود ہیں۔ یورینیم جوبا کے علاقہ کے قریب پایا جاتا ہے۔

ٹرانسپورٹ

صومالیہ میں ٹرانسپورٹ کا نظام ترقی یافتہ نہیں ہے۔

تعلیم

صومالیہ میں تعلیم کا تناسب ۱۸ فیصد ہے۔

جمہوریہ جبوتی

محل وقوع

جبوتی کے شمال مشرق میں خلیج عدن، جنوب مشرق میں صومالیہ ہے اور باقی اطراف یعنی شمال، مغرب اور جنوب مغرب میں ایتھوپیا ہے۔ جبوتی جو کہ افریقہ میں آزاد ہونے والی انچاسویں ریاست ہے۔ ۲۷ جون ۱۹۷۷ء کو دنیا کے نقشہ پر آزاد مملکت کے طور پر ابھری۔ یہ افریقہ کے شمالاً غرباً کونے پر واقع ہے۔ جس کے سامنے عدن کی بندرگاہ ہے جو آبنائے باب المندب کی دوسری طرف واقع ہے۔ دراصل فرانسیسیوں نے اس جگہ پر قبضہ کیا اور صرف برطانیہ کی عدن میں قوت کو منتشر کرنے کے لئے ایسا کیا۔ جبوتی خلیج، تجورہ میں ایک عمدہ قدرتی بندرگاہ ہے جو ساحل پر ایک دوشاخہ گڑھا بناتی ہے۔ دوسرے حصے عدیس ابابا، جبوتی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ آباد ہیں جو ایک سو میل جبوتی میں ہیں۔ ان میں "ہول ہول" اور "علی صبا" بھی ہیں تاہم نصف آبادی جبوتی میں آباد ہے۔ لوگ برابر تعداد میں "عفار" اور اساس میں منقسم ہیں۔ دونوں ہی مسلمان ہیں اور دونوں "کشتک" بولنے والے لوگ ہیں۔ اول الذکر خانہ بدوش ہیں اور ایتھوپیا کی سرحد پر شمالی اونچے علاقوں میں مویشی پالتے ہیں اور ان پر گزر بسر کرتے ہیں۔ موخرالذکر شہری ہیں۔ جو جبوتی شہر میں اکثریت سے رہتے ہیں۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ جبوتی کا رقبہ ۸۸۸۰ مربع میل یا ۲۳۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۶۱۰۰۰۰ تھی۔

صحت

ملک میں پچاس سے زائد ہسپتال اور ڈسپنسریاں عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہیں۔

قدرتی وسائل

ہیرے، **مچھلی**

پرچم

نیلی اور ہلکی زرد دو متوازی پٹیاں اور بائیں طرف ایک سفید مثلث ہے جس میں سرخ ستارہ بنا ہوا ہے۔

ممبرشپ

جبوتی نے ستمبر ۱۹۷۷ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

کینیا

محل وقوع

کینیا مشرقی افریقہ میں خط استوا پر بائیں طرف واقع ہے۔ اس کے شمال میں سوڈان اور ایتھوپیا ہے۔ مغرب میں یوگنڈا' جنوب میں تنزانیہ اور مشرق میں بحرہند اور صومالیہ ہے۔ بنتو بولنے والے قبائل جن میں کی کی یو' کامبا' لوہیا' میرو' گسلی اور نیاکا شامل ہیں۔ جب کہ نیلوٹک لسانی گروہ میں لواد' ماسائی' کالین جن اور ترکانہ مشہور قبائل ہیں۔ یہ دو بڑے گروہ شمال مغربی اور مرکزی علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

رقبہ و آبادی

کینیا کا رقبہ ۲۲۴۹۶۱ مربع میل یا ۵۸۲۶۴۶ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں کینیا میں ۲۷۵۱۸۰۰۰ آبادی تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

کینیا کا دارالحکومت نیروبی ہے۔ ایمبو' نیری' ناکورو' کیسومو' ممباسا' گریسا بڑے شہر ہیں۔

کرنسی' زبان

کینیا کی کرنسی شلنگ ہے۔ زبان کسواہلی ہے۔

درآمدات و برآمدات

خام پٹرولیم' صنعتی مشینری' لمبی گاڑیاں' گندم' چاول' کاغذ' کھادیں اور لوہا

در آمدات ہیں۔ جب کہ کافی، چائے، پٹرولیم کی پیداوار، سیمنٹ، سوڈا ایسڈ، میٹر بر آمدات ہیں۔

زراعت

کینیا ۴۹ کم آمدنی والے ممالک میں سے ایک ہے۔ زراعت لوگوں کا بڑا پیشہ ہے۔ زیادہ قابل کاشت زمین ساحل کے ساتھ ساتھ یا جھیل وکٹوریا کے کناروں کے اردگرد ہے لیکن سب سے اچھی زمین مونٹ کینیا کے اردگرد پہاڑی علاقوں میں ہے۔ اس میں ۲۲،۸ ملین ایکڑ رقبہ سفید فام لوگوں کے لئے تھا لیکن آزادی کے بعد وہ افریقی لوگوں میں یہ رقبہ تقسیم کر گئے۔ مکئی کینیا کی بڑی فصل ہے۔ روز زمین کے ۶۰ فیصد رقبہ پر مئی، باجرہ اور "سارکم" اگایا جاتا ہے۔ نقد آور فصلیں کافی، چائے ہیں جو کہ پہاڑی علاقوں میں اگائی جاتی ہیں۔ نقد آور فصلوں میں تمباکو، سبزیاں، فروٹ، پھل اور کاٹن بھی شامل ہیں۔

صنعت

کینیا کی بڑی صنعتیں ٹیکسٹائل، سیمنٹ، چمڑا، نقل و حمل کا سامان، جرابیں، خوراک، پرنٹنگ اور پبلشنگ کی ہیں۔ ممباسا میں خام پٹرولیم کو صاف کرنے کا ایک چھوٹا سیکٹر بھی ہے۔

جنگلات

کینیا کا ۱۶۸۰۰ مربع میل رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۱۱۰۰۰۶۰۰۰ فٹ رقبہ سطح سمندر سے بلند مقام پر ہے۔ یہ رقبہ مونٹ کینیا میں ہے۔

بنک

کینیا میں حبیب انٹرنیشنل بنک، کینیا کمرشل بنک، مرکزی کینیا بنک، نیشنل بنک آف کینیا، کمرشل بنک آف افریقہ، بنک آف بارادا، برک لے سٹینڈرڈ اور الجیمن نیدر لینڈ بنک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

پارلیمنٹ کا نام

قومی اسمبلی۔

ریلوے

۱۹۷۷ء میں خود مختار کینیا ریلوے کارپوریشن کا قیام افریقہ کی مشرقی ریلوے انتظامیہ کی مدد سے عمل میں آیا۔ ریلوے لائن کی لمبائی ۲۶۵۴ کلومیٹر ہے۔

ہوائی اڈے

کینیا میں ۴ ہوائی اڈے ہیں۔ نیروبی میں "جامو کینیسٹا" نامی ہوائی اڈا ہے جو کہ ۳۰ ایئرلائنز اور کینیا ایئرلائنز کو کنٹرول کرتا ہے۔

مشہور یونیورسٹیاں

نیروبی یونیورسٹی، ایگرٹن یونیورسٹی، کینیا یونیورسٹی، موئی یونیورسٹی

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۶۳ فیصد

قدرتی وسائل

سونا، نمک، چونے کا پتھر، جنگلات

ممبرشپ

کینیا نے دسمبر ۱۹۶۳ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

مشہور اخبارات

سٹینڈرڈ، نیشن

پرچم

سیاہ سرخ اور سبز متوازی پٹیاں سرخ پٹی کے دونوں طرف سفید پٹی ہے اور درمیان میں سیاہ سفید افریقی ڈھال بنی ہوئی ہے۔

الجزائر

محل وقوع

سوڈان کے بعد الجزائر افریقہ کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے جو کہ بحیرہ روم سے صحارا تک پھیلا ہوا ہے۔ الجزائر کے مغرب میں مراکش اور مشرقی صحارا ہے۔ جنوب مغرب میں موریطانیہ اور مالی ہے۔ جنوب مشرق میں نائجر' مشرق میں لیبیا اور تیونس ہے اور شمال میں بحیرہ روم ہے۔ ملک کا تقریباً ۸۵ فیصد صحرا پر مشتمل ہے۔ ۱۹۶۲ء میں فرانس کے تسلط سے نجات کے بعد ملک کی ترقی کے لئے ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۷ء کے لئے بہت سے ترقیاتی منصوبے بنائے گئے۔ ان منصوبوں میں سے تیل اور گیس پر زیادہ زور دیا گیا۔ جب کہ مصارف اشیاء اور زراعت کی پیداوار کو ثانوی حیثیت دی گئی۔ ۸۴-۱۹۸۰ء کا پانچ سالہ منصوبہ' سماجی و فلاحی کاموں اور صنعت کو اولیت دیتا ہے۔ فلاح و سماج میں ہاؤسنگ' تعلیم اور صحت شامل ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ فاسفورس الجزائر میں ہوتی ہے۔

رقبہ و آبادی

الجزائر کا رقبہ ۲۳۸۱۷۵۱ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۲۷۵۱۰۰۰۰ تھی اور ۸۵ فیصد رقبہ صحرا پر مشتمل ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

الجزائر کا دارالحکومت الجزیرہ ہے۔ اینیا' ارون' الگولیا' تاسیلی بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

کرنسی دینار ہے۔ عربی زبان بولی جاتی ہے۔ فرانسیسی زبان بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ آبادی کی اکثریت سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔ الجزائر نے ۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو آزادی حاصل کی۔

پارلیمنٹ کا نام

نیشنل اسمبلی

قومی دن

کیم نومبر

در آمدات و بر آمدات

مشینری لوہا و فولاد، لمبی گاڑیاں، بجلی کا سامان اس ملک کی در آمدات ہیں۔ پٹرولیم کی مصنوعات، قدرتی گیس، خام لوہا اور زیتون بر آمدات ہیں۔

زراعت

الجزائر کے ساحلی زرخیز میدان گندم، جو، انگور اور زیتون پیدا کرتے ہیں لیکن خوردنی اشیاء کی بہت بڑی مقدار در آمد کی جاتی ہے۔ الجزائر دنیا میں کھجور پیدا کرنے والے ممالک میں پانچویں نمبر پر ہے۔ زراعت کے لئے زمین کا ۸۰ فیصد بیرونی امداد کے ذریعہ کاشت کیا جاتا ہے۔ ملک کا شمالی حصہ پہاڑوں، چراگاہوں اور جنگلات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ آبادی کا زیادہ حصہ غریب ہے۔

صنعت

الجزائر کی بڑی صنعتیں لوہا، پلاسٹک اور کھاد ہیں۔ تمام بڑی صنعتیں ٹیکسٹائل چمڑا اور خوراک پبلک سیکٹر کی ملکیت ہیں۔

ممبر شپ

الجزائر، عرب لیگ، یو۔ این، یو۔ اے، او، سی۔ ای۔ پی۔ او کا ممبر ہے۔

لائیو سٹاک

مویشی، اونٹ، بھیڑیں، بکریاں، خچریں، گدھے گھوڑے

الجزائر اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو الجزائر میں صبح کے آٹھ بجتے ہیں۔

ماہی گیری

الجزائر میں مختلف قسموں کی مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں۔ ماہی گیری کو بہت فروغ حاصل ہے۔

مشہور اخبارات

النصر، المجاہد

تیل و گیس

تیل کی پیداوار کا آغاز ۱۹۵۸ء اور گیس کا ۱۹۶۱ء میں ہوا۔ انہی کے سبب ملک میں ترقی ہوئی۔ گیس پائپ لائن اٹلی اور سپین تک پھیلائی گئی ہے۔

دھاتیں

الجزائر میں لوہے، مرکری، سلور، کاپر، زنک اور لیڈ کے ذخائر ہیں۔ تیل اور گیس کی دریافت سے پہلے دھاتوں کے باعث ملک کی معیشت مضبوط تھی۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۶۱ فیصد

پرچم

عمودی سبز اور سفید درمیان میں سرخ ابھرتا ہوا ہلال بنا ہوا ہے۔

لیبیا

محل وقوع

لیبیا کے شمال میں بحیرہ روم، مشرق میں مصر اور سوڈان ہے۔ جنوب میں چاڈ اور نائجر ہے اور مغرب میں الجزائر اور تیونس ہے۔

لیبیا ایک وسیع ملک ہے۔ یہ بحیرہ روم کے جنوبی ساحلوں پر واقع ہے۔ ساحل کے ساتھ کا علاقہ مشرقی اور مغربی صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے ان صوبوں کو سری نیسکا اور ٹریپولی ٹینا کہتے تھے جب کہ تمام جنوبی صوبہ کے اندرون، گہرے حصے میں گھومتا ہوا صحرا ہے مغربی صوبہ میں ساحلی پٹی نیچی ہے اور بتدریج ساحل سے دور اٹھتی جاتی پہاڑوں کی قطار بناتی ہے۔ انہیں "جبیل" کہتے ہیں تب سینکڑوں میل کی سطح مرتفع ہے اور پھر مشرقی مغرب میں جھکے ہوئے نخلستان آتے ہیں۔ یہ علاقہ فیضان ہے۔ اس کے جنوب میں بلند پہاڑ ہیں۔ لیبیا کا پرانا نام ٹریپولی ہے۔

مشرقی صوبہ میں ایک بلند ساحلی پٹی ہے جو سطح مرتفع بناتی ہے۔ اس سطح مرتفع کو جبیل، اخدریا، سبز پہاڑیاں کہتے ہیں جو کہ جنوب سے ایک وسیع صحرا میں ڈھلوان ہوتی جاتی ہیں۔ پھر جنوب میں مکمل طور پر اتبستی پہاڑوں تک اٹھتی ہیں۔

رقبہ و آبادی

لیبیا کا رقبہ ۶۷۹۳۸۵ مربع میل یا ۱۷۵۹۵۴۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں آبادی ۴۶۷۰۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

لیبیا کا دارالحکومت ٹریپول (طرابلس) ہے بن غازی، سوہا، زاویا، کالج، میزتا، گھاٹ

اور غڈامز بڑے شہر ہیں۔

پارلیمنٹ کا نام

جنرل پیپلز کانگرس

کرنسی، زبان، طرز حکومت

لیبیا کی کرنسی لیبیائی دینار ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ طرز حکومت فوجی آمریت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء میں لیبیا نے آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

مشینیں اور اس کے مختلف حصے، لوہا اور لوہے کی پیداوار نقل و حمل کا سامان، تاریں اور کیبل، تعمیری و عمارتی سامان، لکڑی، کیمیکل اور ادویات، اشیاء خوردنی اور پارچہ جات برآمدات ہیں۔

خام تیل، صاف شدہ تیل، قدرتی اور سیال گیس، کھالیں، جانوروں کے بال اور اون اور مونگ پھلی اہم برآمدات ہیں۔

زراعت

زراعت بحیرہ روم علاقہ میں کی جاتی ہے اور خاص کر تریپولی، مزوراتا صوبوں کے ساحلوں کے ساتھ نخلستان میں کاشت کاری کی جاتی ہے۔ شمالی افریقہ میں زرخیز نخلستان ہیں جب کہ فیضان (جنوبی مغربی علاقہ) میں ۱۶۷۰ ایکڑ رقبہ پر زیر آب باغ ہیں۔ ۲۹۷۰۰۰ ایکڑ رقبہ پر پام کے پودے ہیں ۰مشرقی علاقہ میں) جسے پہلے سری نیکا کہتے تھے۔ یہ اب بن غازی، درنا، جبیل، اخدر صوبوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ یہاں ۱۰ ملین ایکڑ رقبہ چراگاہوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کچھ رقبہ زراعت کے لئے استعمال کے قابل ہوا ہے۔ لیکن اب ۱۴۳۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ کھیتی باڑی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ زرعی ترقیاتی اتھارٹی ۹۰۰ ہیکٹر رقبہ کو قابل کاشت بناتی ہے۔

صنعت

صنعتی مراکز قومی تحویل میں لینے کا پروگرام جاری ہے اور بہت سی کامیابیاں سیمنٹ، معدنی ترقی، عمارتی سامان اور ٹیکسٹائل کی صنعتیں قائم کرنے میں ہوئی ہیں۔ خاص کر خام لوہا اور فاسفیٹ کی صنعتوں کے نتائج بہتر ہیں۔

انقلاب لیبیا کے بعد صنعتی ترقی کے لئے ایک پروگرام بنایا گیا تھا جس کا مقصد برقی کیبل، ایلومینیم پائپ فٹنگ، سیمنٹ، گلاس، کھانے کی اشیاء، چمڑا اور جرابوں کے علاوہ ذخائر کو ترقی دینا ہے۔

ممبرشپ

لیبیا یو۔ این، یو۔ اے او، سی۔ ای۔ پی۔ او اور عرب لیگ کا ممبر ہے۔ دسمبر ۱۹۵۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

نیشنل بنک آف لیبیا ۱۹۵۵ء میں قائم ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں اس کو مرکزی بنک کا درجہ دے دیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں تمام غیر ملکی بنکوں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ ۱۹۷۲ء میں گورنمنٹ نے "عرب میں غیر ملکی لیبیا" بنک قائم کیا۔ ایک بنک کسانوں کو زمین کے لئے قرضے بھی دیتا ہے۔

دھاتیں، تیل و گیس

خام لوہے کے ذخائر جنوب اور یورینیم کے جنوب مشرق کے علاقہ چانٹ میں معلوم ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں تیل کی دریافت سے نہ صرف معیشت میں تبدیلی واقع ہوئی بلکہ ملک کو پروان چڑھنے میں اور خود مختاری کے وجود کو قائم رکھنے میں مدد ملی۔ ابتدائی کوششیں تیل کو نکالنے کی۔ ۱۹۵۸ء میں شروع ہوئی جو کہ کمزور تھیں۔ ۱۹۶۰ء میں قسمت نے ساتھ دیا اور ۱۹۶۱ء میں تیل کی برآمد شروع ہوئی۔ اگلے پانچ سالوں میں بہت سی کوششیں کی گئیں اور ساریر تیل کھیت دریافت ہوا۔ جو کہ سائز کے لحاظ سے لیبیا میں سب سے بڑا ہے ستمبر ۱۹۶۹ء میں کرنل قذافی حکمران بنا تو نہ صرف اس نے

پیداوار میں رخنہ ڈالنے کا حکم دیا بلکہ ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۴ء تک عام آئیل کمپنیوں کو قومی تحویل میں لے لیا۔ گورنمنٹ کا ملک کے تیل کے ماحاصل کے ۲/۳ پر کنٹرول ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۷۱ فیصد

زرعی پیداوار

انگور، بادام، کھجور، انجیر، زیتون، مونگ پھلی، جو، لیموں

پرچم

پرچم کی رنگت مکمل طور پر سبز ہے۔

لیبیا اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو لیبیا میں رات کے آٹھ بجتے ہیں۔

صحت

لیبیا میں ۸۰ سے زائد ہسپتال عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

وفاقی جمہوریہ نائجیریا

محل وقوع

نائجیریا ایک بڑا ملک ہے۔ اس کے شمال میں نائجر، مشرق میں چاڈ اور کیمرون جنوب میں خلیج گنی اور مغرب میں بینن واقع ہے۔

رقبہ و آبادی

۱۹۹۶ء میں نائجیریا کی آبادی ۱۲۱۰۵۱۰۰۰ تھی۔ وفاقی جمہوریہ کا رقبہ ۳۵۶۶۶۹ مربع میل یا ۹۲۳۷۷۳ مربع کلومیٹر ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

صدر مقام لاگوس ہے۔ کینو، ہارکوٹ، آئی بادن، اوشو، گبو اور سکوٹو بڑے شہر ہیں۔ ''لاگوس'' اور ''ہارکوٹ'' ملک کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

زبان، کرنسی، اور طرز حکومت

سرکاری زبان انگریزی ہے۔ نائرا کرنسی ہے۔ حکومت فوجی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ مذہب اسلام اور عیسائیت ہے نائجیریا نے یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو آزادی حاصل کی۔

برآمدات و درآمدات

تیل، ٹن اور انمبر برآمدات ہیں۔ مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان، جانور، ادویات اور خوراک اہم درآمدات ہیں۔

زراعت

نائجیریا زرعی ملک ہے۔ تقریباً دس ملین ٹن اناج پیدا کیا جاتا ہے۔ آمدنی والی فصلیں مونگ پھلی، کاٹن، زیتون کا تیل اور کوکا ہیں۔ تیل سے معیشت میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ملک کی شمالی علاقہ سے بڑی فصلیں باجرہ اور سارگم حاصل ہوتی ہیں۔ جنوب سے تیل، مکئی اور پھلیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ملک میں چاول کثرت سے ہوتا ہے۔ نائجیریا کے شمال کا کافی رقبہ خوراک کی پیداوار کے حصول کے لئے کاشت کیا جاتا ہے۔

صنعت

۱۹۸۵ء میں سب سے بڑے کارخانے سٹیل کمپلیکس کی پیداوار شروع ہوئی۔ اس وقت اس کی پیداوار ۱ء۴۳ ملین ٹن تھی جو بڑھ کر ۲ء۶ ملین ٹن اور پھر ۵.۲ ملین ٹن ہوگئی۔ دوسری سٹیل ملزوری جنوب میں قائم کی گئی ہے۔ اس نے پیداوار کا سلسلہ ۱۹۸۳ء میں شروع کیا اور اس وقت پیداواری صلاحیت ۱ء۳ ملین ٹن تھی۔ ۱۹۹۶ء میں نائجیریا میں ۲۰۰ سے زیادہ صنعتیں تھیں۔ یہ صنعتیں مونگ پھلی کے تیل، گوشت اور کیک کی ہیں۔

ممبرشپ

نائجیریا یو۔ این، دولت مشترکہ، اوپیک، یو۔ اے۔ او، سی۔ اے اور سی۔ ای۔ ای تنظیم کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

۱۹۹۶ء میں وفاقی جمہوریہ نائجیریا میں ۳۵ کمرشل بنک، ۱۶ تجارتی بنک، ۳ ترقیاتی بنک اور ایک سیونگ بنک تھا۔

تیل و گیس

کاڈونا اور بندرگاہ ہارکورٹ وادی میں تیل صاف کرنے کے لئے کارخانے ہیں۔ پیداواری اہلیت ۱۰۰۰۰۰ سے بڑھ کر ۱۲۰۰۰۰ ہوگئی ہے اور پیٹرول کے کیمیائی استعمال کا

کام بھی ہو رہا ہے۔ قدرتی گیس کے ذخائر بھی ملک میں موجود ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۴۹ فیصد

قدرتی وسائل

قدرتی گیس، سونا، چاندی، لوہا، چونے کا پتھر، کوئلہ، تیل، لکڑی، جست، ٹن

پرچم

سبز، سفید اور سفید تین عمودی پٹیاں

قومی دن

یکم اکتوبر

نائجیریا اور پاکستان میں وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو نائجیریا میں صبح کے آٹھ بجتے ہیں۔

نائجر

محل وقوع

نائجر کے شمال میں الجزائر اور لیبیا ہے۔ مشرق میں چاڈ' جنوب میں نائیجریا' جنوب مغرب میں بنین اور برکینا فاسو ہے' اور مغرب میں مالی ہے۔

ملک کا ۲/۳ شمال اور شمال مشرق صحرا ہے۔ وسط میں بنجر پہاڑ اور ائیر مونٹین کی وادیاں ہیں صرف مشرق میں جنوبی علاقہ کو نائجر سیراب کرتا ہے۔ "کوماڈوگو" مشرق میں امرکی صحرائی زمین زرخیز ہے۔ جہاں کچھ بارش ہوتی ہے۔ ٹورگ خانہ بدوش شمال میں رہتے ہیں اور اونٹ چراتے ہیں۔ فولاتی وسط میں رہتے ہیں اور مویشی چراتے ہیں۔ جنوب میں سنگھائی ماہر زراعت ہیں جب کہ وسط میں ہاسا اور کانوری جھیل چاڈ کے نزدیک مشرق میں ہیں۔

رقبہ و آبادی

نائجر کا رقبہ ۴۸۹۱۸۹ مربع میل یا ۱۲۶۷۰۴۴ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۸۱۲۷۰۰۰ تھی۔ نائجر کی ۹۷ فیصد آبادی مسلم ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

نائجر کا دارالحکومت نیامی ہے۔ بڑے شہر زندر مارادی' کوار' بلما' تاہوا اور اجیڈز ہیں۔

کرنسی' زبان

نائجر کی کرنسی فرانک سی۔ ایف۔ اے ہے۔ ہوسا' عربی اور فولانی زبانیں بکثرت

بولی جاتی ہیں۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ ۳ اگست ۱۹۶۰ء کو نائجر نے آزادی حاصل کی۔ مذہب اسلام ہے۔

زراعت

نائجر میں زراعت کے لئے ۵۰۰ مربع کلو میٹر رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی روئی کے بیج اور گنا نقد آور فصلیں ہیں۔ اس کے علاوہ باجرہ' چاول' پیاز' کپاس اور سبزیاں مشہور پیداوار ہیں۔

صنعت

نائجر کے دارالحکومت میں ٹیکسٹائل' فرنیچر اور کیمیکل کی صنعتیں ہیں۔ نائجر میں تیل کے ذخائر بھی ہیں۔ ارالٹ کے مقام پر ۱۹۶۶ء میں ایلمونیم کے ذخائر معلوم ہوئے ان ذخائر سے ملک کی معیشت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ اس کی پیداوار ۱۹۷۱ء میں شروع ہوئی۔ نمک اور خام شورہ منگا اور اجیڈز سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جب کہ خام قلعی ائیر پہاڑیوں میں سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئلہ کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس کے ذخائر ۵ ملین ٹن ہوں گے۔ کوئلہ کی کان سے ۱۹۸۲ء میں پیداوار حاصل ہونی شروع ہوئی۔ فاسفیٹ کے ذخائر اپر ولٹا اور بنین کی سرحدوں کے قریب ملک سے جنوبی حصے سے معلوم ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ ذخائر ۳۵۰ ملین ٹن ہوں گے۔ تیل جھیل چاڈ کے قریب مادانا کے شمال مشرق سے دریافت ہوا ہے۔

ممبر شپ

نائجر اے۔ سی۔ پی اور یو۔ این کے علاوہ سی۔ ای۔ ای کا ممبر بھی ہے۔ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک و ائیر پورٹ

نائجر میں ایک مرکزی بنک اور ۹ کمرشل بنک دارالحکومت میں ہیں' زندر' مارادی اور نیامی میں انٹرنیشنل ائیر پورٹس ہیں نائجر فضائیہ اپنی خدمات تندہی سے سرانجام دے

رہی ہے۔

برآمدات و درآمدات

ایلمونیم، لائیو سٹاک، مونگ پھلی برآمدات ہیں۔ پٹرولیم کی پیداوار ٹرانسپورٹ کا سامان، ٹیکسٹائل، چینی اور مشینری کا سامان نائجر کی درآمدات ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۷ فیصد

پرچم

نارنجی، سفید اور سبز تین متوازی پٹیوں کے درمیان میں نارنجی رنگ کا دائرہ بنا ہوا ہے۔

جمہوریہ چاڈ

محل وقوع

جمہوریہ چاڈ کے مغرب میں کیمرون' نائجیریا اور نائجر ہے۔ شمال میں لیبیا' مشرق میں سوڈان اور جنوب میں مرکزی جمہوریہ افریقہ کا علاقہ ہے۔

چاڈ ایک بڑا ملک ہے جو تقریباً ایک ہزار میل شمال سے جنوب اور ۴۶۰ میل مشرق سے مغرب تک ہے۔ شمال میں وسیع علاقہ جھلستا ہوا صحرا ہے۔ لیکن جنوب میں گھنے جنگلات کا رقبہ ہے۔ یہاں آدھا سال بارش ہوتی ہے اور اس میں دو دریا "شاری" اور "لانگ ون" بہتے ہیں۔ دارالحکومت کا شہر این ڈاج مینا دریائے شاری اور لانگ ون کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ دوسرے تمام بڑے شہر بھی جنوب میں واقع ہیں۔ دریائے "شاری" جنوب مغرب میں جھیل چاڈ میں جاگرتا ہے۔ جھیل چاڈ دنیا کی ساتویں بڑی جھیل ہے۔ صرف ۴ یا ۵ ملین لوگ ملک میں آباد ہیں۔ یہ سینکڑوں نسلی گروہوں میں تقسیم ہوئے ہیں جو مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ عربی عام زبان ہے۔ شمال عرب لوگوں یا کردی قبائل کی زمین ہے۔ ان میں سب سے بڑا قبیلہ سارا ہے۔ ملک میں ۹۰۰۰ چھوٹے دیہات ہیں اور صرف تین یا چار بڑے قصبے ہیں۔

رقبہ و آبادی

چاڈ کا رقبہ ۱۲۸۴۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۵۱'۱۲۰۰۰ آبادی تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

چاڈ کا دارالحکومت ڈاج مینا ہے۔ مونڈو' سرہ فورٹ لامی اور ابیکے بڑے

شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

چاڈ کی کرنسی فرانک، سی۔ ایف۔ اے ہے۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ چاڈ نے ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کی۔

در آمدات و بر آمدات

پٹرولیم کی پیداوار، ٹیکسٹائل، چینی اور مشینری چاڈ کی در آمدات ہیں۔ خام روئی اور گوشت بر آمدات میں شامل ہیں۔

زراعت

چاڈ کے ۹۰ فیصد لوگ زراعت، ماہی گیری اور شعبہ جنگلات کے ساتھ منسلک ہیں۔ خوراک کی فصلیں باجرہ اور کساوا ہے۔ نقد آور فصل روئی ہے یہ شمال میں کاشت کی جاتی ہے۔ وسطی علاقہ کی وسیع چراگاہیں مویشیوں کے ریوڑ بکریاں اور بھیڑیاں مہیا کرتی ہیں۔

صنعت

چاڈ کی صنعت کی بنیاد روئی کی پیداوار ہے۔ کپڑے کی ملیں ہیں اور ۲۶ روئی کے بیج کو دبانے والے پلانٹس ہیں جن کی بیج دبانے کی اہلیت روئی کے بیج کی پیداواری سطح سے زیادہ ہے لیکن یہ کھانے کے گھریلو تیل کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ دوسری صنعتیں کپڑا رنگنے، شراب کشید کاری، کاٹن گینگ، غلہ ملز اور سگریٹ کی تیاری کے ہیں۔ جدید فیکٹری چینی کی فیکٹری ہے جو کہ "بندا" میں ہے اور اس کی چینی صاف کرنے کی اہلیت ۳۰۰۰۰ ٹن ہے۔ دارالحکومت این ڈاج مینا میں برقی اشیاء اور بائی سائیکل کی فیکٹری بھی ہے۔ کاٹن گینگ ایک بڑی صنعت ہے۔ یہ کام ۲۲ ملز میں ہوتا ہے۔ چاڈ میں چاول آٹے کی ملز کے علاوہ دوسری فیکٹریاں بھی ہیں۔

ممبر شپ

چاڈ یو۔ این، پی۔ سی۔ اے، سی۔ ای۔ ای کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

دھاتیں

جھیل چاڈ کے اردگرد سے ۴۰۰۰ ٹن نمک ہر سال نکالا جاتا ہے۔ یورینیم اور سونے کے ذخائر بھی معلوم ہوئے ہیں۔ تمام دھاتوں میں زیادہ اہم "لیری" میں یورینیم کی ہے۔

تیل

تیل جھیل چاڈ کے شمالی علاقہ کانیک میں دریافت ہوا اور اس کی بعض اوقات روزانہ پیداوار ۱۵۰۰۰ بیرل ہوتی ہے۔ تیل کی دریافت کے لئے مزید کوششیں، "سلامٹ" میں کی گئی ہیں۔ ایک چھوٹی ریفائنری دارالحکومت این ڈاج مینا میں قائم ہوئی ہے لیکن اس کی پیداوار کا انحصار نائیجیریا سے خام اشیاء کی درآمدات پر ہے۔

مشہور یونیورسٹی

یونیورسٹی آف چاڈ جو کہ ۱۹۷۱ء میں قائم ہوئی

ہسپتال

ملک میں پچاس سے زائد ہسپتال ہیں

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۲۲ فیصد

پرچم

نیلی زرد اور سرخ تین پٹیاں

جمہوریہ سوڈان

محل وقوع

سوڈان کے شمال میں مصر' شمال مشرق میں بحیرہ احمر' مشرق میں ایریٹریا اور ایتھوپیا ہے۔ جنوب میں کینیا' یوگنڈا اور زائرے ہے۔ مغرب میں مرکزی جمہوری افریقہ اور چاڈ ہے اور شمال مغرب میں لیبیا ہے۔

سوڈان افریقہ میں سب سے بڑا ملک ہے۔ یہ شمال میں مصر سے لے کر جنوب میں کینیا' یوگنڈا اور زائرے تک دس لاکھ مربع میل سے زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ اس میں سے سیدھا' سفید نیل اور نیلا نیل یعنی بلیو نیل' جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں جو خرطوم کے نزدیک ملتے ہیں اور پھر ایک ندی کی صورت میں مصری سرحد پر وادی حلفہ تک بہتے ہیں اور اسی طرح مصر سے گزر کر سمندر میں جا گرتے ہیں۔ افقی طور پر ملک کو شمال میں چٹانی صحرا' سوانیا کھلے چوڑے میدان جن میں درختوں کے جھنڈ ہی جھنڈ ہیں اور جنہیں بہت سارے دریا پانی مہیا کرتے ہیں اور آخر میں گھنے جنگل' بڑی گیلی زمین اور جال کی مانند ندیاں جو جنوبی پٹی میں ہیں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

مشرق سے مغرب تک قطار جو دریائے بحرالعرب اور بحرا غزل کے ذریعے تشکیل پاتی ہے اور سوباط' شمال سے جنوب کی سمت "تبدیلی" پیدا کرتا ہے جہاں زندگی اور زمین منظر خاصی حد تک بدل جاتے ہیں۔ شمال میں عرب آباد ہیں اور نوبین بھی آباد ہیں جو مسلمان ہیں اور جنوب میں "نلوٹک" اور حبشی قبائل آباد ہیں جو عیسائی یا اینٹی مسٹ ہیں۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ سوڈان کا رقبہ ۹۶۶۷۵۷ مربع میل یا ۲۵۰۳۸۹۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۲۶۷۱۳۰۰۰ تھی۔

پارلیمنٹ کا نام

پیپلز اسمبلی

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو سوڈان میں صبح کے نو بجتے ہیں۔

قومی دن

یکم جنوری

دارالحکومت

سوڈان کا دارالحکومت خرطوم ہے۔ شمالی خرطوم ام درمان، پورٹ سوڈان، وادی مدینہ، دسالا، العید، القدرف، بربر، عتبارا، سواکن اور وادی حلفہ سوڈان کے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی و زبان اور طرز حکومت

سوڈان کی کرنسی سوڈانی پونڈ ہے عربی سرکاری زبان ہے جب کہ جنوبی علاقہ میں انگلش بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت جمہوریت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو سوڈان نے آزادی حاصل کی۔ نومبر ۱۹۵۶ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔

زراعت

سوڈان زرعی ملک ہے اور زرعی شعبہ میں ترقی کی گنجائش کافی ہے۔ تقریباً ۲۰۰ فیڈنز ملین رقبہ میں سے ۱۶ ملین فیڈنز رقبہ قابل کاشت ہے۔ اس رقبہ سے ۴۰ فیصد قومی

آمدنی حاصل ہوتی ہے اور پیداوار کا ۹۵ فیصد برآمد کیا جاتا ہے اور یہ آبادی کے ۸۰ فیصد لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔

آبپاشی کی دو بڑی سکیموں کو زراعت کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ دریائے نیل پر سنارڈیم اور ۱۳۰ میل لمبی جزیرا کینل نے زرعی زمین کی تخلیق کو ممکن بنا دیا ہے۔

جزیرا سکیم کا رقبہ ۲ ملین ایکڑ سے زیادہ ہے۔ ۱۹۷۷ء میں ۳۰۰۰۰۰ فیڈونز رقبہ "راہد سکیم" کے لئے تھا "راہد سکیم پینے کا پانی دریائے نیل پر روزیرس ڈیم" کے ذریعے پانی سٹور کرتا ہے۔ بعد میں اس کے لئے زمین بڑھا کر ۵۰۰۰۰۰ فیڈنز کر دی گئی بڑا منصوبہ "جونگلی کینل" مکمل ہو گیا ہے۔ یہ دریائے نیل کے جھکاؤ کے دو مقامات سے وابستہ ہے۔ روئی ایک اہم فصل ہے۔ یہ زیادہ مقدار میں برآمد کی جاتی ہے اور ۲/ ۱ملین ایکڑ رقبہ سے زیادہ پر اگائی جاتی ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

گنا، مونگ پھلی، گندم، کپاس، گوند، تیل، کھجور، کافی، چاول

قدرتی وسائل

جنگلات، نمک، کروم، لوہا، تانبہ

صنعت

سوڈان میں چینی کی چار ملیں ہیں۔ ان میں سب سے بڑی "کینانا" میں ہے۔ ان کی پیداواری اہلیت ۶۷۰۰۰۰ ٹن ہے۔ ۱۹۸۱ء میں چینی کی ایک کمپلیکس قائم کیا گیا۔ اس کا شمار دنیا کے بڑے کمپلیکسوں میں ہوتا ہے۔ روئی کے بیج کو دبانے، کاٹن ٹیکسٹائل آٹے، چینی صاف کرنے، مشروب، گارمنٹس، جرابیں، سگریٹ، سیمنٹ، گلاس، ادویات اور چمڑا کی صنعتیں سوڈان کی بڑی صنعتیں ہیں۔ ہاساہیا میں چین کی تعمیر کردہ سب سے بڑی ٹیکسٹائل فیکٹریاں ہیں۔ ان کا افتتاح ۱۹۷۶ء میں ہوا اور سالانہ پیداواری اہلیت ۲۷ ملین میٹر کپڑا ہے۔

شرح خواندگی

۲۳ فیصد (۱۹۹۶ء میں)

پرچم

سرخ سفید اور سیاہ تین متوازی پٹیاں بائیں طرف سبز مثلث ہے۔

صحت

ملک میں ایک ہزار سے زائد ہسپتال اور ڈسپنسریاں عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

جمہوریہ مالی

(افریقہ کا خوبصورت ملک)

محل وقوع

مالی افریقہ کے بڑے ممالک میں سے ایک ہے۔ ملک کا وسیع شمالی علاقہ صحرا ہے مالی کا زرخیز رقبہ جنوب مغربی ہے۔ یہ سینگال دریا کی بالائی زمین ہے۔ یہاں تمام بڑے قصبے ہیں۔ مالی کے مغرب میں سینی گال' شمال مغرب میں موریطانیہ' شمال مشرق میں الجزائر' مشرق میں نائجر اور جنوب میں برکینا فاسو' آئیوری کوسٹ اور گنی واقع ہے۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ مالی کا رقبہ ۱۲۴۰۱۴۲ مربع کلو میٹر یا ۴۷۸۸۳۲ مربع میل ہے آبادی ۱۹۹۶ء میں ۹۴۹۷۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

مالی کا دارالحکومت باماکو ہے۔ موپتی اور لیگو بڑے شہر ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

جمہوریہ مالی نے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کی فرانسیسی سرکاری زبان ہے۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ بمبارا زبان ۶۰ فیصد لوگ بولتے ہیں۔ مالی میں مسلمان اور عیسائی لوگ آباد ہیں۔ کرنسی مالی فرانک ہے۔

عام اور خاص

ملک کا تقریباً ۱ء۲ ملین مربع کلو میٹر ۶ ملین آبادی پر مشتمل ہے وسیع شمالی صحرا میں ۳۰۰۰۰۰ ٹارگ خانہ بدوش رہتے ہیں۔

برآمدات و درآمدات

روئی، روئی کی پیداوار، مونگ پھلی۔ اس کی پیداوار، مویشی اور مچھلی برآمدات ہیں۔ خوراک، خوراک کی پیداوار، ادویات ٹیکسٹائل مالی کی درآمدات ہیں۔

زراعت

مالی کے ۶۰ فیصد لوگ زراعت اور مویشیوں کی نشوونما کے ذریعہ گزارہ کرتے ہیں۔ باجرہ، گنا، مونگ پھلی، چاول، مکئی، کپاس، آلو اور چاول بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

آب پاشی

مالی کے موپتی اضلاع میں سیگو میں بہت اہم آب پاشی کے منصوبوں کو مکمل کیا گیا ہے۔ درمیانی حصہ میں سنڈنگ بیراج ہے۔ یہ کاٹن اور چاول کے ۵۰۰۰۰ ہیکٹر اراضی کو زیر آب لاتی ہے۔ ماہی گیری خوراک روزی کا اہم ذریعہ ہے۔

ممبر شپ

مالی یو۔ این، یو۔ اے۔ او، پی۔ سی۔ اے اور سی۔ ای۔ ای کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

ماہی گیری

مالی مچھلی نائجر دریا سے پکڑتا ہے یہاں جھیل دیبو، جھیل سورا اور جھیل دونا ہیں۔ جنوب میں بنی کے مقام پر کافی مچھلی ہے۔ سال میں ۱۰۰۰۰۰ ٹن مچھلی حاصل ہوتی ہے۔

لائیو سٹاک

صحارا کا وسیع علاقہ مویشیوں کی نشوونما کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مویشیوں

کی پرورش خانہ بدوش قبیلے کرتے ہیں۔

جنگلات

ملک کا کل رقبہ کا ۷ فیصد جنگلات پر مشتمل ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۷ فیصد

پرچم

سبز زرد اور سرخ تین عمودی پٹیاں

قدرتی وسائل

فاسفیٹ، مینگنیز، نمک، معدنی لوہا، چونا، لیتھیم، کوالن، باکسائیٹ اور پتھر

مراکش

محل وقوع

مراکش کے مشرق اور جنوب مشرق تک الجزائر، جنوب مغرب تک مغربی صحارا، شمال مغرب تک بحر اوقیانوس اور شمال تک بحیرہ روم ہے۔

مراکش براعظم افریقہ کے شمال مغربی کونے پر واقع ہے اور ۹ سے ۱۵ میل آبنائے جبرالٹر سے اسپین سے علیحدہ کرتی ہے۔ یہ وتری طور پر جنوب مغرب میں بحر اوقیانوس کے ساحل اور شمال مغرب میں بحیرہ روم کے ساحل تک پھیلتا ہے۔ اسی سمت میں تین متوازی سلسلوں کی اٹلس پہاڑیاں ہیں۔ ان کے درمیان وادیاں اور سطح مرتفع ہے اور ہر ایک وادی میں ایک بڑا شہر ہے۔ شمال سے جنوب تک فض، میکنز، مراکش اور سور شہر ہیں۔ ملک بحیرہ روم کی بلند ساحلوں سے بحر اوقیانوس کی پست ساحلوں تک ڈھلوان ہوتا ہے اور تمام دریا اسی راستے میں بہتے ہیں۔ سب سے بڑا شہر کاسا بلانکا کی بندرگاہ ہے جو کہ بحر اوقیانوس کی ساحل پر ہے۔ مغربی صحارا کا علاقہ ۱۹۷۶ء میں مراکش نے اپنے قبضہ میں لیا۔ مراکش انتظامی لحاظ سے ۳۹ صوبوں پر مشتمل ہے۔

رقبہ و آبادی

مراکش کا رقبہ ۱۷۷۱۱۷ مربع میل یا ۴۵۸۷۳۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں آبادی ۲۷۴۱۲۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

مراکش کا دارالحکومت رباط ہے۔ کاسا بلانکا فیض، میکنز، افنی تنجائر اور مراکش

بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

مراکش کی کرنسی درہم ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے اور فرانسیسی بھی وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت بادشاہت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ ۱۰ مارچ ۱۹۵۶ء میں مراکش نے آزادی حاصل کی۔

در آمدات و بر آمدات

لمبی موٹر گاڑیاں اور اس کے حصے۔ طیارے اور اس کے مختلف حصے، خام اشیاء، گندم، چینی، ایندھن، مشین کا تیل اور مشروبات در آمدات ہیں۔ فاسفیٹ، خام لوہا، شراب، زنک، فروٹ، سبزیاں اور لکڑی بر آمدات ہیں۔

زراعت

شعبہ زراعت سے ۷۵ فیصد لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ زمین کا ۱۵ فیصد رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ یہاں صحرا بھی ہیں۔ اناج تقریباً ۴ ملین ہیکٹر پر اگایا جاتا ہے۔ ایک سال میں ۴ ملین پیدا کیا جاتا ہے۔ ابھی گندم کی بڑی مقدار ملک کو در آمد کرنی پڑتی ہے۔ صنعت کی فصلوں میں روئی، چقندر کی چینی شامل ہے۔ ایک ملین ٹن فروٹ پیدا کیا جاتا ہے۔ پھل کو مراکش اسپین کے بعد دنیا کا سب سے بڑا بر آمد کرنے والا ملک ہے۔

صنعت

مراکش فاسفیٹ کو بر آمد کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ دوسری دھاتی پیداوار میں سلور، زنک اور کوبالٹ ہیں۔ فاسفیٹ کی صنعت سب سے اہم ہے۔

ممبر شپ

مراکش کے اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات ہیں۔ یہ عرب لیگ۔ یو این اور اسلامک کانفرنس کا ممبر ہے۔ نومبر ۱۹۵۶ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

سیاحت

سیاحت سے ملک کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ مراکش میں خوبصورت مناظر، تاریخی اور ثقافتی ورثے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۸۷ فیصد

پرچم

سرخ درمیان میں پانچ نوکوں والا سبز ستارہ

مشہور بند

بن الاددین جو کہ ۴۴۰ فٹ بلند ہے۔

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو مراکش میں رات کے آٹھ بجتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ مصر

محل وقوع

مصر کے مشرق میں اسرائیل بحیرہ احمر اور خلیج ایقابا ہے۔ جنوب میں سوڈان مغرب میں لیبیا اور شمال میں بحیرہ روم ہے۔ اگرچہ علاقائی طور پر پاکستان سے بڑا ہے لیکن صرف وادی نیل' ڈیلٹا اور نخلستان ہی آباد ہیں اور کاشت کئے جاتے ہیں۔ ان علاقوں کا رقبہ صرف ۱۳۵۰۰ مربع میل ہے۔ دوسرے الفاظ میں پاکستان کے صوبہ سرحد کا تقریباً نصف وادی نیل ایک لمبی پٹی ہے جو دو سے لے کر پندرہ میل تک چوڑی ہے۔ وادی حلفہ جہاں دریائے نیل مصر میں داخل ہوتا ہے۔ سے قاہرہ تک جہاں یہ دامیتا روسیتا شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ جن میں ڈیلٹا واقع ہے۔ تمام بڑے شہر ڈیلٹا میں ہیں۔ سوائے تین کے جو نہر سویز کے کنارے پر واقع ہیں۔

رقبہ

مصر کا رقبہ ۳۸۵۲۰۱ مربع میل یا ۹۹۷۶۶۷ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۶'۱۲۲'۷۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

مصر کا دارالحکومت قاہرہ ہے۔ سکندریہ' غزا' ٹنٹا' پورٹ سعید اس کے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

کرنسی مصری پونڈ ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت

ہے۔ مذہب اسلام ہے۔

در آمدات و بر آمدات

در آمدات، مشینری، الیکٹریکل سامان، آئرن سٹیل، کیمیکل اور دھاتیں ہیں۔ جب کہ بر آمدات خام کپاس، چاول، پیاز پھل، سیمنٹ اور آلو ہیں۔

زراعت

مصر ایک زرعی ملک ہے۔ بارش کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر زراعت کا انحصار آب پاشی پر ہے۔ آب پاشی کے لئے بہت سے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں اسوان ڈیم کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ یہ ۱۹۷۱ء میں مکمل ہوا۔ گندم، چاول اور جو پیدا کئے جاتے ہیں۔ لیکن ابھی تک خوراک کی بڑی در آمدات کی ملک کو ضرورت ہے۔ موسم گرما کی بڑی فصلیں کاٹن چاول اور مکی ہیں۔ جب کہ موسم سرما کی گندم اور پھلیاں ہیں۔

صنعت

مصر میں صنعتی شعبہ سے ۱۷ فیصد آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ کسی بھی مشرقی ملک سے زیادہ ہے۔ تقریباً تمام لوگ صنعتی شعبہ سے روزگار حاصل کرتے ہیں۔ زیادہ صنعتیں ٹیکسٹائل اور فوڈ کی ہیں۔ لکڑی اور چمڑے کی صنعتیں پرائیویٹ ملکیت میں ہیں۔ معدنیات قومی ملکیت میں ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر کو فوڈ اور ٹیکسٹائل پر اجارہ داری حاصل ہے۔ درمیانے اور چھوٹے ۱۵۰۰۰۰ کاروبار مختلف لوگوں کے ہیں۔ کار کی صنعت ابھی قائم ہوئی ہے۔

ماہی گیری

ماہی گیری کو بہت فروغ حاصل ہے۔

تعلیم

الازہر یونیورسٹی ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کے علاوہ مصر میں ۱۳

یونیورسٹیاں ہیں۔ تعلیم کا تناسب تقریباً ۵۷ فیصد ہے۔

کچھ دارالحکومت قاہرہ کے متعلق

قاہرہ دریائے نیل کے کنارے اس مقام پر واقع ہے جہاں دریائے نیل ڈیلٹا کی دو بڑی شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔ یہ ایک قدیم شہر ہے۔ قاہرہ آبادی کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا سب سے بڑا چھٹا شہر ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے۔

قاہرہ شہر کا اندرونی علاقہ طرز تعمیر کا مرقع ہے۔ موجوہ شہر کا بڑا حصہ دریا کے مشرقی جانب آباد تھا۔ نئے تعمیرات منصوبوں میں دریا کے کناروں کو پختہ کیا جانا شامل ہے۔ اس سے نہ صرف سیلابوں کے دنوں میں دریا پر قابو پانے میں مدد ملی ہے بلکہ ان دونوں جانب بلند عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔

قاہرہ میں کئی اہم تاریخی عمارتیں ہیں۔ ان میں آبادی سے باہر سلطان صلاح الدین ایوبی کا قلعہ مشہور ہے۔ اس قلعے میں محمد علی مسجد اور قریب ہی مسجد سلطان حسن اپنے خوش نما طرز تعمیر کی بدولت اہم ہیں۔ شہر کے قدیم رہائشی علاقے کے وسط میں دنیائے اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامعۃ الازہر واقع ہے۔ اس کا شمار دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ ساتھ ہی مسجد الازہر ہے۔

قاہرہ شروع ہی سے اہم تجارتی مرکز رہا ہے۔ شہر میں عام ضرورت کا سامان قدیم زمانے سے تیار ہوتا آرہا ہے۔ قاہرہ کی بڑی صنعتوں میں کپڑا، چینی، انجینئرنگ کا سامان، موٹریں اور فریج وغیرہ ہیں۔

معدنیات

تیل، کوئلہ، سونا، لوہا، ٹنگسٹن، فاسفورس، نکل، مینگنیز

پرچم

سرخ سفید اور سیاہ تین پٹیاں اور درمیان میں سنہری قومی نشان

ممبرشپ

اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

مشہور اخبارات

الازہر، الاخبار، الجمہوریہ، الیوم

خبر رساں ایجنسی

مڈل نیوز ایجنسی

مشہور نہر

نہر سویز ہے جس کی لمبائی تقریباً ۱۰۱ میل ہے۔

مشہور مصنوعی جھیل

"صوالعالی" اس کی تعمیر ۱۹۶۵ء میں مکمل کی گئی۔

پارلیمنٹ کا نام

پیپلز اسمبلی

مشہور دریا

دریائے نیل جو ۶۶۹۰ کلو میٹر لمبا ہے۔

قومی دن

۲۳ جولائی

ائیر لائن

یونائیٹڈ عرب ائیر لائنز

جمہوریہ تیونس

محل وقوع

تیونس کی سرحدیں شمال اور مشرق میں بحیرہ روم سے ملی ہوئی ہیں۔ یعنی یہ بحیرہ روم کے جنوب مغربی ساحلوں پر موجود ہے۔ جو صرف سسلی سے ۸۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ملک کے مغرب میں الجزائر اور جنوب مشرق میں لیبیا واقع ہے۔

رقبہ و آبادی

تیونس کا رقبہ ۶۳۶۳۲ مربع میل یا ۱۶۴۱۵۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۸۱۹۰۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

دارالحکومت تیونس شہر ہے۔ سفکس، سوزے، بزرتا، کیروآن، جینڈوبا، میدنین اور گیبز بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

تیونس کی کرنسی دینار ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ تیونس نے ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء میں آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

اشیائے خوردنی، نقل و حمل کا سامان، معدنی ایندھن اور دیگر اشیاء درآمدات ہیں۔ تیونس کی برآمدات میں خام لوہا، فاسفیٹ، خام پٹرولیم، ٹیکسٹائل اور کپڑے شامل

ہیں۔

زراعت

ملک کی زرعی دولت کا انحصار زیتون کے تیل کی پیداوار پر ہے۔ کل رقبہ کا ۹ ملین ہیکٹر زیر کاشت ہے۔ ۲ ملین ہیکٹر رقبہ تقریباً ا ملین ٹن اناج پیدا کرنے کے لئے کاشت کیا جاتا ہے۔ انگور کی وسیع پیداوار کا آغاز فرانس کی مدد سے ہوا۔

صنعت

نو آبادیاتی زمانہ میں چمڑا رنگنے' چینی صاف کرنے اور فروٹ کے کارخانوں کے علاوہ بہت کم صنعتیں تھیں۔ مچھلی پکڑنے کی صنعت نے ساحل کے قریب بہت ترقی کی تھی اور تمام مچھلی مشرقی ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔ آزادی کے بعد معیشت مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے اور ملک کے تمام حصوں میں صنعتیں ترقی کر چکی ہیں۔ ان ترقی یافتہ صنعتوں میں خوراک' مصارف اشیاء' برقی سامان' ادویات اور کیمیکل کی صنعتیں شامل ہیں۔ خوراک کی صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ قالین سازی اور ظروف سازی بھی صنعتیں ہیں۔

دھاتیں

دھاتوں میں فاسفیٹ قیمتی معدنی دولت ہے۔ فاسفیٹ تیونس میں کثرت سے نکالی جاتی ہے۔

مشہور یونیورسٹی

تیونس یونیورسٹی

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۵۳ فیصد

پرچم

سرخ درمیان میں سفید دائرہ جس میں سرخ ہلال اور پانچ نوکوں والا سرخ ستارہ بنا ہوا ہے۔

ممبرشپ

تیونس نے نومبر ۱۹۵۶ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

صحت

تیونس میں سو سے زائد ہسپتال عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

سیرالیون

محل وقوع

سیرالیون کے شمال اور شمال مغرب میں گنی ہے۔ جنوب مشرق میں لائی بیریا اور جنوب مغرب میں بحر اوقیانوس ہے۔ سیر الیون بحر اوقیانوس پر ۴۰۶ میل لمبی ساحلی پٹی رکھتا ہے جو ندی نالوں سے اور دریائی دہانوں سے بھری ہوئی ہے جس کے اطراف میں مینگرو درخت کثرت سے ملتے ہیں۔ بہت سارے جزیرہ نما ساحل سے نکلتے ہیں اور سب سے بڑا جو کہ دارالخلافہ بھی ہے فری ٹاؤن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ ایک میدان ہے جو بیس سے چالیس میل چوڑا ہے اور اکثر سیلاب کی حالت میں رہتا ہے۔ ساحلی میدان کے پیچھے اونچا اندرونی میدان ہے جو تقریباً ۶۰ میل چوڑا ہے۔ شمال میں ہموار گھاس کا علاقہ ہے جسے بولی لینڈ کہا جاتا ہے۔ بولی مقامی لفظ ہے جو موسمیاتی سیلابی گھاس کو کہتے ہیں۔ اس سرسبز زمین سے بہت سارے دریا بہتے ہوئے گزرے ہیں جو گنی کے فوتا جیلون پہاڑوں سے نکلتے ہیں اور بحر اوقیانوس میں جاگرتے ہیں جن میں سب سے لمبا دریا "سیوا" ہے۔

رقبہ و آبادی

سیرالیون کا رقبہ ۲۷۹۲۵ مربع میل یا ۷۲۳۲۶ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں آبادی ۴۱۹۶۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

سیرالیون کا دارالحکومت فری ٹاؤن ہے۔ بو، کینمیا، پوپل لن سر اوز میکنی بڑے

شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی و زبان

کرنسی لیون ہے۔ سرکاری زبان انگلش ہے اور مقامی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ جن میں بنتو اور کری او مشہور ہیں۔

طرز حکومت

جمہوری نظام

برآمدات و درآمدات

کافی، کوکا اور جواہرات برآمدات ہیں۔ خوراک، شراب، تمباکو، ٹیکسٹائل، مشینری، ٹرانسپورٹ کا سامان اور دھاتی پیداواریں درآمدات ہیں۔

زراعت

ملک کے مشرقی علاقہ میں آم، مکئی اور سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اسی علاقہ میں چاول، مونگ پھلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ شمالی علاقہ سے مویشی حاصل کئے جاتے ہیں۔

مغربی ساحلی علاقہ اور دارالحکومت فری ٹاؤن کے جنوب اور شمال میں فروٹ سبزیاں اور (کساوا) اگایا جاتا ہے۔ ملک کے باقی علاقہ میں چاول اگایا جاتا ہے۔ جو خوراکی فصل ہے اب بھی سیرالیون خوراک شراب اور تمباکو کو بڑی مقدار میں درآمد کرتا ہے۔

صنعت

صنعتی سیکٹر ابھی تک چھوٹے پیمانہ پر ہے۔ سیرالیون میں پینٹ، ماچس، سگریٹ، آکسیجن اور شراب کی فیکٹریاں ہیں۔ سیرالیون میں چاول کی ۴ گورنمنٹ فیکٹریاں اور باقی پرائیویٹ ہیں۔ کینمیا میں گورنمنٹ، فارسٹ انڈسٹری کارپوریشن ٹمبر مہیا کرتی ہے۔

ممبر شپ

سیرالیون یو۔ این' یو۔ اے۔، او' دولت مشترکہ' اوپیک۔ پی۔ سی۔ ای اور ایس۔ اے۔ ڈبلیو او۔ سی۔ پی کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۶۱ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

دھاتیں

سیرالیون میں سونے کی کانیں ہیں۔ گورنمنٹ کمپنی خزانہ جواہرات سے ۱۵ فیصد حصہ لیتی ہے۔ اس کے علاوہ ہیرے' کرومائیٹ' خام لوہے اور باکسائیٹ کے ذخائر بھی ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۹ فیصد

پرچم

سبز سفید اور نیلی تین متوازی پٹیاں

گیبن (گیبون)

محل وقوع

گیبن کے مغرب میں بحر اوقیانوس، شمال میں آبنائے گنی، کیمرون اور مشرق و جنوب میں کانگو ہے۔ گیبن ایک وسیع ملک ہے جو بہت زیادہ ذرائع رکھتا ہے لیکن اس کی آبادی خاصی کم ہے۔ یہ مغربی افریقہ کے ساحل کے ساتھ درمیان میں واقع ہے سارے کا سارا گیبن گنجان بارانی جنگلوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ ساحلی میدان سے پرے خاصا اونچا میدانی علاقہ ہے اور پھر پہاڑ ہیں۔ ان میں ہری بھری دریائی وادیاں بھی جا بجا موجود ہیں۔ اسی وسیع ملک میں ۷۵۰ میل لمبا دریا "اوگو" بہتا ہے۔ جو ایک عظیم محرابی صورت اختیار کرتا ہے۔

یہاں تقریباً ۴۰ بنتو بولنے والے قبائل رہتے ہیں جن میں سے سب سے بڑا شمال میں "فنگ" ہے۔ جنوب مغرب میں "ایشی را" اور جنوب مشرق میں "؟عدوما" ہے۔ بہرحال مذہبی تعصبات مضبوط نہیں ہیں۔

رقبہ و آبادی

گیبن کا رقبہ ۱۰۰۰۰۰ مربع میل یا ۲۶۷٬۶۶۷ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۹۱۷٬۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

گیبن کا دارالحکومت "لبرویل" ہے۔ پورٹ جنٹل، اویم، بویے، فرانس ویل اور لیمبارین بڑے شہر ہیں۔

کرنسی و زبان

گیبن کی کرنسی سی۔ ایف۔ اے فرانک ہے۔ فرانسیسی سرکاری زبان ہے۔ جب کہ نبتو وسیع پیانہ پر بولی جاتی ہے۔ گیبن فرانس کی نو آبادی رہا اور ۱۷ اگست ۱۹۶۰ء کو آزادی حاصل کی۔ ستمبر ۱۹۶۸ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

مشہور اخبارات

ڈیلی گیبن میٹنن۔ ویکلی ایل یونین

برآمدات، زراعت

پٹرولیم، دھاتیں اور لکڑی برآمدات ہیں۔ گیبن نے شعبہ زراعت میں بہت کم ترقی کی ہے۔ صرف زمین کا ایک فیصد رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ کافی، کوکا، آئیل پام نقد آور فصلوں کی حیثیت سے اگائی جاتی ہیں اور باقی آبادی کے ۴/۳ کسان خوراک کے لئے کاشت کاری کرتے ہیں۔

صنعت

گیبن لکڑی میں اجارہ داری رکھتا ہے۔ صنعتی سیکٹر میں دو اہم تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل ہیں۔ کئی اقسام کی لکڑیاں برآمد کی جاتی ہیں۔ چینی صاف کرنے کے کارخانے "مصوکو" میں ہیں۔

لائیو سٹاک

گیبن میں جانور بہت کم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ افریقہ کی بیماری پیدا کرنے والی مکھی مویشیوں پر حملہ کرتی ہے۔ جس سے بیماریاں جانوروں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تیل و گیس

گیبن کی تیل کی پیداوار کے باعث فی کس آمدنی افریقی ممالک میں تیسرے نمبر پر ہے۔ ملک کی خوشحالی کا آغاز ۱۹۵۷ء میں تیل کی دریافت سے ہوا۔

زرعی پیداوار

چاول، کافی، کیلے، کوکو، مونگ پھلی

۱۹۶۴ء میں اس کی سالانہ پیداوار ا ملین ٹن تھی۔ گیبن میں مینگانیز، یورنیم اور خام لوہا کے ذخائر ہیں۔ خام لوہا ابھی تک نہیں نکالا گیا۔ ۱۹۸۸ء میں ساحل سے دور کھیتوں سے ۸ء۷ ملین تیل نکلا۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے گیبن کے دو بڑے شہروں پورٹ جنٹل اور پوائنٹ میں کام کر رہے ہیں۔

سڑک اور ہوائی اڈے

ملک کا سب سے بڑا ترقیاتی منصوبہ ٹرانز گیبنز ریلوے کا منصوبہ ہے۔ اس کے تحت ملک کے وسط میں ''اودن دو'' بندرگاہ ''بود'' تک تعمیر کی گئی ہے۔ گیبن میں تین ایئر پورٹ ہیں جو ''لبرویل'' ''پورٹ جنٹل'' اور ''مساکو'' میں ہیں۔

مشہور یونیورسٹی

عمر بونگو یونیورسٹی دارالحکومت لبرویل میں ۱۹۷۰ء میں قائم ہوئی۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۲۷ فیصد

قدرتی وسائل

پٹرولیم، گیس، لکڑی، یورینیم، مینگنیز، لوہا، پلائی وڈ

جمہوریہ موریطانیہ

محل وقوع

موریطانیہ کے مغرب میں بحر اوقیانوس، شمال میں مغربی صحارا، شمال مشرق میں الجزائر، مشرق اور جنوب مشرق میں مالی ہے اور جنوب میں سینی گال ہے۔

موریطانیہ شمال میں کیپ بلانک سے ۴۱۴ میل لمبی ساحلی قطار رکھتا ہے جو جنوب میں دریائے سینی گال کے دہانے تک چلی جاتی ہے۔ دریا اپنی جنوبی سرحد کا نصف تشکیل دیتا ہے۔ موسمی سیلاب اسے ملک کا زرخیز ترین حصہ بنا دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کئی خوشحال قصبات ہیں۔ شمال کی طرف بڑھتی ہوئی ایک بہت چوڑی پٹی سہالیان یا سٹیپ کے نام سے موجود ہے جس کا بالائی حصہ ایک لکیر کی شکل میں ہے جو مغرب میں "نواکچٹ" سے کھینچی گئی ہے۔ یہ مشرق میں "نیما" تک چلی گئی ہے۔ اسے "سہال" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ "صحرائے سہارا" کی سرحدیں متعین کرتا ہے۔ یہاں جنگلی جانور اور بھیڑ بکریاں خوب پروان چڑھتی ہیں۔ اس کے شمال میں ملک کا تقریباً تین چوتھائی حصہ صحرا ہے جس کا انتہائی بڑا حصہ "الجاف" یا "خالی" کہلاتا ہے۔ یہ شمال مشرق میں ہے۔ عرب "بربر" نسل سے تعلق رکھنے والے "مورز" آبادی کا ۸۰ فیصد تشکیل دیتے ہیں۔ حبشی جنوب میں رہتے ہیں اور ان میں سے "توکولور" وادی سینی گال یا جنوب مغرب میں رہتے ہیں اور جنوب مشرق میں "سونن" کے رہائش پذیر ہیں۔

رقبہ و آبادی

موریطانیہ کا رقبہ ۳۹۸۰۰۰ مربع میل یا ۱۰۳۰۷۰۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۲۱۴۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

موریطانیہ کا دارالحکومت نواک چٹ ہے۔ کیدی نواد' ہیبو اور زدیرت بڑے شہر ہیں۔

کرنسی و زبان

موریطانیہ کی کرنسی' "اگویہ" ہے۔ عربی اور فرانسیسی دونوں سرکاری زبانیں ہیں۔ طرز حکومت فوجی آمریت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ ۲۸ نومبر ۱۹۶۰ء کو موریطانیہ نے آزادی حاصل کی۔

در آمدات و بر آمدات

برقی مشینری' فنی سامان' نقل و حمل کا سامان' لوہے کی پیداواریں' ایندھن کا تیل' خوردنی اشیاء در آمدات ہیں۔ خام لوہا' خام کاپر' نمکین اور خشک مچھلی بر آمدات میں شمار ہوتی ہیں۔

زراعت

ملک کے جنوب میں دریائے سینی گال کے قریب زراعت کا رقبہ ہے۔ بڑی فصل باجرہ کی ہے۔ اس کے علاوہ آلو' چاول' مونگ پھلی' کھجور' مکئی' گندم' گوند اور تمباکو بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

ممبر شپ

موریطانیہ یو۔ این' یو۔ اے۔ او' عرب لیگ' پی۔ سی۔ ای اور سی۔ ای۔ ای کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جنگلات

موریطانیہ کی کل زمین کا ۱۵۱۳۴۰ مربع میل جنگلات پر مشتمل ہے۔

بنک

موریطانیہ میں ایک مرکزی بنک اور ۷ دوسرے بنک ہیں۔ بین الاقوامی ہوائی اڈے مختلف مقامات پر ہیں۔

معدنیات

ملک کی اہم دولت خام لوہا ہے۔ اس کے ذخائر "فورٹ گورنڈ" میں ہیں دارالحکومت کے قریب ایک تیل صاف کرنے کی فیکٹری ہے جو کہ الجزائر سے خام تیل لیتی ہے۔ ایک سٹیل کی مل عرب کے سرمایہ اور روم کے ماہروں کی مدد سے قائم کی گئی ہے۔

مشہور یونیورسٹی

نواک چت یونیورسٹی جو کہ ۱۹۸۳ء میں قائم ہوئی تھی۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۲۱ فیصد

پرچم

پرچم کا رنگ سبز ہے جس کے درمیان میں زرد رنگ کا چاند ستارہ بنا ہوا ہے۔

گنی

محل وقوع

گنی مغربی افریقہ کی ایک ساحلی ریاست ہے۔ اس کے شمال میں گنی بساؤ اور سینگال ہے۔ شمال مشرق میں مالی ہے۔ جنوب مشرق میں آئیوری کوسٹ ہے جب کہ جنوب میں لائی بیریا اور سیرالیون ہے۔ مغربی وسیع حصہ بحر اوقیانوس سے ملا ہوا ہے۔ گنی افریقہ کے مغربی ساحل پر تقریباً ۱۰۰۰۰ مربع میل پھیلا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بحر اوقیانوس کی طرف ۲۱۹ میل لمبا ساحل ہے۔ یہاں ۳۰ سے ۵۵ میل کشادہ ساحلی میدان ہے۔ ساحلی میدان میں ۱۰۰ انچ سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ ساحلی میدان کے پیچھے مشرق میں بلند و بالا چوٹیوں کے حامل کاکولیما پہاڑ ہیں۔ جہاں مغربی افریقہ کے چار دریا سینی گال گیمبیا، نائجر اور بیفنگ بہتے ہیں۔ وسطی گنی یا فوٹاجین کی سطح مرتفع زیادہ گنجان آباد ہے یہاں مویشیوں کی نشوونما کرنے والے فولانی لوگ رہتے ہیں جو کہ آبادی کا ۴۰ فیصد ہیں۔ بالائی گنی کی گنجان آبادی میں میلنک لوگ رہتے ہیں۔ جو کہ آبادی کا تقریباً چوتھائی ہیں۔

رقبہ و آبادی

گنی کا رقبہ ۹۴۹۲۶ مربع میل یا ۲۴۵۹۵ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۸۹۷۵۸۰۰۰ تھی۔ ۱۶۵ ملین لوگ بیرونی ممالک میں رہتے ہیں۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

گنی کا دارالحکومت کناکری ہے۔ بڑے شہر کندیا، میسٹا، لیب، این زرے اور کان

کان ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

گنی کی کرنسی سائلی ہے۔ فرانسیسی سرکاری زبان ہے سوسو اور میلنک زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ طرز حکومت جمہوریت ہے۔

برآمدات' زراعت

گنی کی برآمدات ایلومینیا' لکڑی' خام لوہا اور ہیرے جواہرات ہیں۔ زراعت کی ترقی کے لے بہت کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک بھاری مقدار میں خوراک درآمد ہوتی ہے۔ خوراک کی بڑی فصلیں کساوا' چاول اور کیلا ہیں۔ نقد آور فصل مونگ پھلی ہے۔ کافی اور اناناس بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جوار' شہد اور مکئی بھی پیدا ہوتی ہے۔

جنگلات

۱۹۹۶ء میں ۴۴ فیصد زمین جنگلات پر مشتمل تھی۔

دھاتیں

بکسائیٹ اہم دھاتی پیداوار ہے۔ یہ فیریا' بوک اور کندیا سے نکلا۔ ۱۹۸۵ء میں اس کی پیداوار ۱۳ء۱ ملین ٹن تھی۔ ا یلمونیا کی پیداوار بھی ہوتی ہے۔ خام لوہا کی پیداوار نمبا اور سندو پہاڑوں سے ۱۹۸۱ء میں شروع ہوئی۔ اس کے علاوہ گنی کانوں یا دھاتوں کی تعداد میں کثرت رکھتا ہے۔ کانوں کے ذخائر فیریا' کندیا میں ہیں۔ جو کہ گینڈا اور کچھ یورپی ممالک کمپنیوں کے ذریعے چلتی ہیں۔ ان میں امریکہ اور روس کا حصہ ہے۔ جب کہ گنی کی حکومت کا حصہ ہر کان میں ۴۹ فیصد ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۵۴ فیصد

پرچم

سرخ، سنہری اور سبز رنگ کی تین عمودی پٹیاں

ممبرشپ

دسمبر ۱۹۵۸ء میں اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

گنی بساؤ

محل وقوع

گنی بساؤ مغربی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے شمال میں سینی گال مغرب میں بحر اوقیانوس اور جنوب مشرق میں گنی ہے۔ یہ خوبصورت مناظر کا ملک ہے۔ اس میں دریاؤں کی بہتات کے علاوہ جنگلات اور پھولوں کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ملک کے وسطی حصہ میں "بگاتا" کی سطح مرتفع ہے۔ جب کہ شمال مشرق میں "گابو" کی سطح مرتفع ہے جو گنی کی سطح مرتفع "فوٹا جیلن" سے ملی ہوئی ہے ملک میں ایک ہی قسم کے قبائل آباد ہیں جو مختلف حصوں میں رہ رہے ہیں۔ اندرون شمال میں "فولانی" ہیں۔ "منڈاکو" اور پیپل ساحلی علاقہ میں ہیں۔ جب کہ "بے فیر" سمندر اور دریائے راؤ گرینڈ کے درمیان ہیں۔ قصبات میں گرمیٹس رہتے ہیں۔

رقبہ و آبادی

گنی بساؤ کا رقبہ ۱۳۹۴۸ مربع میل یا ۳۶۱۲۵ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء آبادی ۱۱۴۵۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

گنی بساؤ کا دارالحکومت بساؤ ہے۔ بوتھ پورٹس بولاما اور بافاتا بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

کرنسی کا نام گونین پسو ہے۔ پورچیگیز دفتری زبان ہے۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ بڑے مذاہب اسلام اور عیسائیت ہیں۔ گنی بساؤ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء کو آزادی

حاصل کی۔

بر آمدات

مچھلی، عمارتی لکڑی، زیتون کا تیل، مونگ پھلی اور ناریل بر آمدات ہیں۔

زراعت

گنی بساؤ میں چاول، مونگ پھلی، ناریل، زیتون کا تیل، زرخیز زمین میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہاں گنا کاشت کیا جا رہا ہے۔ جنگلات میں نمبر کے ذرائع کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ باجرہ، پام آئیل، بادام اور کھجور بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

ممبر شپ

گنی بساؤ یو۔ این، یو۔ اے۔ او، پی۔ سی۔ اے اور سی ای۔ ای کا ممبر ہے۔ ستمبر ۱۹۷۴ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

لائیو سٹاک

گنی بساؤ مویشیوں کی نشوونما سے کافی دولت کماتا ہے۔

ماہی گیری

گنی بساؤ کے دریاؤں میں مچھلی کافی مقدار میں موجود ہے۔ ماہی گیری میں بہت سی مہمات چلائی گئی ہیں۔ کافی مقدار میں مچھلی ایکسپورٹ کی جاتی ہے اور مچھلیوں کی بر آمد ملک کی اہم صنعت میں شمار ہوتی ہے۔

جنگلات

کل زمین کا ۳۳ فیصد جنگلات پر مشتمل ہے۔

بنک

بنکو نیشنل ڈاگنی بساؤ' مرکزی اور کمرشل بنک ہے۔ یہ ۱۹۷۶ میں قائم ہوا۔ سیونگ کے ادارے بھی ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں ایک پرائیویٹ بنک کو کھولنے کے منصوبے پر عمل کیا گیا۔

ایئرپورٹس

ملک میں ایک انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے۔ یہ بسالنکا میں ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۲۳ فیصد

پرچم

زرد اور سبز متوازی پٹیاں بائیں طرف سرخ عمودی پٹی پر پانچ کونوں والا سیاہ رنگ کا ستارہ بنا ہوا ہے۔

معدنیات

گنی بساؤ میں بکسائیٹ کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں۔

اپر وولٹا

محل وقوع

اپرولٹا ایک زمینی قفل کا ملک ہے جس کی سرحدیں جنوب میں آئیوری کوسٹ' گھانا' ٹوگو اور بینین سے ملتی ہیں۔ جو تمام خلیج گنی پر واقع ہیں۔ جو اہم ترین بندرگاہ استعمال ہوتی ہے۔ آبد جان ہے جو کہ آئیوری کوسٹ کا دارالحکومت ہے یہ بذریعہ ریل "اوگاڈوگو" سے منسلک ہے۔ جو اپرولٹا کا دارالحکومت ہے۔ ریلوے لائن مشرق میں نیامی تک چلی جاتی ہے جو نائجر کا دارالحکومت ہے۔ سارا ملک ایک کھلے چوڑے علاقہ پر مشتمل ہے جس میں صاف اور چمکدار چٹانیں ہیں جو جنوب میں آہستگی سے ڈھلوان ہوتی ہیں بہت سارے دریا گہری اور چوڑی وادیوں کی تخلیق کرتے ہیں جو جنگلوں یا چراگاہوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ انہی کے درمیان سیاہ' سفید اور سرخ ولٹا ہیں جو جنوب کی سمت بہتے ہیں۔ جو گھانا میں ملتے ہیں اور خلیج گنی میں جا گرتے ہیں۔ یہ دریا تقریباً خشک رہتے ہیں سوائے بارشوں کے موسم میں جو جون سے اکتوبر تک رہتی ہیں۔

رقبہ و آبادی

اپرولٹا کا رقبہ ۲۷۴۱۲۲ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی ۸۱۷۲۰۰۰ تھی۔

کرنسی و زبان

اپرولٹا کرنسی فرانک سی۔ ایف۔ اے ہے۔ فرانسیسی سرکاری زبان ہے اور

"موسی" زبان بہت سی زبانوں میں بولی جاتی ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

اپرولٹا کا دارالحکومت اوگاڈوگو ہے۔ بوبوہ' ڈائی اولاسو' کوڈوگو' اوہی گویا' کیا اور ینفورا بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

درآمدات و برآمدات

چینی' پٹرولیم کی پیداوار' اناج' کاٹن' ٹیکسٹائل برقی اور غیر برقی مشینری اور لمبی گاڑیاں اپرولٹا کی درآمدات ہیں۔ کاٹن لائیو سٹاک' کھالیں' مچھلی اور مونگ پھلی برآمدات ہیں۔

زراعت

اپرولٹا میں زمین زرخیز نہیں ہے۔ آب و ہوا جنوبی حصہ کے سوائے جون سے اکتوبر تک خشک رہتی ہے۔ زراعت مشکل ہے۔ اپرولٹا کی بڑی فصل سارگم ہے۔

صنعت

صنعت کی ترقی کا انحصار زراعت کی ترقی پر ہے۔ اوگاڈوگو میں بڑی ٹیکسٹائل ملز ہیں۔ جب کہ سب سے زیادہ روزگار فراہم کرنے والی کمپنی اپرولٹا شوگر کمپنی ہے۔ اس میں حکومت کے زیادہ حصص ہیں۔

ملک کے شمال میں تمباؤ کے قریب میناجیز کے بڑے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ لیکن اسی جگہ پر ریلوے لائن کی تعمیر کی وجہ سے انہیں استعمال میں نہیں لایا جا رہا ہے۔ اسی علاقہ میں فاسفیٹ' زنک' لیڈ' بکسائیٹ اور مقناطیس کے ذخائر بھی ملے ہیں۔

ائیرپورٹس

اوگاڈوگو اور بوبو ڈائی اولاسو میں بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۷ فیصد

پرچم

سیاہ' سفید اور سرخ تین متوازی پٹیاں

بینین

محل وقوع

بینین کے مشرق میں نائجیریا' شمال میں نائجر اور برکینا فاسو ہے۔ مغرب میں ٹوگو اور جنوب میں خلیج گنی ہے۔ بینین جسے ۱۹۷۵ سے پہلے "دہامے" کہتے تھے۔ افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ یہ زمین کی ایک تنگ پٹی ہے جو کہ ۷۰۰ کلو میٹر بحراوقیانوس کے ساحل سے شمال میں نائجر دریا تک پھیلی ہوئی ہے۔ تمام بڑے شہر مشرق سے مغرب تک ساحل پر واقع ہیں۔ سب سے پہلا تجارتی قصبہ گرانڈ پوپو ہے۔ پھر پرانا قصبہ ودھا ہے جہاں فرانسیسی' پرتگالیوں اور برطانیہ کے آباد کاروں نے ہوائی قلعے یکے بعد دیگرے بنائے۔ پھر کوٹوناؤ کی بڑی بندرگاہ اور تجارتی مرکز ہے۔ اس کے ساتھ دارالحکومت ہے۔

رقبہ و آبادی

بینین کا رقبہ ۱۱۲۶۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۵۴۱۳۷۵۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

بینین کا دارالحکومت پورٹ نووا ہے۔ بڑے شہر کندی ابیو سے نائٹنگا اور کوٹوناؤ بڑے شہر ہیں۔

کرنسی و زبان

بینین کی کرنسی فرانک سی۔ ایف۔ اے ہے۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے ۴۷

فیصد لوگ فون بولی بولتے ہیں۔

درآمدات و برآمدات

ٹیکسٹائل، مشینری، لمبی گاڑیاں اور اس کے مختلف حصے، کپڑا اور جرابیں درآمدات ہیں۔ روئی، پام آئیل، سیمنٹ اور کوکا کی پھلیاں برآمدات میں شمار ہوتی ہیں۔

طرز حکومت

مارکسسٹ اور لینننسٹ

پارلیمنٹ کا نام

قومی انقلابی اسمبلی

زراعت

لوگوں کی وسیع اکثریت زراعت پر گزر بسر کرتی ہے۔ کسان کساوا، مکئی، سارگم اور پھلیاں اگاتے ہیں۔ جب کہ پام کی گری اور پام کا تیل بڑی فصلیں ہیں۔ ہر لحاظ سے ریاست کی ایجنسیاں زراعت کے شعبہ کو کنٹرول کرتی ہیں۔ زمین کا صرف ۱/۱۰ حصہ ریاست براہ راست کاشت کرواتی ہے۔ ۹۰ فیصد لوگ زراعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ روئی کی پیداوار کو ملک کے شمال میں متعارف کرایا گیا ہے۔ شمال میں کافی کی پیداوار کے نتائج اچھے برآمد ہوئے ہیں۔

صنعت

بینین میں صنعتیں کم ہیں۔ پائم آئیل اور مشروب کی صنعتیں ہیں۔ ساحل سے ۱۰ میل دور "سیمی آئیل فیلڈ" میں تیل دریافت ہوا ہے۔ جس سے ملک کی معیشت مضبوط ہو گئی ہے۔ ۱۹۸۲ میں اس کی پیداوار کا آغاز ہوا۔ ایک دن کی پیداوار ۱۵۰۰۰۰ بیرل تھی۔ بینین پہلے ہی تجارت کا مرکز بن چکا ہے کیونکہ کانوناؤ کی بندرگاہ اور سڑک کا تعلق لاگوس اور ریلوے کے ساتھ ہے جو کہ شمال میں نائجر کی سرحد تک جاتی ہے

بینین میں صنعت کے پلانٹس بھی ہیں۔ سیو میں چینی کا کمپلکس ہے۔ سیمنٹ کا پلانٹ "او نگبولو" ٹیکسٹائل کی ملز کوٹوناؤ اور پارکو میں ہیں۔

جنگلات

۱۶۰۰۰ ہزار مربع میل کا رقبہ شمال میں جنگلات پر مشتمل ہے۔

تیل

ساحل سے دس میل دور تیل کے کھیت ۱۹۶۸ میں دریافت ہوئے۔ ۱۹۸۲ میں ان سے تیل نکالنے کا کام شروع ہوا۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۳۰ فیصد

پرچم

سبز بائیں طرف اوپر کی جانب سرخ ستارہ بنا ہوا ہے۔

قدرتی وسائل

تیل، مچھلی، چونا، معدنی لوہا، پتھر

ممبر شپ

ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

گیمبیا

محل وقوع

گیمبیا افریقہ میں سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ یہ براعظم کے انتہائی مغرب میں واقع ہے اور تین سو میل لمبی زمینی پٹی کی شکل میں ہے جو مغرب میں بحراوقیانوس کے ساحل سے لے کر مشرق میں "فتاجلون" کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ گیمبیا کے تمام اطراف میں ماسوائے مغرب کے سینی گال کا خطہ موجود ہے۔ ملک کے زیادہ مقامات پر چوڑائی صرف ۱۵ میل ہے۔ لیکن دریا کے دہانے پر چوڑائی ۳۰ میل ہے جہاں دارالحکومت بنجول ہے۔

رقبہ و آبادی

۴۱۲۷ مربع میل یا ۱۰۶۸۹ مربع کلو میٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں گیمبیا کی آبادی ۹۵۲۰۰۰ تھی۔ اسلام اور عیسائی مذہب کے لوگ یہاں آباد ہیں۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

دارالحکومت "بنجول" ہے۔ میری کنڈا۔ جارج ٹاؤن بڑے شہر ہیں۔

طرز حکومت، کرنسی و زبان

طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔ دلاسی کرنسی ہے۔ انگریزی بولی جاتی ہے۔ گیمبیا نے ۱۸ فروری ۱۹۶۵ء میں آزادی حاصل کی۔

زراعت

گیمبیا ایک زرعی ملک ہے۔ بڑی پیداوار مونگ پھلی ہے۔ مونگ پھلی سے برآمدات کی کمائی کل آمدنی کا ۵۷ فیصد تھی۔ باجرہ سب سے بڑی خوراک کی فصل ہے۔ دوسرا نمبر اس فصل کے بعد چاول کا ہے۔ چاول کی بھاری مقدار کئی سال سے برآمد کی جا رہی ہے۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ کے لئے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۷ فیصد

برآمدات و درآمدات

مونگ پھلی خشک کھجور، مچھلی، کھال، مونگ پھلی کا تیل برآمدات ہیں جب کہ لمبی گاڑیاں، کپڑا، دھاتی اشیاء، مشینری اور پٹرولیم درآمدات ہیں۔

زراعت

چاول دیہاتوں میں اب کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور کاٹن چھوٹے پیمانے پر برآمد کی جاتی ہے۔

معیشت یا صنعت

گیمبیا کا تقریباً ۶۰ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ جنگلات اس ملک کی معیشت کا اہم سیکٹر ہے جب کہ ماہی گیری اور لکڑی بھی چھوٹی صنعتوں میں شامل ہیں۔

بنک

گیمبیا میں ۵ بنک ہیں جن کے نام سٹینڈرڈ بنک آف گیمبیا۔ سنٹرل بنک آف گیمبیا، کمرشل و ترقیاتی بنک کے علاوہ بنک ہیں۔ بڑی اور کئی چھوٹی سپر یونینز بھی ہیں۔

ممبر شپ

گیمبیا یو۔ این' او۔ اے۔ یو۔ دولت مشترکہ اور ای۔ سی۔ او۔ ڈبلیو اے۔ ایس کا ممبر بھی ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

پرچم

تین متوازی سرخ' نیلی اور سبز پٹیاں نیلی پٹی کا بارڈر سفید ہے۔

سینی گال

محل وقوع

سینی گال افریقہ کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کے شمال اور شمال مشرق تک موریطانیہ، مشرق تک مالی، جنوب تک گنی اور گنی بساؤ اور مغرب میں بحراوقیانوس ہے۔

رقبہ و آبادی

سینی گال کا رقبہ ۱۹۶۷۲۲ مربع کلو میٹر یا ۷۵۹۵۵ مربع میل ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۸۵۱۰۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

سینی گال کا دارالحکومت ڈاکار ہے۔ لوتمیں، زنگنکار، تھینز اور ڈی اور بل بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

جمہوریہ سینی گال نے ۴ اپریل ۱۹۶۰ء کو آزادی حاصل کی۔ طرز حکومت جمہوریت ہے۔ فرانسیسی دفتری زبان ہے۔ کرنسی سی۔ ایف۔ اے فرانک ہے مسلمان اور عیسائی دونوں قومیں آباد ہیں۔ جن میں مسلمان ۹۱ فیصد ہیں۔

برآمدات و درآمدات

فاسفیٹ، کیلشیم، مونگ پھلی، ریفائینڈ پٹرولیم برآمدات ہیں۔ چاول، چینی، کپڑا، پٹرولیم اور مشینری سینی گال کی درآمدات ہیں۔

زراعت

سینی گال کی معیشت کا انحصار دیہات کے لوگوں پر ہے۔ آبادی کا تین چوتھائی زراعت پر گزارہ کرتا ہے۔ جب کہ ۵ فیصد ماہی گیری کے پیشہ سے منسلک ہے۔ مونگ پھلی زمین کے نصف حصہ پر اگائی جاتی ہے کپاس کے بیج اور گنا ملک کی آمدنی والی فصلیں ہیں۔ چاول اور مکئی کے لئے زیادہ رقبہ کاشت نہیں کیا جاتا ہے۔ چاول کی بڑی مقدار درآمد کی جاتی ہے۔ سینی گال میں ڈیموں کے ذریعہ زیادہ زمین زیر کاشت لائی جاتی ہے۔

سینی گال کی کل زمین میں سے ۱۹۶۷ء ملین ہیکٹر زراعت کے لئے اور ۵٫۳۵ ملین ہیکٹر رقبہ زیر کاشت ہے۔ ۵٫۸۴ ملین ہیکٹر چراگاہوں کے لئے' ۵٫۴۵ ملین ہیکٹر جنگلات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور ۳٫۳ ہیکٹر غیر کاشت شدہ ہے۔

صنعت

سینی گال میں صنعتوں کا بڑا سلسلہ ہے۔ اس میں سیمنٹ' کپڑا اور چینی کی ملز کے علاوہ فلور ملز بھی ہیں۔ مونگ پھلی سے تیل نکالنے کا کارخانہ بھی ہے۔ جب کہ کیار میں پٹرولیم آئیل ریفائنری ہے۔ سب سے بڑا منصوبہ پیٹرو کیمیکل کا ہے یہ کیار میں ایران کی مدد سے تعمیر کیا گیا ہے۔ پلاسٹک' کھاد اور بڑ پیدا کرنے کے منصوبے بھی بنائے گئے ہیں۔

دارالحکومت دکار میں بڑے پیمانے پر صنعتی کام ہو رہا ہے۔

مشہور یونیورسٹیاں

ڈاکار یونیورسٹی جو کہ ۱۹۵۷ء میں قائم ہوئی اس کے علاوہ ایک یونیورسٹی یوئیس میں ۱۹۸۴ء میں قائم ہوئی تھی۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۳ فیصد

پرچم

سبز، زرد اور سرخ تین عمودی پٹیاں درمیان میں سبز ستارہ ہے۔

ممبرشپ

ستمبر ۱۹۶۰ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

قدرتی وسائل

امونیا، سلفیٹ، مچھلی

ہالینڈ

(نیدر لینڈ)

محل وقوع

ہالینڈ کے شمال مغرب میں بحیرہ شمالی ہے۔ جنوب میں بلجیم اور مشرق میں جرمنی ہے۔

ہالینڈ وہ ملک ہے جو چار صدی تک قومی تجارتی مرکز اور سمندر کا حصہ رہ چکا ہے یہ دنیا کا چوتھا سب سے بڑا بحری تاجر ملک ہے۔ روٹرڈیم کی مصروف ترین بندرگاہوں میں ایک ہے۔

رقبہ و آبادی

ہالینڈ کا رقبہ ۳۳۹۳۹ مربع کلو میٹر یا ۱۳۱۰۴ مربع میل خشکی کا رقبہ ہے۔ جب کہ ۴۱۱۶۰ مربع کلو میٹر یا ۱۵۸۹۲ مربع میل رقبہ خشکی کے علاوہ ہے۔ ۱۹۹۶ء میں ہالینڈ کی آبادی ۱۵۱۹۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور شہر

ہالینڈ کا دارالحکومت ہاگو ہے۔ اوس، ایمسٹرڈیم، نجکرک، نسپسٹ، لیسو، او سٹرلینڈ، رہبدن، ہیسٹ، اکمار، ڈیلفٹ، بی بلٹ، عق اور روٹرڈیم بڑے شہر ہیں۔

کرنسی و زبان

ہالینڈ کی کرنسی گلڈر ہے اور ڈچ سرکاری زبان ہے۔

زراعت

ہالینڈ سبزہ زار اور زرخیز ملک ہے۔ یہ پھولوں اور کھیتوں کی پیداوار کی وجہ سے مشہور ہے۔ پھولوں کی کاشت کاری اور خوشبودار پھولوں کی ٹوڈیاں اہم صنعتیں ہیں۔ سنبل پودوں کی برآمد بڑی ائیٹم ہے۔ ہالینڈ دنیا میں سب سے زیادہ انڈے برآمد کرنے والا ملک ہے۔ دودھ کی پنیر اور مکھن بھی بڑی مقدار میں پیدا کیا جاتا ہے۔

ممبر شپ

ہالینڈ یو۔ این' ڈی۔ سی۔ ای او۔ نیٹو اور کونسل آف یورپ کا ممبر ہے۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

ہالینڈ بنک ایک پرائیویٹ ادارے کی حیثیت سے قائم ہوا۔ ۱۹۶۳ء میں اسے قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ صرف ہالینڈ بنک کو نوٹ جاری کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ یہ ملک کا مرکزی بنک ہے۔

تیل

پٹرولیم کی پیداوار ۱۹۴۳ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۸۰ میں ۱٫۲۸ ملین ٹن پیداوار تھی۔ یہ شعبہ ۱۰۰۰۰ افراد کو روزگار فراہم کرتا ہے اور اس کی مقرر کردہ رقم ۲۴ بلین گلڈرز ہے۔ ڈچ لوگ دنیا کی زیادہ پٹرولیم کی پیداوار کو کنٹرول کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔

تعلیم

ہالینڈ میں تعلیم کا تناسب ۱۰۰ فیصد ہے۔ یہاں ۸۰۰۰ نرسری و پرائمری سکول ہیں جب کہ ۱۵۰۰۰ طلباء سیکنڈری سکولوں میں ۱۸۵۰ طلباء سیکنڈری پیشہ ورانہ سکولوں میں ہیں۔ ۱۱ یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں سب سے پرانی لیڈن یونیورسٹی ہے جو ۱۵۲۴ء میں قائم ہوئی۔ ہالینڈ میں بہت سی عمدہ لائبریریاں اور عجائب گھر ہیں۔ ان کی تعداد ۳۵۰

ہے۔ ان میں سے کچھ دنیا میں مشہور ہیں۔ مثلاً جکس وغیرہ۔

صنعت

برقی آلات، دھاتی مصنوعات، پٹرولیم، ڈیری فارمنگ، ٹیکسٹائلز اور ہر قسم کی صنعتیں موجود ہیں۔

مشہور سیاسی جماعتیں

لیبر پارٹی، کرسچین سٹاریکل یونین، رومن کیتھولک پیپلز پارٹی۔

مشہور فضائی کمپنی

رائل ڈچ ایئر لائنز۔ کے ایل ایم

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو ہالینڈ میں صبح کے آٹھ بجتے ہیں۔

مشہور پل

"اوسٹر شیلڈ" جو کہ ۱۹۶۵ء میں تعمیر کیا گیا تھا اس کی لمبائی ۱۶۴۷۵ فٹ ہے۔

پرچم

تین متوازی پٹیاں سرخ سفید اور نیلی

بلجیم

محل وقوع

بلجیم یورپ کا ایک چھوٹا سا مگر بہت مشہور ملک ہے۔ یہ شمالی بحیرہ کے جنوبی ساحلوں پر واقع ہے۔ اس کے شمال میں نیدر لینڈ مشرق میں مغربی جرمنی لکسمبرگ اور جنوب میں فرانس واقع ہے۔ بلجیم نے دسمبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

رقبہ و آبادی

بلجیم کا رقبہ ۱۱۷۷۸ مربع میل یا ۳۰۵۱۹ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۹۹۹۹۷۰۰۰ تھی

دارالحکومت اور بڑے شہر

بلجیم کا دارالحکومت برسلز ہے۔ گینٹ اور اینٹ ورپ بڑے شہر ہیں۔ علاوہ ازیں موزنہ، تیمر اور لیج بھی کافی مشہور ہیں۔

کرنسی و زبان

بلجیم کی کرنسی فرانک ہے۔ ڈچ اور فرانسیسی دونوں سرکاری زبانیں ہیں عیسائی رومن کیتھولک زیادہ ہیں۔

زراعت

زمین کا نصف حصہ کاشت کیا جاتا ہے۔ شعبہ زراعت بلجیم کی معیشت میں اہم

کردار ادا کرتا ہے۔ گندم، آلو، چقندر، چارہ، جو، پھل، تمباکو اور گوند خاص زرعی پیداوار ہیں۔

صنعت

۱۹۸۵ء میں بلجیم میں ۱۳ چینی کی فیکٹریاں تھیں اور خام چینی کی پیداوار ۹۷۵۲۴ ٹن اور صاف چینی کی پیداوار ۲۱۰۵۷۰ ٹن تھی۔ مویشیوں کی افزائش اور ڈیری فارمنگ خاص زرعی صنعت ہے۔ ٹیکسٹائل، مشینری اور شیشہ سازی کی صنعت بہت ترقی یافتہ ہے۔

ممبرشپ

بلجیم کچھ بین الاقوامی تنظیموں میں شامل ہے۔ ان میں یو۔ این، یورپین کمیونیٹیز کونسل آف یورپ، نیٹو، یو۔ ای۔ ڈبلیو۔ او، ڈی۔ سی۔ ای۔ او ہیں۔

سینما گھر و اخبارات

۱۹۸۷ء میں بلجیم میں ۴۰۷ سینما گھر تھے۔ ۱۹۸۷ء میں ۳۵ روزنامہ اخبارات شائع ہوتے تھے۔ ۱۹ ان میں فرانسیسی تھے۔ ۱۵ ڈچ زبان اور ایک جرمنی زبان میں شائع ہوتا تھا۔

بنک

نیشنل بنک بلجیم کا مرکزی بنک ہے۔ یہ دوسرے بنکوں کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں دوسرے بنک بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

جنگلات

۱۹۷۰ء میں کل زمین کا ۷ء۹ فیصد رقبہ جنگلات پر مشتمل تھا۔ ۱۹۷۰ء میں ۸۵ء۲ مکعب میٹر لکڑی جنگلات سے حاصل ہوئی۔

سڑکیں

بلجیم ایک ترقی یافتہ ملک ہے۔ یہاں اعلیٰ درجہ کی سڑکیں اور ریلوے لائنیں فی مربع میل دوسرے تمام یورپی ممالک سے زیادہ ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں ریاستی سڑکوں کی لمبائی ۱۵۶۸ کلومیٹر اور صوبائی سڑکوں کی لمبائی ۱۳۱۷ کلومیٹر تھی۔

معدنیات' بندرگاہ

بلجیم کی اینٹ ورپ بندرگاہ ہے۔ یہ دنیا کی مصروف ترین بندرگاہ ہے۔ کوئلہ' لوہا اور زنک بلجیم کی مشہور معدنیات میں شمار ہوتی ہیں۔

سیاحت

بلجیم کے دیہات اور شہر مثلاً گینٹ اور ہرگز اپنا ایک منفرد ثقافتی و تاریخی مقام رکھتے ہیں۔ ملک میں سیاحوں کی دلکشی کے لئے خوب صورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

طرز حکومت

جمہوری نظام (آئینی بادشاہت کے تحت)

مشہور اخبارات

لی سائر' دی سٹینڈرڈ

مشہور سیاسی پارٹیاں

بلجین سوشلسٹ پارٹی' فریڈم اینڈ پروگریسو پارٹی۔ کرچین سوشلسٹ پارٹی

مشہور نہر

"برسلز" جس کی لمبائی تقریباً ۳۳ کلومیٹر ہے۔

پرچم

سیاہ زرد اور سرخ تین عمودی پٹیاں

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو بلجیم میں صبح کے آٹھ بجتے ہیں۔

مشہور فضائی کمپنی

سبینا

فرانس

محل وقوع

فرانس کے شمال میں آبنائے انگلستان ہے جہاں پر فرانس کی مرکزی بندرگاہ لی ہاورے موجود ہے۔ جنوب میں بحیرۂ روم ہے۔ جہاں پر اہم بندرگاہ مار سیلز ہے اور مغرب میں بحراوقیانوس ہے جہاں پر بورڈیاکس' نان ٹیز اور برسٹ کی مشہور بندرگاہیں ہیں۔ شمال مشرق میں بلجیم و لکسمبرگ اور مشرق میں جرمنی' سوئٹزرلینڈ اور اٹلی ہے۔ جب کہ جنوب مغرب میں اسپین ہے۔ فرانس اپنے ہمسایہ ممالک سے پہاڑوں کی فطری سرحدوں کے ذریعے سے علیحدہ ہوتا ہے۔ سب سے اونچی چوٹی مونٹ بلانک (۱۵۷۸۱ فٹ) بڑے موزوں انداز میں اس نقطہ سے اوپر اٹھتی ہے جہاں سے فرانس' اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحدیں پھوٹتی ہیں۔

رقبہ و آبادی

۱۹۹۶ء میں فرانس کی آبادی ۵۶۴۹۶۰۰۰ تھی اور رقبہ ۵۴۳۹۶۵ مربع کلومیٹر یا ۲۱۰۰۳۳ مربع میل ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

فرانس کا دارالحکومت پیرس ہے۔ لیون' مار سیلز' لینز' ٹولن' مٹینز' نینسی' بورڈیاکس' نان ٹینز' برسٹ فرانس کے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

فرانس کی کرنسی فرانک ہے۔ زبان فرانسیسی ہے تمام ملک میں تقریباً رومن

کیتھولک عیسائی رہتے ہیں۔ طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔

درآمدات

فرانس کی درآمدات ٹائر، انجن اور الیکٹریکل پارٹس ہیں۔

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو فرانس میں صبح کے آٹھ بجتے ہیں۔

مشہور اخبارات

پیرس مارچ، انٹرنیشنل ہیرلڈ، لافگارد، فرانس سوا، ٹربیون

مشہور نیوز ایجنسی

اژاں فرانس

قومی دن

۱۴ جولائی

زراعت

شعبہ زراعت ترقی یافتہ ہے۔ ۵۴ء۹۰ ملین ہیکٹر رقبہ زراعت کے لئے ہے اس میں سے ۱۷ء۹ ہیکٹر زیر کاشت ہے۔ ۱۲ء۳ ہیکٹر چراگاہوں پر مشتمل ہے ۱ء۳ ملین ہیکٹر میں انگور اگائے جاتے ہیں۔ ۱۴ء۶ ہیکٹر جنگلات پر مشتمل ہے۔

صنعت

فرانس دنیا میں سب سے زیادہ شراب بنانے والا ملک ہے۔

ممبر شپ

فرانس یو۔ این۔ کونسل آف یورپ اور نیٹو کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام

متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک

فرانس کا مرکزی بنک "بنکوڈے" ہے۔ یہ نوٹ جاری کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے اس کے علاوہ ڈپوزٹ بنک، پاپولر بنک، کریڈٹ اگریکول، دی کریڈٹ، مچوئل، دی بنکو فرنشین بنک بھی ہے۔

تعلیم

لازمی تعلیم چھ تا سولہ سال کے بچوں کو دی جاتی ہے۔ یہاں بہت سی یونیورسٹیاں ہیں۔

کچھ دارالحکومت پیرس کے متعلق

پیرس فرانس کا دارالحکومت اور یورپ کا مشہور ترین شہر ہے۔ ملک کا مشہور دریا سین ہے۔ پیرس اسی دریا کی وسطی گزرگاہ میں آباد ہے۔ یہ دریا شہر کے بیچوں بیچ سے بل کھاتا ہوا گزرتا ہے۔ پیرس میں ایک تجارتی اور ثقافتی مرکز ہے۔ اس کے کئی ثقافتی ادارے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ شہر کے وسطی حصے میں نو بڑے ڈیم کا مشہور گرجاگھر ہے۔ اقوام متحدہ کے تعلیمی، ثقافتی اور سائنسی ادارے (یونیسکو) کا مرکزی دفتر بھی پیرس میں واقع ہے۔

پیرس عام استعمال کی اشیاء کی تیاری کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ان اشیاء میں میک اپ کا سامان، عطر و خوشبویات، فیشن کے کپڑے و زیورات اور فرنیچر خاص شہرت رکھتے ہیں۔ پیرس کتابوں اور رسالوں کی طباعت کا اہم مرکز ہے۔

پیرس شہر کو نہ صرف فرانس بلکہ پورے یورپ میں منفرد مقام حاصل ہے۔ یہاں روزانہ ہزاروں سیاح آتے ہیں۔ قرب و جوار کے علاقے سے کام کاج کے لئے روزانہ آنے والوں کی تعداد بھی لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ لہٰذا پیرس میں سڑکوں، ریلوں اور زیرزمین ریل کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ پیرس کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ اب حکومت کی طرف سے پیرس کے اردگرد کئی نئی آبادیاں بسائی جا رہی ہیں۔ تاکہ

لوگ شہر سے ادھر منتقل ہو جائیں اور شہر کی آبادی میں مزید اضافہ نہ ہو۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

لوہا، پوٹاش، ریشم، کوئلہ، بکسائٹ، جنگلات، مچھلی

زرعی پیداوار

گندم، انگور، پھل، آلو، چقندر

فضائی کمپنی

ایئر فرانس

مشہور ایئرپورٹ

چارلس ڈیگال ایئرپورٹ

پرچم

نیلی اور سرخ تین عمودی پٹیاں۔

ہنگری

محل وقوع

ہنگری کے شمال میں چیکوسلواکیہ' شمال مشرق میں روس' مشرق میں رومانیہ' جنوب میں یوگوسلاویہ اور مغرب میں آسٹریا ہے۔

رقبہ و آبادی

ہنگری کا رقبہ ۳۵۹۲۱ مربع میل یا ۹۳۰۳۶ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۱۰۸۵۱۲۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

ہنگری کا دارالحکومت بداپسٹ ہے۔ پسٹ' زالا داس' ہیوس اور فجر بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں سرکاری زبان ہنگرین ہے۔ کرنسی فورنٹ ہے۔

زراعت

۱۹۵۰ء میں زرعی رقبہ کو یکجا کیا گیا۔ ۱۹۶۸ء کا قانون نجی زمین کو اکٹھا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ قومی تعاونی زرعی کونسل نے زمین کو یکجا کیا۔

طرز حکومت

کمیونسٹ

ممبرشپ

ہنگری اقوام متحدہ' وارسا پیکٹ اور ۱۹۸۲ء کے بعد سے آئی۔ ایم۔ ایف اور

آئی۔ بی آر ڈی کا ممبر ہے۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

ماہی گیری

بالٹن، ٹنسرا اور ڈینو بے جھیلوں میں مچھلی پائی جاتی ہے۔ ملک میں ماہی گیری کو خوب فروغ حاصل ہے

بنک

۱۹۸۶ء میں ہنگری میں نیا بینکنگ نظام قائم ہوا۔ نیشنل بنک کو ہی مرکزی مالیاتی ادارہ رہنے دیا گیا۔ یہ ملکی و غیر ملکی زرمبادلہ کا ذمہ دار ہے۔ لیکن اس کے علاہ ایک مرکزی کلیرنگ بنک بھی ہے وہ ۵ سیکنڈ ٹیر کمرشل بنک، ۱۰ مخصوص ترقیاتی بنکوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ فنانس ڈویلپمنٹ بنک نے ۱۹۸۵ء میں ۹ کمرشل بنک قائم کیے۔ ۱۹۸۷ء میں ریاستی ترقیاتی ادارہ بانڈز جاری کرنے کے لئے قائم ہوا۔ اس کے فرائض میں نجی نقائص کو دور کرنا بھی تھا۔ ۱۹۷۳ء میں ہنگری ین انٹرنیشنل ٹریڈ بنک لندن میں قائم ہوا۔ جب کہ ۱۹۸۰ء مں سنٹرل یورپین انٹرنیشنل بنک دارالحکومت میں قائم ہوا۔

پرچم

سرخ، سفید اور سبز تین متوازی پٹیاں

بحری و ہوائی راستے

بحری راستوں کی لمبائی ۱۶۸۸ء کلو میٹر ہے۔ ہنگرین شپنگ کمپنی کی ایمسٹرڈیم، الجزائر، بیروت، رجیکا میں ایجنسیاں ہیں۔ ہنگرین ایئر لائنز ہے۔ مالی وا کے ۲۴ ایئر کرافٹ اور ۴۱ پروازوں کے روٹ ہیں۔

شراب

ہنگری کی جھیل بالٹن کا شمالی ساحل اورٹو کاج رقبہ خاص طور پر شراب پیدا کرنے والے اضلاع ہیں۔

تعلیم

ہنگری میں ۶ تا ۱۶ سال کے بچوں کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ ہنگری میں چار یونیورسٹیاں بداپسٹ، پکس، ڈبرسین اور میں ہیں۔ جب کہ ۱۴ مخصوص یونیورسٹیاں ۶ ٹیکنیکل، ۴ میڈیکل، ۳ آرٹس اور ایک اکنامکس یونیورسٹی ہے۔

صحت

میڈیکل علاج مفت ہے۔ مریضوں کو دوائی کی لاگت کا ۱۵ فیصد ادا کرنا ہوتا ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۸ فیصد

مشہور صنعت

شراب، لوہے کا سامان، سائنسی آلات، ٹیکسٹائلز، میڈ سن

زرعی پیداوار

مکئی، آلو، چقندر، گندم، جو

قدرتی وسائل

تیل، قدرتی گیس، کوئلہ، خام لوہا، بکسائیٹ

مشہور اخبار

پیپلز فریڈم

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

محل وقوع

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کینیڈا اور میکسیو کے درمیان شمالی امریکہ پر مشتمل ہے مرکزی بحرالکاہل میں کینیڈا' ہوائی کے شمال مغرب تک الاسکا۔ متحدہ امریکہ ۳۰۵۲ میل مشرق میں بحراوقیانوس ساحل سے لے کر بحرالکاحل ساحل تک مغرب میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ دنیا کی چوتھی بڑی ریاست ہے۔ پہلے تین نمبر پر روس' کینیڈا اور چین ہیں اس کی آبادی اسے چین' ہندوستان اور روس کے بعد جوتھا بڑا گنجان ملک بناتی ہے حقیقی تیرہ کالونیاں تعمیر کی گئیں تھیں۔ جنہوں نے مشترکہ طور پر آزادی کا تاریخی اعلان (برطانوی حکمرانی سے) ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو کیا اور ۱۷۸۱ء میں ایک ڈھیلی ڈھالی فیڈریشن (وفاق) قائم کی پیرس کے معاہدہ کے ذریعہ انگلستان نے متحدہ ریاستوں کی آزادی کو قبول کر لیا۔

رقبہ و آبادی

امریکہ کا رقبہ ۳۶۱۵۱۲۲ مربع میل یا ۲۹۶۳۱۲۳ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی ۳۰۵۰۷۵۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

امریکہ کا دارالحکومت واشنگٹن ہے۔ نیویارک' کولمبس' شکاگو' سان جوز' سان اینٹونائے۔ فوئی نکس اور لٹل راک بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

زبان و کرنسی اور طرز حکومت

امریکہ کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ کرنسی ڈالر ہے جب کہ طرز حکومت صدارتی ہے۔ مذہب عیسائی ہے۔

درآمدات و برآمدات

مچھلی، کافی، پھل، سبزیاں، ادویات، مشینری، نقل و حمل کا سامان اور کاغذ درآمدات ہیں۔ گندم، مئی، کوئلہ اور پٹرولیم برآمدات شمار ہوتی ہیں۔

زراعت

آبادی کا تین فیصد یعنی چھ ملین لوگ زراعت پر گزارہ کرتے ہیں لیکن وہ اتنا اناج پیدا کرتے ہیں جو نہ صرف ساری قوم کے لئے کافی ہوتا ہے بلکہ ۴۰۴۸۰ ملین ڈالرج کی مالیت کا اناج برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ صرف ایک صدی بیشتر آبادی کا تین چوتھائی زراعت کے پیشہ سے وابستہ تھا۔

صنعت

امریکہ صنعت کے میدان میں دنیا کی راہنمائی کرتا ہے۔ ۱۹۷۷ء میں ۳۵۹۹۲۸ صنعتیں قائم کی گئیں تھیں۔ ان سے ۱۳ء۶ ملین لوگ روزگار حاصل کرتے تھے صرف سٹیل کی پیداوار ۱۱۱ ملین ٹن اور لوہے کی ۷۵ ملین ٹن تھی۔

ممبرشپ

امریکہ یو۔ این، ایس۔ اے۔ او، نیٹو، ڈی۔ سی۔ ای۔ او اور کولمبو پلان کا ممبر ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔

لائیو سٹاک

لائیو سٹاک امریکہ کا ایک اہم سیکٹر ہے۔

سینما گھر و اخبارات

۱۹۵۰ء سے امریکہ کے سینما گھروں میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ۱۹۸۴ء میں ان کی تعداد میں کمی ہونی شروع ہو گئی۔ ۱۹۷۱ء میں روزنامہ اخبارات شائع ہونا شروع ہوئے۔ ۳۳۹ صبح کے اخبارات تھے۔ ان کی سرکولیشن ۲۶۱۱۶۰۰۰ ہے اور ۱۴۲۵ شام کے اخبارات ہیں۔ ان کی سرکولیشن ۴۶۱۱۵۰۰۰ ہے۔ ۵۹۰ ہفتہ وار اخبارات کی سرکولیشن ۴۹٫۷ ملین ہے۔

بنک

دسمبر ۱۹۷۹ء میں امریکہ میں ۱۵۱۷۱ بنک تھے۔ جو خاص کر ڈپوزٹ کا کاروبار کرتے تھے۔ ان کے پاس ۲۴۱ ملین ڈالر کی رقوم تھیں۔ ان میں سے ۴۴۴۸ نیشنل بنک ہیں جو وفاقی حکومت کے تحت کام کرتے ہیں۔ باقی ریاستی قوانین پر عمل کرتے ہیں ملک میں ۱۲ وفاقی ریزرو بنک ہیں۔ یہ وفاقی ریزرو فنڈ کی پالیسی کو لاگو کرتے ہیں اور حلقہ تجارت کو کنٹرول کرنے کا اعلیٰ ادارہ بھی ہے۔

سڑکیں اور ہوائی اڈے

نقل و حمل کا نظام امریکہ میں ترقی کر چکا ہے۔ ۴ ملین میل لمبی سڑکیں ہیں۔ ان میں سے ۳ ملین ڈھکی ہوئی ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں تقریباً ۱۵۱ ملین لمبی گاڑیوں کا اندراج کیا گیا تھا۔ ان میں سے ۱۱۸ ملین آٹو موبائل لمبی گاڑیاں اور ۳۳ ملین ٹرک تھے۔ امریکہ میں ۱۴۴۳۱ زمینی ہوائی اڈے ہیں اور ۵۲۷ سی پلین نمبر ہوائی اڈے ہیں۔

کچھ دارالحکومت نیویارک کے متعلق

نیویارک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشرقی ساحل پر دریائے ہڈسن کے دہانے پر واقع ہے یہ ایک گنجان آباد صنعتی شہر ہے۔ یہ امریکہ کا سب سے بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ ہے۔ جگہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے چالیس چالیس منزلہ عمارتیں بنائی گئی ہیں۔ اس میں متعدد کارخانے ہیں جن میں ملبوسات' مکانوں کی آرائش و زیبائش اور روزمرہ استعمال کی چیزیں کافی مقدار میں تیار کی جاتی ہیں۔ اس شعبے میں دو لاکھ سے

زیادہ لوگ کام کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا عام پیشہ صنعت اور تجارت ہے۔ نیویارک میں ۸ لاکھ سے زائد افراد کا پیشہ تجارت ہے۔ قریباً اتنے ہی لوگ صنعتی شعبہ سے متعلق ہیں۔ اس شہر میں چھاپے خانے بھی بے شمار ہیں۔ جن میں کتابیں اور اخبارات چھپتے ہیں۔ سوا لاکھ سے زیادہ لوگ اس پیشہ سے وابستہ ہیں۔ یہاں تیل صاف کرنے کے بے شمار کارخانے ہیں۔ شہر کے بعض علاقوں میں اطالوی آباد ہیں۔ تو بعض میں یونانی بستے ہیں۔ نیویارک میں سیاہ فام لوگوں کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر مزدور ہیں اور کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ شہر کی سڑکیں بہت کشادہ ہیں اور خوبصورت ہیں۔ یہاں زمین دوز ریلیں بھی ہیں۔ صنعتی اور تجارتی شہر ہونے کی وجہ سے فی کس آمدنی زیادہ ہے۔ اسے دنیا کا امیر ترین شہر شمار کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کا صدر دفتر بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کے اجلاس بھی یہیں منعقد ہوتے ہیں۔

پرچم

سات سرخ اور چھ سفید پٹیاں متوازی چوتھی سرخ پٹی تک بائیں طرف نیلی مستطیل جس میں چھ اور پانچ ستاروں کے یکے بعد دیگرے پچاس ستارے بنے ہوئے ہیں ہر ستارہ ایک ریاست کو ظاہر کرتا ہے چھ ستاروں کی پانچ قطاریں ہیں اور پانچ ستاروں کی چار قطاریں ہیں۔

تعلیم

امریکہ میں ۱۷ سال تک کے بچوں کے لئے تعلیم مفت ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

جنگلات، سونا، چاندی، لوہا، جست، تانبہ، المونیم، پارہ، سیسہ، کوئلہ

مشہور صنعتیں

اسلحہ سازی، ادویات، موٹر گاڑیاں، فلمیں اور ہر قسم کی صنعتیں موجود ہیں۔

زرعی پیداوار

گندم، تمباکو، کپاس، چاول، مکئی، جوار، جو، سویابین، انگور

مشہور اخبارات

واشنگٹن پوسٹ، نیویارک ٹائمز، نیویارک ڈیلی نیوز، شکاگو ٹریبیون، نیویارک پوسٹ، دی سن، لاس اینجلز ٹائمز

نیوز ایجنسی

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ

مشہور ایئرپورٹ

جے ایف کینیڈی ایئرپورٹ نیویارک

مشہور ایئرلائنز

یونائیٹڈ ایئرلائنز۔ پان امریکن ایئرلائنز۔ ٹرانس ورلڈ ایئرویز

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو امریکہ میں دوسرے دن رات کا ایک بجتا ہے۔

قومی دن

۴ جولائی

پارلیمنٹ

کانگریس۔ (ایوان نمائندگان سینٹ)

مشہور سیاسی پارٹیاں

ڈیموکریٹک پارٹی۔ ری پبلکن پارٹی

مشہور لائبریری

کانگرس لائبریری

مشہور نہر

ہوسٹن (امریکہ) جس کی لمبائی تقریباً ۹۵ کلومیٹر ہے۔

مشہور سرنگ

نیوکا سکیڈ جس کی لمبائی تقریباً ۱۲ کلومیٹر ہے۔

مشہور بند

ہوور جس کی بلندی ۷۲۶ فٹ ہے۔

مشہور غار

فلنٹ رج کیو جس کی لمبائی ۷۳ میل ہے۔

متعلقات

کرہ ارض

کرہ ارض پر پانی کی مقدار خشکی سے کہیں زیادہ ہے۔ زمین کی سطح پر ۲۹ فیصد خشکی اور ۷۱ فیصد پانی ہے اس خشکی کا بڑا حصہ نصف کرہ شمالی میں ہے اور کم حصہ نصف کرہ جنوبی میں ہے۔ کرہ ارض پر خشکی کا رقبہ ۵۷۵۸۴۰۰۰ مربع میل ہے جبکہ پانی کا رقبہ ۱۳۹۳۵۶۰۰۰ مربع میل بنتا ہے۔ لیکن زمین کی سطح کا رقبہ ۱۹۶۹۴۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ جس کو جغرافیہ دانوں نے سات براعظموں اور ۵ بحروں میں تقسیم کیا ہے۔

براعظم

یہ خشکی کے بڑے بڑے قطعات ہوتے ہیں۔ ان براعظموں میں ایشیاء' یورپ' افریقہ' شمالی امریکہ' جنوبی امریکہ' آسٹریلیا اور انٹارکٹکا شامل ہیں۔ ایشیا' یورپ' شمالی امریکہ' افریقہ اور جنوبی امریکہ کے شمالی حصے شمالی نصف کرہ میں واقع ہیں۔ جب کہ افریقہ کا جنوبی امریکہ کا بیشتر حصہ آسٹریلیا اور انٹارکٹکا کے براعظم جنوبی نصف کرہ میں واقع ہیں۔ ان کا مختصر سا تعارف کروایا جاتا ہے۔

ایشیاء

براعظم ایشیاء دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ اس کے شمال میں بحر منجمد شمالی ہے۔ مشرق میں بحرالکاہل ہے۔ جب کہ جنوب میں بحرہند اور مغرب میں یورپ بحیرہ روم' بحیرہ احمر اور بحیرہ اسود ہیں۔ اس براعظم نے خشکی کا ایک تہائی حصہ گھیر رکھا ہے اور اس میں دنیا کے نصف سے زیادہ باشندے آباد ہیں۔ ایشیاء کے درمیانی حصہ میں

پہاڑوں کے کئی سلسلے کمان کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہی سلسلوں میں دنیا کی سب سے بڑی چوٹی مونٹ ایورسٹ ہے۔ اس بر عظم کی آبادی ۲ ارب ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اس میں تقریباً ۴۷ ممالک ہیں۔ جن میں رقبہ کے لحاظ سے چین سب سے بڑا ملک ہے جس کا رقبہ ۳۶۹۱۰۰۰ مربع میل ہے۔ رقبے کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ملک سنگاپور ہے۔ اس کا رقبہ ۲۲۴ مربع میل ہے۔ ایشیاء میں مندرجہ ذیل ممالک ہیں۔

سعودی عرب، شام، ترکی، کویت، متحدہ عرب امارات، لبنان، اردن، جنوبی یمن، شمالی یمن، قطر، ایران، عراق، بحرین، اومان، اسرائیل، فلسطین (مشرق وسطیٰ) چین، جاپان، فلپائن، منگولیا، شمالی کوریا، جنوبی کوریا (مشرق بعید) پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال، مالدیپ، سری لنکا، بھوٹان، (جنوبی ایشیا) انڈونیشیا، ہانگ کانگ، سنگاپور، ویت نام، برما، ملائیشیا، لاؤس، تھائی لینڈ اور کمپوچیا (جنوب مشرقی ایشیا) اس براعظم کا کل رقبہ ۱۷۰۰۲۰۰۰ مربع میل یا ۴۴۰۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

افریقہ

ایشیا کے بعد افریقہ کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ اس کا زیادہ حصہ شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ افریقہ کے مشرق میں بحر ہند، شمال میں بحیرہ روم اور مغرب میں بحراوقیانوس ہے۔ جنوب میں یہ بحر منجمد جنوبی سے ملتا ہے۔ اس کے شمالی حصوں کے تعلقات یورپ اور ایشیاء سے کئی صدیوں سے ہیں۔ اسی خطہ عظیم کو کبھی تاریک براعظم کہتے تھے۔ دنیا کا سب سے بڑا ریگستان صحرائے اعظم (صحارا) افریقہ میں ہے جو ۳۰ لاکھ مربع میل تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ۲۵ سے زیادہ آزاد مملکتوں پر مشتمل ہے جس میں رقبہ کے لحاظ سے سوڈان سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کا رقبہ ۹۶۷۴۹۱ مربع میل ہے جبکہ سب سے چھوٹا ملک کومورو جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ ۷۱۹ مربع میل ہے۔ افریقہ میں مندرجہ ذیل ممالک ہیں۔

لیبیا، سوڈان، مالی، تیونس، مصر، نائجیریا، نائجر، گھانا، مراکش، الجزائر، چاڈ، (شمالی افریقہ) زمبابوے، زائرے، انگولا، ملاوی، موریشس، مالاگاسی، موزنبیق، بوٹسوانا، کیمرون،

نمیبیا' (جنوبی افریقہ) یوگینڈا' کینیا' تنزانیہ' صومالیہ (مشرقی افریقہ) گیمبیا' موریطانیہ' کانگو' آئیوری کوسٹ' گنی' گنی بساؤ' سینی گال' گیبن' لائی بیریا' اپرولٹا اور سیرالیون (مغربی افریقہ) اس براعظم کا مجموعی رقبہ ۱۱۶۷۷۰۰۰ مربع میل یا ۲۹۴۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

جنوبی امریکہ

ماسوائے چند ممالک کے اس کا زیادہ حصہ جنوبی نصف کرہ میں واقع ہے اس کے شمال مشرق میں بحراوقیانوس' شمال میں بحیرہ کربٹن ہے۔ جب کہ مغرب میں بحرالکاہل اور جنوب میں بحر منجمد جنوبی ہے جہاں جنوبی امریکہ کا قریب ترین علاقہ پشا ایریناس (چلی) ہے۔ جنوبی امریکہ کے ممالک قریباً" یکساں رقبہ کے حامل ہیں۔ البتہ برازیل بلحاظ رقبہ سب سے بڑا ملک ہے۔ جنوبی امریکہ ۱۳ سے زائد ممالک پر مشتمل ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

برازیل' ارجنٹائن' ایکوڈور' بولیویا' بارباڈس' پیرو' پیراگوئے' چلی' سوری نام' کولمبیا' گویانا' گریناڈا اور وینزویلا۔ اس براعظم کا رقبہ ۱۸۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

شمالی امریکہ

شمالی امریکہ مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے جس کے جنوب مشرق میں بحراوقیانوس اور جنوب میں بحرہ کربٹن ہے۔ جب کہ مغرب میں بحرالکاہل اور شمال میں بحر منجمد شمالی ہے۔ شمالی امریکہ میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میکسیکو اور کینیڈا کے ممالک شامل ہیں۔ پانامہ' گوئٹے مالا' کیوبا' نکاراگوئے' جمیکا' ہیٹی' کوسٹاریکا ہونڈوراس اور برموڈا وسطی امریکہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ شمالی امریکہ کا سب سے بڑا ملک بلحاظ رقبہ امریکہ ہے۔ جس کا رقبہ ۳۶۱۵۱۲۳ مربع میل ہے۔ اس کی تقریباً" ۵۲ ریاستیں ہیں۔ برموڈا سب سے ملک ہے۔ جس کا رقبہ ۲۰ مربع میل ہے۔

امریکہ' کولمبس نے ۱۴۹۸ء میں دریافت کیا کہا جاتا ہے کہ اس کا ایک دوست امریگو دیو سپوسی تھا۔ اسی نام کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ۱۵۰۷ میں مارٹن ولڈسی نے اسے امریکہ کا نام دیا۔ یہ شمالی امریکہ' جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ پر مشتمل تھا۔

یورپ

براعظم یورپ شمالی نصف کرہ میں شامل ہے جس کے شمال میں بحر منجمد شمالی جنوب میں بحیرہ روم اور مغرب میں شمالی بحراوقیانوس واقع ہے۔ مشرق میں بحیرہ اسود اور روس ہے۔ اس میں قریباً" ۳۱ ممالک شامل ہیں جن میں روس سب سے بڑا ملک ہے۔

رقبہ کے لحاظ سے یہ براعظم یورپ کا ہی نہیں پوری دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کی سرحد ۱۳ ممالک سے ملتی ہے۔ اس کا رقبہ ۸۶۴۹۴۹۰ مربع میل ہے جب کہ سب سے چھوٹا ملک د-ٹیکن سٹی اسٹیٹ ہے۔ اس کا رقبہ ۱۰۸٫۷ ایکڑ ہے۔ یہ رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس براعظم کے دیگر ممالک درج ذیل ہیں۔

برطانیہ، ہالینڈ، بیلجیم، سویڈن، روس، ناروے، فرانس، بلغاریہ، ڈنمارک، لکسمبرگ، اسپین، رومانیہ، آئرلینڈ، فن لینڈ، پولینڈ، سو-ٹزرلینڈ، جرمنی، یونان، ہنگری، یوگوسلاویہ، چیکوسلواکیہ، آسٹریا، ویٹیکن اسٹیٹ، مناکو، مالٹا، اٹلی، قبرض، البانیہ، پرتگال، انڈورا، اور لیسوتھو۔ اس براعظم کا رقبہ ۹۷۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

آسٹریلیا

آسٹریلیا کو خوش بخت زمین کہا جاتا ہے۔ آسٹریاواوشیانا کے شمال مشرق میں بحرالکاہل شمال میں بحیرہ آرا فورا ہے۔ جب کہ مغرب میں بحر ہند اور جنوب میں بحر منجمد جنوبی واقع ہے۔ اس میں ۱۵۶ سے زیادہ ممالک ہیں۔ ان میں ۳۱ ممالک ایسے ہیں جن کے سربراہ مسلم ہیں۔ ۹ ممالک ایسے ہیں جو اسلامی ممالک ہیں مگر ان کے سربراہ غیر مسلم ہیں۔ ۵۵ ممالک میں مسلمانوں کا تناسب کم ہے۔ نیوزی لینڈ میں سب سے کم مسلمانوں کا تناسب ۰٫۰۶ فیصد ہے جو دنیا میں سب سے کم ہے۔ اس براعظم کے چند ممالک یہ ہیں۔

نیوزی لینڈ، فجی، ٹونگو، پاپوا نیوگنی، ناؤرو اور سیموا۔

انٹارکٹکا

اس کا رقبہ ۵۲۵۰۰۰۰ مربع میل یا ۱۳۸۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

دنیا کے بڑے جزائر

گرین لینڈ

شمالی بحراوقیانوس یا بحر منجمد شمالی میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ ۸۳۹۷۸۲ مربع میل ہے۔ یہ ڈنمارک کی حکومت کی زیر نگرانی ہے۔ اس کے مغرب میں کینیڈا کے جزائر اور خلیج بیفن ہے۔ مشرق میں جزیرہ آئس لینڈ ہے۔ گوتھاب' کرسچن شاپ' پیری لینڈ' سیڈپراون اور ڈسکو مشہور مقامات ہیں۔

نیوگنی

انڈونیشیا کی ایک ریاست ہے۔ یہ بحرالکاہل کے جنوب مغرب اور بحیرہ آرا فورا کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ ۳۱۲۳۲۹ مربع میل ہے۔ مورسی بندرگاہ سلاماوا اور میدنگ اس کے اہم شہر ہیں۔

بورنیو

یہ بھی انڈونیشیا کی ایک ریاست ہے جو بحرہند میں خلیج جنوبی چین میں واقع ہے اس کے شمال میں آبنائے بلابک ہے۔ جب کہ مشرق میں انڈونیشیا کے ہی جزائر ہیں۔ اس کا کل رقبہ ۲۹۰۰۱۲ مربع میل ہے۔

مالاگاسی (مڈغاسکر)

اب یہ ایک آزاد مملکت ہے جو جنوبی نصف کرہ میں واقع ہے جنوب مشرقی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ہے۔ مغرب میں آبنائے موزنبیق ہے۔ شمال مشرق میں بحرہند اور جنوب میں جنوبی بحرہند ہے۔

مالاگاسی کے مشرقی حصہ میں انتاناناریو' تماتیو اور منانجری اہم مقامات ہیں مالاگاسی کا رقبہ ۲۷۷۳۷ مربع میل ہے۔

سماٹرا

انڈونیشیا کا ایک حصہ ہے۔ بحرہند کے شمال اور مشرق میں واقع ہے جب کہ جنوب اور مغرب میں بھی بحرہند ہے۔ اس کے اردگر چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں شمال میں ملائیشیا اور سنگاپور ہے۔ کنزاجا' میدا اور پیڈنگ اہم شہر ہیں۔ اس کا رقبہ ۱۲۳۱۴۵ مربع میل ہے۔

بیفن

یہ بحر منجمد شمالی میں واقع ہے۔ کینیڈا کا حصہ ہے۔ اس کے شمال مشرق میں خلیج بیفن اور مشرق میں آبنائے ڈیوس ہے۔ جنوب میں آبنائے ہڈسن ہے میلویل پن' فوکس پن اور سوتھا پٹن اس کے مشہور شہر ہیں۔ جزیرہ بیفن کا رقبہ ۲۰۱۶۰۰ مربع میل ہے۔

برطانیہ عظمیٰ

یہ جزیرہ انگلینڈ' سکاٹ لینڈ اور ویلز پر مشتمل ہے اور براعظم یورپ میں شمالی بحراوقیانوس میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۸۱۴۰ مربع میل ہے۔

جاوا

انڈونیشیا کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کے جنوب اور مغرب میں بحرہند ہے اور مشرق میں چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں۔ جکارتہ (دارالحکومت انڈونیشیا) بنڈونگ' سرابجا اور سمارنگ اس کے مشہور اور اہم شہر ہیں۔ اس کا رقبہ ۴۸۷۶۳ مربع میل ہے۔

آئیرلینڈ

بحراوقیانوس کے شمال میں واقع ہے۔ ڈبلن دارالحکومت ہے۔ اس کے مشرق میں برطانیہ کی عظیم مملکت ہے۔ اس کا رقبہ ۳۱۸۳۹ مربع میل ہے۔

آئس لینڈ

آئس لینڈ بحراوقیانوس کے شمال میں واقع ہے۔ شمال میں یہ بحر منجمند شمالی کے

قریب ہے اور رکجارک اس کا اہم مقام ہے آئس لینڈ کا رقبہ ۳۹۶۹۸ مربع میل ہے۔

بحر

بہت بڑے سمندر کو بحر کہتے ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے سمندر ۵ ہیں۔

بحرالکاہل

یہ دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ اس کے مشرق میں شمالی امریکہ و جنوبی امریکہ ہے۔ جب کہ مغرب میں آسٹریلیا اور ایشیاء کے براعظم واقع ہیں۔ اس کا ساحل زیادہ کٹا پھٹا نہیں۔ اس قسم کا ساحل عام طور پر فعال بندرگاہوں کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ لہٰذا بحرالکاہل میں تجارت بھی زیادہ نہیں ہوتی بحرالکاہل کی اوسط گہرائی سوا چھ کلو میٹر ہے۔ سب سے گہری کھائی جزائر فلپائن کے قریب ہے۔ یہاں اس کی گہرائی قریباً" ۱۱ کلومیٹر ہے۔ بحرالکاہل کا رقبہ ۱۶۴۰۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

بحراوقیانوس

یہ دنیا کا دوسرا بڑا سمندر ہے۔ اس سمندر کے مشرق میں براعظم افریقہ اور مغرب میں شمالی امریکہ و جنوبی امریکہ کے براعظم واقع ہیں۔ اس کا ساحل کٹا پھٹا ہے۔ اس قسم کا ساحل بندرگاہوں کے لئے نہایت موزوں ہوتا ہے چنانچہ اس کے ساحل پر نہایت عمدہ بندرگاہیں بنائی گئی ہیں۔ اس سمندر میں دنیا کے تمام سمندروں سے زیادہ تجارت ہوتی ہے۔ اس کی شکل انگریزی زبان کے حرف (S) سے ملتی جلتی ہے۔ نہرپاناما کے ذریعے یہ بحرالکاہل سے ملا ہوا ہے۔ اس سمندر کی اوسط گہرائی قریباً" ۲ ۱/۲ ۳ کلومیٹر ہے۔ بحراوقیانوس کا رقبہ ۸۰۶۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

بحرہند

یہ سمندر براعظم ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے۔ بحرہند کے مغرب میں براعظم افریقہ کا مشرقی ساحل اور مشرق میں آسٹریلیا کا براعظم واقع ہے۔ نہرسویز بحیرہ احمر کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے۔ جس سے ایشیائی ممالک کا یورپ کی طرف راستہ کم ہو جاتا ہے۔

اس سمند میں تجارت بہت ہوتی ہے۔ اس سمندر کی اوسط گہرائی سوا تین کلومیٹر سے کچھ زیادہ ہے۔ بحرہند کا رقبہ ۷۲۰۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

بحر منجمد شمالی

یہ سمندر ایشیاء یورپ اور شمالی امریکہ کے براعظموں کے شمال میں قطب شمالی کے اردگرد واقع ہے۔ یہ سرد پانی کا سمندر ہے۔ سخت سردی کی وجہ سے یہ سمندر سال میں نو ماہ کے قریب منجمد رہتا ہے۔ یہیں پر روس کا سرد ترین علاقہ سائبیریا ہے۔ اس سمندر میں تجارت کے امکان بہت کم ہیں۔ بحر منجمد کا رقبہ ۱۴۸۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

بحر منجمد جنوبی

یہ سمندر قطب جنوبی کے گرد واقع ہے۔ جنوبی امریکہ اس کے قریب ترین ہے۔ یہ بھی بحر منجمد شمالی کی طرح سرد پانی کا سمندر ہے۔ سخت سردی کی وجہ سے یہ سمندر سال کے بیشتر حصہ میں منجمد رہتا ہے لہٰذا تجارت کے لئے موزوں نہیں۔

بحیرہ

بحیرہ نسبتاً" چھوٹا سمندر ہوتا ہے۔ یہ بحر ہی سے منسلک ہوتا ہے۔

بحیرہ روم

دنیا کا سب سے بڑا بحیرہ روم ہے۔ یہ قریباً" ۱۱۴۵ مربع میل لمبا ہے اس کے شمال میں یورپی ممالک ہیں۔ مشرق میں یہ ایشیائی ممالک سے ملا ہوا ہے۔ اس کے جنوب میں شمالی افریقہ کے ممالک اور مغرب میں آبنائے جبرالٹر ہے۔ یہ اکثر طوفانوں کا شکار رہتا ہے۔ بحیرہ روم پر الجزیرہ، تیونس بن غازی (شمالی افریقہ) اور روم، مارسیلز (جنوبی یورپ) کی بندرگاہیں ہیں۔

بحیرہ احمر

یہ کم چوڑا سمندر مغرب میں مشرقی افریقہ کے ممالک مصر، سوڈان، اریٹیا، ایتھوپیا

اور جبوتی سے ملتا ہے۔ مشرق میں سعودی عرب کی وسیع مملکت اور شمالی و جنوبی یمن ہے۔ اس کے شمالی میں سمندر کی بجائے خشکی کا علاقہ ہے جب کہ جنوب میں خلیج عدن کے ذریعے یہ بحیرہ عرب سے ملا ہوا ہے۔ عدن، سواکن اور سوڈان اس بحیرہ کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

بحیرہ عرب

جنوب میں یہ بحیرہ ہند، سکوٹرا اور لکادیپ کے جزائرے سے منسلک ہے۔ اس کے شمال میں پاکستان، اومان اور خلیج عرب کے ممالک ہیں۔ مشرق میں بھارت اور مغرب میں مشرق سطیٰ کے ممالک اور خلیج عدن ہے۔ اس کا شمار دنیا کے بڑے بحیروں میں ہوتا ہے۔ بحیرہ عرب پر کراچی، گوا اور دامان کی بندرگاہیں ہیں۔

بحیرہ اسود

اس کے بیشتر حصے کو خشکی نے گھیر رکھا ہے۔ مغرب میں یہ بحیرہ روم اور چند یورپی ممالک سے ملتا ہے۔ اس کے جنوب میں ترکی اور شمال اور مشرق میں روس ہے۔ اس پر اودیسا (روس) باطومی اور استنبول (ترکی) کی مشہور بندرگاہیں ہیں۔

اسلامی جمہوریہ چیچنیا

اسلامی جمہوریہ چیچنیا دیو مالائی پہاڑی سلسلے کوہ قاف کے شمال میں واقع ہے تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چیچن حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں ان کے بقول طوفان نوح کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا کیشیا کے پہاڑوں پر ٹھہری تھی۔ چیچنز کی زبان دنیا کی قدیم ترین زبان ہے جو دنیا کے کسی اور حصے میں نہیں بولی جاتی یہ زبان تصویری شکل میں لکھی جاتی ہے چیچنیا قدرتی وسائل سے مالامال ملک ہے یہاں پہاڑوں پر بڑی تعداد میں جنگلات موجود ہیں جنگلات میں پائے جانے والے درختوں میں خاص طور پر شاہ بلوط کے درخت شامل ہیں اس علاقے میں بہت سی خوبصورت جھیلیں بھی موجود ہیں جگہ جگہ آبی ذخائر موجود ہیں بجلی مفت مہیا کی جاتی ہے۔ بجلی کی پیداوار اس کی طلب سے کہیں زیادہ ہے۔

معدنی تیل کے وسیع ذخائر یہاں پر پائے جاتے ہیں معیشیت کا زیادہ تر انحصار تیل پر ہے زیادہ تر تیل دارالحکومت گروزنی اور سنزا کے درمیانی علاقہ سے نکالا جاتا ہے اس علاقہ میں موجود آئل فیلڈز سے حاصل ہونے والے تیل سے سابقہ سوویت یونین کی ضروریات کا ایک حصہ پورا ہوتا تھا زیادہ تر ریفائنزیاں گروزنی میں واقع ہیں۔ اسلامی جمہوریہ چیچنیا میں لوگ اعلیٰ نسل کے گھوڑے بھی پالتے ہیں جب کہ بہت سے لوگ بھیڑوں کی افزائش کرکے اپنی روزی کماتے ہیں جنگلی جانوروں میں سے یہاں پر سرخ ہرن، ریچھ اور لومڑ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ چیچنیا کبھی بھی روس کا حصہ نہیں رہا بلکہ روس نے اس پر اپنا غاصبانہ قبضہ کیا ہوا تھا یکم نومبر ۱۹۹۱ء میں اسلامی جمہوریہ چیچنیا نے آزادی کا اعلان کیا سابق جنرل جوہر داؤدوف نے قرآن مجید پر صدارت کا حلف اٹھایا اور اس بات کا عہد کیا کہ وہ اپنے دین اور اپنی زمین کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے دسمبر ۱۹۹۴ء میں روس کے صدر بورس یلسن کے حکم سے روسی افواج نے چیچنیا پر حملہ کر دیا چیچنیا کے جانباز مسلمانوں نے اپنے بہادر اور دلیر صدر سابقہ کراٹے چیمپئن پائلٹ اور جنرل جوہرداؤدوف کی قیادت میں اپنی آزادی کی زبردست جنگ لڑی اور روس کے عزائم کو خاک میں ملا دینے کے لئے کوئی دقیقہ

فروگذاشت نہ کیا اسی جنگ کے دوران جنرل داؤدوف نے قرآن پاک پر اٹھائے گئے اپنے حلف و عہد کو نبھایا۔ پھر چیچنیا کے جانبازوں کی قیادت سلیم خان نے سنبھالی اور انہوں نے بھی اس بات کا بھرپور انداز میں عہد کیاکہ اپنے ملک کی آزادی کا دفاع کرنے میں اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کریں گے۔

رقبہ

(انگوشیا کو ملا کر) ۷۴۵۰ مربع میل۔

آبادی

۱۲۱۷۰۰۰ (۱۹۹۶ء میں)

دارالحکومت

گروزنی

مشہور شہر

گروزنی، سنزا

مذہب

اسلام

زرعی پیداوار

انگور، گندم، سورج مکھی، سیب، مکئی، تمباکو

قدرتی وسائل

تیل، قدرتی گیس، کوئلہ، جنگلات

لائیوسٹاک

گھوڑے، ہرن، ریچھ۔

فلنٹ رج کیو جس کی لمبائی ۳۷ میل ہے۔

بوسنیا ہرزیگوینا

محل وقوع

بوسنیا ہرزیگوینا کے مشرق میں سربیا واقع ہے جب کہ جنوب مشرق میں مانٹی نیگروری پبلکس واقع ہے اس کے شمال مغرب میں کروشیا واقع ہے یہ ملک چاروں اطراف سے خشکی میں گھرا ہوا ہے البتہ بیس کلومیٹر لمبی ایک ساحلی پٹی اس کے ساتھ ملحق ہے۔ مگر اس پر بھی کوئی بندرگاہ نہیں ہے ۱۸۸۷ء میں آسٹریا نے بوسنیا پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد یوگوسلاویہ نے انیسویں صدی عیسوی میں اسے آزاد کر کے یوگوسلاویہ کا حصہ بنا لیا۔ سولہ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو بوسنیا کی پارلیمنٹ نے یوگوسلاویہ سے آزادی کے حق میں اپنے فیصلے کا اعلان کیا پھر ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء کو بوسنیا میں آزادی کے معاملے پر ریفرنڈم ہوا اس کے بعد یکم مارچ ۱۹۹۲ء کو اسے آزادی اور خود مختاری حاصل ہوئی۔ بوسنیا کا دارالحکومت ساراجیو چار ہزار فٹ بلند پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔

رقبہ و آبادی

بوسنیا ہرزیگوینا کا رقبہ ۵۱۱۱۹ مربع کلومیٹر ہے جب کہ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۴۵۲۱۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

بوسنیا کا دارالحکومت ساراجیو ہے جب کہ مشہور شہر ساراجیو، کوخاک، نونی، گوراذز جاجکے، برکو، موسٹر، ر۔نیکا اور بوسانسکی ہیں۔

زبان اور طرز حکومت

بوسنیا کی سرکاری زبان سربو کروشین ہے۔ جب کہ طرز حکومت جمہوری ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۵ فیصد

ایئرپورٹس

اس وقت بوسنیا میں دو ایئرپورٹ موجود ہیں۔

یونیورسٹی

بوسنیا میں اس وقت پانچ یونیورسٹیاں ہیں۔

میڈیا

بوسنیا میں ایک ٹیلی ویژن اسٹیشن اور ایک ریڈیو اسٹیشن ہے۔

قدرتی وسائل

باکسائیٹ' ایسبسٹاس' کوئلہ' لگنائیٹ جنگلات

زرعی پیداوار

گندم' تمباکو' چنے' پھل

مشہور صنعتیں

مشینری سازی' کیمیکلز کے کارخانے

مذہب

ملک کا بڑا مذہب اسلام ہے کیونکہ یہاں پر مسلمانوں کی اکثریت ہے جب کہ اقلیتوں کی تعداد دس فیصد ہے۔

ممبرشپ

بوسنیا ہرزیگوینیا کو یورپی برادری نے سولہ اپریل ۱۹۹۲ء میں اپنا رکن بنالیا جب کہ

۲۴ اپریل ۱۹۹۲ کو بوسنیا اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

سربیا

محل وقوع

سربیا کے شمال مغرب میں کروشیا شمال میں ہنگری شمال مشرق میں رومانیہ 'مشرق میں بلغاریہ' جنوب میں مقدونیہ' مغرب میں بوسنیا ہرزیگونیا' البانیہ اور مانٹی نیگرو واقع ہیں۔ سربیا یوگوسلاویہ کی سب سے بڑی ری پبلک تھی اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ ۱۳89ء میں ترکوں نے سربیا پر قبضہ کر لیا تھا پھر اس کے بعد ۱۸۰۴ء اور ۱۸۱۵ء کے انقلابات کے نتیجہ میں سربیا نے ترکی سے وسیع خود مختاری حاصل کر لی مکمل طور پر پہلی دفعہ ۱۸۷۸ء میں سربیا کو آزادی حاصل ہوئی ۱۸۸۱ء میں سربیا کے شہزادے نے بادشاہ کا نام اختیار کیا ۱۹۸۹ء میں سلووینیا کی قانون ساز اسمبلی نے یوگوسلاویہ سے ری پبلک سربیا کی علیحدگی کا اختیار دیا۔

رقبہ و آبادی

سربیا کا رقبہ ۸۸۰۰۰۳۶ مربع کلومیٹر ہے جب کہ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۹۴۲۷۰۰۰ ہے۔

مذہب

عیسائیت

زبان

سربین

زرعی پیداوار

پھل، تمباکو

قدرتی وسائل

جنگلات، کوئلہ، لوہا۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۴ فیصد

ازبکستان

محل وقوع

ازبکستان کی سرحدیں جنوب مشرق میں کرغیزیا اور تاجکستان' شمال مشرق میں قازقستان اور مغرب میں ترکمانستان سے ملتی ہیں یہ ملک سوویت یونین کے جنوب میں واقع ہے۔ مشہور شہنشاہ ظہیر الدین بابر اسی ملک کا رہنے والا تھا آٹھویں صدی عیسوی میں عربوں نے اس علاقہ پر قبضہ کیا تھا ۱۸۷۵ء میں روس اس پر قابض ہو گیا اور پھر ۱۹۲۴ء میں روس نے اسے اپنا حصہ بنا لیا ۱۹۲۴ء سے پہلے موجودہ ازبکستان' ترکمانیہ تاجکستان' قازقستان اور کرغیزیا پر مشتمل تھا اور اس کا نام ترکستان تھا موجودہ ازبکستان میں پانچ فیصد تاتاری اور چار فیصد تاجک آباد ہیں جب کہ روسی گیارہ فیصد اور ازبک اسی فیصد ہیں۔ ازبکستان کی ساٹھ فیصد آبادی دیہات اور چالیس فیصد شہروں میں رہتی ہے۔ ۱۹۹۱ء میں جب روسی ریاستوں نے روس سے علیحدگی کا اعلان کرنا شروع کیا تو ازبکستان نے بھی روس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

رقبہ و آبادی

ازبکستان کا رقبہ ۴۴۷۴۰۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۱۵۰'۸۴۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

ازبکستان کا دارالحکومت تاشقند ہے جب کہ مشہور شہر تاشقند' بخارا' سمرقند' فرغانہ' خیوا' قوقند ہیں۔

زبان اور طرز حکومت

ازبکستان میں ازبک زبان بولی جاتی ہے جب کہ دیگر بے شمار علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں طرز حکومت جمہوری ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

مشہور زرعی پیداوار

گندم، پھل، سبزیاں، کپاس، ریشم، چاول

قدرتی وسائل

قدرتی گیس، تیل، نمک، سنگ مرمر، سونا، گندھک، کوئلہ، فاسفورائٹ، جست، چونے کا پتھر، تانبہ، سیسہ

مشہور صنعتیں

لوہے اور فولاد کی صنعتیں، کیمیکلز اور ٹریکٹر سازی۔

ممبرشپ

ازبکستان نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ کرغیزستان

کرغیزستان، ازبکستان اور قازقستان کے درمیان واقع ایک سرسبزو شاداب ملک ہے اس کے چاروں طرف برف پوش چوٹیاں ہیں اس کی سرحدیں ازبکستان، قازقستان، چین اور تاجکستان سے ملتی ہیں کرغیزستان کے شمال مشرق میں قازقستان جب کہ جنوب مشرق میں چین واقع ہے جنوب میں تاجکستان اور جنوب مغرب میں ازبکستان واقع ہے۔ اس ملک نے ۱۹۹۰ء میں روس سے علیحدگی اختیار کی یہاں پر نوے فیصد مسلمان آباد ہیں یہ سرسبز و شاداب وادیوں کی سرزمین ہے یہاں پر گھوڑوں اور بھیڑبکریوں کی افزائش بہت زیادہ ہوتی ہے اس کے علاوہ یہ ملک معدنیات کی دولت سے بھی مالا مال ہے کہا جاتا ہے کہ کرغیزیا خانہ بدوش قبائل کی سرزمین رہا ہے۔

رقبہ و آبادی

کرغیزستان کا رقبہ ۷۶۶۰۰ مربع میل ہے جب کہ ۱۹۹۶ء میں آبادی ۴۰۱۳۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

کرغیزستان کا دارالحکومت فرائزے ہے جب کہ مشہور شہر فرائزے، .شکیک اور ایسک کل ہیں۔

سرکاری زبان

کرغیزی

مذہب

اسلام

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

طرز حکومت

جمہوری

مشہور زرعی پیداوار

پھل، سبزیاں، تمباکو، گندم، کپاس۔

قدرتی وسائل

گرینائیٹ، سنگ مرمر، جپسم، پارہ، جست، ٹنگسٹن۔

مشہور صنعتیں

آلات سازی، چمڑہ سازی، ٹیکسٹائلز، انجینئرنگ کا سامان۔

ممبر شپ

کرغیزستان نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ تاجکستان

محل وقوع

تاجکستان کی مشرقی سرحدیں عوامی جمہوریہ چین سے ملتی ہیں جب کہ جنوبی سرحدیں افغانستان سے ملتی ہیں اس کے شمال میں کرغیزیا اور مغرب میں ازبکستان واقع ہے۔ تاجکستان اور پاکستان کے درمیان واخان کا علاقہ واقع ہے۔ اس ملک کی آب وہوا گرم اور خشک ہے اسے ۱۹۲۹ء میں سوویت یونین میں شامل کیا گیا تھا تاجکستان میں اسی فیصد مسلمان آباد ہیں اس کو ۱۹۲۹ء میں جمہوریہ کا درجہ دیا گیا تھا کہا جاتا ہے کہ اس ریاست کے باشندے ایران سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے اس ملک کا رقبہ بحیرہ کیسپئن اور کوہستان الطائی کے درمیان پھیلا ہوا ہے یہاں کی ۶۴ فیصد آبادی دیہاتوں میں اور ۳۶ فیصد شہروں میں رہتی ہے تاجکستان ایک صنعتی ملک ہے اور اس میں کم از کم چار سو سے زائد صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں ۱۹۹۱ء میں اس نے روس سے علیحدگی اختیار کی۔

رقبہ و آبادی

تاجکستان کا رقبہ ۵۵ ہزار انیس مربع میل ہے جب کہ (۱۹۹۶ء میں) آبادی ۶۰۲۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

تاجکستان کے دارالحکومت کا نام دوشانبے ہے جب کہ مشہور شہر دوشانبے اور خوژند ہیں۔

سرکاری زبان

تاجکستان کی سرکاری زبان تاجک ہے مگر دارالحکومت دوشانبے میں زیادہ تر فارسی بولی جاتی ہے۔

طرز حکومت

جمہوری

مذہب

اسلام

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

مشہور زرعی پیداوار

پھل، سبزیاں، اناج، کپاس۔

قدرتی وسائل

سیسہ، جست، لوہا، پارہ، ٹن

مشہور صنعتیں

ٹریکٹر سازی، مشینری تیار کرنا، سوتی اور ریشمی کپڑا تیار کرنا۔

مشہور دستکاریاں

زیورات، قالین بانی، کشیدہ کاری، جفت سازی۔

ممبرشپ

تاجکستان نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ آذربائیجان

جمہوریہ آذربائیجان بحیرہ کیپسٹن کے ساحل پر واقع ہے اس کے شمال میں روس اور شمال مغرب میں جارجیا واقع ہے جب کہ اس کے جنوب میں ایران اور ترکی اور جنوب مغرب میں آرمینیا واقع ہے آذربائیجان میں زیادہ تر آرمینیائی اور ترکی نسل کے لوگ آباد ہیں اس میں نگورنو قراباخ آرمینیائی عیسائیوں کا علاقہ ہے اور اسے ۱۹۲۳ء میں آذربائیجان میں شامل کیا گیا تھا انیسویں صدی کے آغاز میں آذربائیجان کو روس نے ایران سے حاصل کیا تھا مگر اس نے ۱۹۱۸ء میں روس سے آزادی حاصل کرلی تھوڑی ہی مدت کے بعد آذربائیجان کو ٹرانس کاکیشیا کا حصہ بنا دیا گیا پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ آذربائیجان کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ایران اور روس کا حصہ بنا دیا گیا اس کے بعد روس نے مکمل طور پر اس پر قبضہ کرکے اپنے ساتھ ملا لیا ۱۹۹۱ء میں اس ریاست نے بھی روس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔

رقبہ و آبادی

آذربائیجان کا رقبہ ۸۶ ہزار مربع کلومیٹر ہے ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۷۰۴۹۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

آذربائیجان کا دارالحکومت باکو ہے جب کہ مشہور شہر باکو، لاچن اور گیانداڑا ہیں۔

مذہب

آذربائیجان میں ۸۷ فیصد مسلمان آباد ہیں جب کہ اقلیتیں بھی موجود ہیں شیعہ

مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

زبان

سرکاری زبان آذربائیجانی ہے جب کہ ترکی اور فارسی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

آب وہوا

ملک کی آب وہوا گرم ہے۔

زرعی پیداوار

کپاس، تمباکو، گندم، انگور، چاول۔

مشہور صنعتیں

تیل کی صنعت، سیمنٹ کے کارخانے۔

ممبر شپ

آذربائیجان نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ آرمینیا

جمہوریہ آرمینیا براعظم ایشیا میں واقع ہے اس ملک کی سرحدیں مشرق میں آذربائیجان، مغرب میں ایران، شمال میں جارجیا اور جنوب میں ترکی سے ملتی ہیں یہ ملک ایسے مقام پر واقع ہے کہ یہ یورپ اور ایشیا کو باہم تقسیم کرتا ہے ۱۹۹۱ء میں آرمینیا نے روس سے علیحدگی اختیار کی۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ آرمینیا کا رقبہ ۲۹۸۰۰ مربع کلومیٹر ہے جبکہ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۳۵۸۶۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ آرمینیا کا دارالحکومت میری دان ہے جبکہ مشہور شہر میری دان، کومیری اور ڈی لاگن ہیں۔

زبان

آرمینیائی

مذہب

عیسائیت

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

مشہور زرعی پیداوار

پھل، سبزیاں، تمباکو، کپاس

قدرتی وسائل

سونا، چاندی، سنگ مرمر، تانبہ، لوہا

مشہور صنعتیں

الیکٹرانکس، جفت سازی، ربڑ کا سامان، کھاد کے کارخانے

ممبر شپ

جمہوریہ آرمینیا نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ جارجیا

جمہوریہ جارجیا زمانہ قدیم میں ایک عیسائی سلطنت تھی اس پر تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں ایرانی بادشاہوں کی حکومت تھی اٹھارہویں صدی عیسوی میں اس پر روس نے قبضہ کر لیا ۱۹۱۷ء میں اس ریاست کو آزادی حاصل ہوئی مگر ۱۹۲۱ء میں اسے سوویت یونین کا حصہ بنا دیا گیا دیگر روسی ریاستوں کی طرح جارجیا نے بھی ۱۹۹۱ء میں روس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اس ملک کی سرحدیں شمال اور جنوب مشرق میں روس، آذربائیجان اور آرمینیا سے ملتی ہیں جبکہ جنوب میں اس کی سرحدیں ترکی اور مغرب میں بحیرۂ اسود سے ملتی ہیں۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ جارجیا کا رقبہ ۶۹۷۰۰ مربع کلومیٹر ہے جبکہ اس ملک کی آبادی ۱۹۹۶ء میں ۵۶۳۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ جارجیا کا دارالحکومت طبلیسی ہے جبکہ مشہور شہر طبلیسی اور در گیسٹی، کھاراگلی، سیناکی، کھونی اور مرٹ ولی ہیں۔

مذہب

عیسائیت

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

زبان و طرز حکومت

جمہوریہ جارجیا کی زبان جارجیائی ہے اور طرز حکومت جمہوری ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

پھل، سبزیاں، ریشم، تمباکو، چائے، گندم

قدرتی وسائل

سونا، کوئلہ، لوہا

مشہور صنعتیں

دھاتی سامان، پن بجلی، گاڑیاں بنانا

ممبرشپ

جمہوریہ جارجیا نے جولائی ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ کروشیا

جمہوریہ کروشیا پر ساتویں عیسوی میں رومنوں نے قبضہ کر لیا تھا جبکہ نویں صدی عیسوی میں یہاں کے بہت سے قدیم قبائل نے رومن کیتھولک مذہب اختیار کر لیا تاریخ کے مختلف ادوار میں اس ملک پر ترکی، فرانس اور آسٹریا کا قبضہ رہا اس کے بعد اس علاقہ کو ہنگری کی یونین میں شامل کر دیا گیا ۱۹۰۱ میں یہاں کے بادشاہوں نے ہنگری کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا تھا اور پھر پہلی جنگ عظیم تک کروشیا ہنگرین اقتدار کے ماتحت رہا اس کے بعد ۱۹۱۸ء میں سربیا کے اتحاد میں شامل کر دیا گیا دوسری جنگ عظیم کے بعد اس پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ۱۹۴۶ء میں یوگوسلاویہ نے اسے اپنی ریاست بنا لیا۔ کروشیا کے شمال میں ہنگری مغرب میں سلووینیا اور مشرق میں سربیا اور بوسنیا ہرزیگوینا ہے۔ اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق کروشیا میں کروٹس افراد کی تعداد ۳۵ لاکھ کے قریب ہے یہ کروٹس باشندے چھٹی صدی عیسوی میں کروشیا میں آکر آباد ہوئے تھے کروشیا میں سرب باشندوں کی تعداد تقریباً چھ لاکھ ہے اپریل ۱۹۹۰ء کو کروشیا میں یوگوسلاویہ سے وسیع تر خود مختاری حاصل کرنے کی غرض سے انتخابات ہوئے اس کے بعد کروشیا کی پارلیمنٹ نے جون ۱۹۹۱ء میں آزادی کی قرارداد پاس کی اور اپریل ۱۹۹۲ء میں آزادی حاصل کی۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ کروشیا کا رقبہ ۵۶۵۳۸ مربع کلومیٹر ہے جبکہ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۴۷۲۲۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ کروشیا کا دارالحکومت زیگرب ہے جبکہ مشہور شہر زیگرب، آسی جک، رجیکا، پولا، زور کالووک اور سپلٹ ہیں۔

مذہب

رومن کیتھولک

زبان اور طرز حکومت

سرکاری زبان کروشیائی ہے جبکہ طرز حکومت جمہوری ہے

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۱ فیصد

قدرتی وسائل

کوئلہ، لوہا، جست

مشہور صنعتیں

کیمیکلز کے کارخانے، ٹیکسٹائلز، شراب کے کارخانے، الیکٹرانکس اور انجینئرنگ کا سامان بنانا، غذاؤں کو محفوظ کرنے کے کارخانے

ممبرشپ

جمہوریہ کروشیا نے مئی ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ قازقستان

جمہوریہ قازقستان براعظم ایشیا میں واقع ہے اس ملک کی سرحدیں ازبکستان' ترکمانستان' کرغیزیا اور چین سے ملتی ہیں اس کی آب و ہوا گرم خشک ہے یہ سب سے پہلے ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء کو ایک خودمختار جمہوریہ کی حیثیت سے قائم ہوا تھا پھر ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو یہ یونین ری پبلک کا ممبر بن گیا اور سوویت یونین میں شمولیت کر لی اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں دیگر روسی ریاستوں کی طرح اس نے بھی روس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ قازقستان میں مسلمانوں کی اکثریت ہے جبکہ عیسائیت اور بدھ مت کے ماننے والے اقلیتی باشندے بھی یہاں پر آباد ہیں مسلمانوں کی آبادی اسی فیصد سے زیادہ ہے۔ اس ملک کے گھوڑے اور ہرن اپنی خوبصورت اور طاقت کی وجہ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ قازقستان کا رقبہ ۱۰۶۴۹۲ مربع میل ہے۔ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۱۸۰۲۳۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

قازقستان کا دارالحکومت الماتا ہے جبکہ مشہور شہر الماتا' چمکنٹ' سیمی پلاٹسک اور کاراگنڈا ہیں۔

مذہب

اسلام

سرکاری زبان

قازق

طرز حکومت

جمہوری

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

تیل، سونا، کرومیم، لوہا، تانبہ، قدرتی گیس، کوئلہ، جست، فاسفورس، باکسائیٹ، مینگانیز، میگنیشیم، ٹنگسٹن، ٹیٹانیم، مولی یڈنیم اور وناڈیئم

مشہور زرعی پیداوار

سبزیاں، پھل، چاول، ربڑ، گندم اور کپاس

مشہور صنعتیں

فلمی صنعت، جہازوں کا سامان، کیمیکلز کے کارخانے

ممبرشپ

جمہوریہ قازقستان نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ مقدونیہ

جمہوریہ مقدونیہ معتدل آب و ہوا والا ملک ہے اس کی سرحدیں مغرب میں البانیہ، جنوب میں یونان، مشرق میں بلغاریہ اور شمال میں سربیا سے ملتی ہیں یہ ایک قدیم ملک ہے مقدونیہ کی پہلی ریاست کا سنگ بنیاد سلاوی شہنشاہ شموئیلو نے رکھا تھا یہ ریاست ۱۰۱۸ء تک اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ قائم رہی اس کے بعد مقدونیہ کے باشندوں نے بازنطینی حکمرانوں کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کر دیا اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش زور و شور سے کرنے لگے مگر ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو سکی حتیٰ کہ اس علاقے پر ۱۳۹۲ء میں عثمانی ترکوں نے قبضہ کر لیا پھر ایک طویل عرصہ کی جدوجہد آزادی کے بعد ۱۹۴۴ء میں یوگوسلاویہ نے اس پر قبضہ کر کے اپنے ساتھ شامل کر لیا اپریل ۱۹۹۲ء میں اس ریاست نے یوگوسلاویہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ مقدونیہ کا رقبہ ۲۵۷۱۳ مربع کلومیٹر ہے اس کی آبادی ۱۹۹۶ء کے سروے کے مطابق ۲۱۵۷۰۰۰ تھی۔

مذہب

عیسائیت اور یہودیت

طرز حکومت

جمہوری

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۷ فیصد

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ مقدونیہ کا دارالحکومت سکوپجی ہے جبکہ مشہور شہر سکوپجی، کومانوف اور پری لپ ہیں۔

مشہور معدنیات

سونا، پارہ، لوہا، نکل، جست، سیسہ

مشہور زرعی پیداوار

سبزیاں، پھل، سورج مکھی، تمباکو، افیون، کپاس

مشہور صنعتیں

گھی کی ملیں، سیمنٹ کے کارخانے، بجلی کا سامان، ٹیکسٹائلز اور شیشے کی مصنوعات وغیرہ

جمہوریہ یوکرائن

جمہوریہ یوکرائن معتدل آب و ہوا رکھنے والا ملک ہے اس ملک کے شمال میں جنگلاتی جھلیں' مغرب میں کارپتھیائی پہاڑ جبکہ جنوب مغرب میں یورپی ممالک واقع ہیں اس کے جنوب میں بحیرہ ازدف ہے نویں صدی عیسوی میں یہ ایک مملکت کا درجہ رکھتی تھی ۱۶۶۷ء میں اس کے مشرقی حصے پر روس نے قبضہ کر لیا پھر بعد میں ۱۷۹۳ء میں مکمل طور پر اس پر قابض ہو گیا ۱۹۱۷ء میں اس نے خود کو آزاد جمہوریہ قرار دینے کی قرارداد منظور کی مگر پھر ۱۹۳۲ء میں روس کا ہی حصہ بنی۔ ۱۹۹۱ء میں جمہوریہ یوکرائن نے روس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ یوکرائن کا رقبہ ۶۰۳۷۰۰ مربع کلومیٹر ہے جبکہ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۵۲۱۸۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ یوکرائن کا دارالحکومت خیوا ہے مشہور شہر خیوا' لوگنسک' زمبف' میری پول اور لفیف ہیں۔

طرز حکومت

جمہوری

مذہب

عیسائیت' یہودیت

زبان

یوکرائنی

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

تیل، کوئلہ، جست، سیسہ، لوہا اور مینگانیز

مشہور زرعی پیداوار

سبزیاں، پھول، چقندر، سورج مکھی

مشہور صنعتیں

گاڑیوں کے پرزہ جات، ہوائی جہاز بنانا، الیکٹرک کا سامان بنانا اور دھات کے آلات بنانا۔

ممبر شپ

جمہوریہ یوکرائن نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی تھی۔

بیلارس

یہ ملک براعظم ایشیا میں واقع ہے اس کی سرحدیں مشرق میں روس مغرب میں پولینڈ' جنوب میں یوکرائن اور شمال میں لیٹویا اور لتھوانیا سے ملتی ہیں یہ ایک قدیمی خطہ ہے نویں صدی عیسوی میں یہ علاقہ روس میں شامل تھا پھر ۱۴ ویں صدی عیسوی میں اس علاقے پر لتھوانیا نے قبضہ کرلیا' اٹھارہویں صدی عیسوی میں جب پولینڈ کی تقسیم ہوئی تو یہ علاقہ روس کو مل گیا مگر ۱۹۲۱ء میں ایک معاہدے کے تحت اسے پولینڈ کا حصہ بنا دیا گیا پھر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو اس کا الحاق روس سے ہو گیا ۱۹۹۱ء میں دیگر روسی ریاستوں کی طرح بیلارس نے بھی روس سے علیحدگی اختیار کرلی اور ایک آزاد ملک کا درجہ حاصل کرلیا۔

رقبہ و آبادی

بیلارس کا رقبہ ۲۰۷۶۰۰ مربع کلومیٹر ہے ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۱۲۱۲۵۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

بیلارس کا دارالحکومت منسک ہے جبکہ مشہور شہر منسک' برلسیٹ' گومل اور وبٹسک ہیں۔

مذہب

عیسائیت

زبان

بیلورشین اور دیگر علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

طرز حکومت

جمہوری

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

سیمنٹ کا پتھر

مشہور صنعتیں

سیمنٹ کے کارخانے، کمپیوٹر اور ٹریکٹر سازی، چمڑے کی مصنوعات، کھاد کے کارخانے، ریفریجریٹر اور مشینری

مشہور زرعی پیداوار

سورج مکھی، سبزیاں، سونف اور مکئی۔

جمہوریہ سلووینیا

جمہوریہ سلووینیا ایک قدیم ملک ہے یہ چھٹی صدی عیسوی میں معرض وجود میں آیا اس کی سرحدیں مشرق میں ہنگری' مغرب میں بحیرہ ایڈریا اور اٹلی جنوب میں کروشیا اور شمال میں آسٹریا سے ملتی ہیں یہ ملک تاریخ کے مختلف ادوار میں یکے بعد دیگرے کئی قوموں کے قبضے میں رہا حتیٰ کہ ۱۹۴۴ء میں اسے یوگوسلاویہ نے اپنی جمہوریہ بنا لیا جنوری ۱۹۹۰ء میں سلووینیا کی پارلیمنٹ نے آزادی کی قرارداد پاس کی اپریل ۱۹۹۲ء میں جمہوریہ سلووینیا نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ سلووینیا کا رقبہ ۲۰۲۵۱ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۲۰'۵۴۰۰۰ تھی۔

مذہب

عیسائیت' یہودیت

زبان

سرکاری زبان سلووینی ہے جبکہ ہنگروی اور اطالوی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۶ فیصد

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ سلووینیا کا دارالحکومت لوجبلجانہ ہے مشہور شہر لوجبلجانہ، کلجی، کاپر، کرینج اور میری بر ہیں۔

مشہور صنعتیں

بجلی اور انجینئرنگ کا سامان، کاغذ اور ربڑ کی صنعتیں، غذاؤں کی محفوظ پیکنگ کے کارخانے

ممبرشپ

جمہوریہ سلووینیا نے مئی ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

جمہوریہ مولدووا

جمہوریہ مولدووا براعظم یورپ میں واقع ہے اس ملک کے جنوب مغرب میں روس اور مغرب میں رومانیہ واقع ہے اگست ۱۹۴۰ء میں روس نے اسے اپنی جمہوریہ بنا لیا اس کا قدیم نام مولداویہ تھا ۱۹۹۰ء میں جب اس نے روس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا تو اس کا نام مولدووا رکھ دیا گیا ایک آزاد ملک کی حیثیت سے اسے روس نے دسمبر ۱۹۹۱ء میں تسلیم کر لیا تھا۔

رقبہ و آبادی

جمہوریہ مولدووا کا رقبہ ۳۳۷۰۰ مربع کلو میٹر ہے جبکہ ۱۹۹۶ء کے سروے کے مطابق اس کی آبادی ۴۴۱۷۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

جمہوریہ مولدووا کا دارالحکومت کشن بوف ہے جبکہ مشہور شہر کشن بوف، گلاٹی اور لاسی ہیں۔

مذہب

عیسائیت، یہودیت

زبان

مولدوویائی

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

قدرتی وسائل

لوہا، کوئلہ، مینگانیز

مشہور صنعتیں

شراب کے کارخانے، شوگر ملیں، ریڈیو ٹیلی ویژن بنانا، ٹریکٹر سازی، الیکٹرانکس کا سامان

مشہور زرعی پیداوار

سبزیاں، پھل، گندم، تمباکو، سورج مکھی

ممبرشپ

جمہوریہ مولدووا نے مارچ ۱۹۹۲ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بھارت

محل وقوع

بھارت کے مغرب میں پاکستان اور شمال میں نیپال' چین اور بھوٹان واقع ہیں مشرق میں اس کی سرحدیں بنگلہ دیش سے ملتی ہیں بھارت مغرب میں بحیرۂ عرب اور مشرق میں خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ہے آبادی کے لحاظ سے بھارت دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ بڑے مذاہب ہندومت' اسلام اور سکھ مت ہیں۔

رقبہ و آبادی

بھارت کا رقبہ ۲۶۶۵۹۵ مربع میل یا ۳۲۸۰'۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں اس کی آبادی ۸۵۲۱۷۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

بھارت کا دارالحکومت نئی دہلی ہے مشہور شہر آگرہ' امرتسر' جالندھر' مدراس' بمبئی' اجمیر شریف' کلکتہ' لکھنؤ' حیدر آباد' بنگلور' جے پور' ناگپور' پونا اور کانپور ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

بھارت کی کرنسی روپیہ ہے۔ ہندی سرکاری زبان ہے جبکہ اردو' گجراتی' پنجابی' انگلش' مراٹھی' بنگالی' سندھی اور دیگر بے شمار علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں طرز حکومت وفاقی جمہوریت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

گندم، چاول، کپاس، ناریل، انناس، چائے، گرم مصالحہ، مکئی، سبزیاں، پھل

قدرتی وسائل

کوئلہ، لوہا، سرمہ، چونا پتھر، ابرق، باکسائیٹ

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۳۹ فیصد

مشہور اخبارات

انڈین ایکسپریس، ٹائمز آف انڈیا، پرتاب، ہندوستان، ٹائمز، ملاپ، پرتیکا

ایئر لائنز

ایئر انڈیا، انڈیا ایئر لائنز

خبر رساں ادارے

سماچار، پریس ٹرسٹ آف انڈیا

قومی دن

۱۵ اگست

پرچم

سرخ سفید اور سبز تین متوازی پٹیاں درمیان میں نیلے رنگ کا اشوک چکر۔

تاریخ آزادی

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو بھارت میں دوپہر کے ساڑھے بارہ بجتے ہیں۔

پارلیمنٹ کا نام

راجیہ سبھا، لوک سبھا

مشہور لائبریری

امپریل لائبریری

مشہور ائیرپورٹ

پالم ائیرپورٹ دہلی

مشہور پلیٹ فارم

لکھنؤ میں ہے جس کی لمبائی ۲۲۵۰ فٹ ہے۔

مشہور بند

بھاکڑا ننگل جس کی بلندی ۷۴۰ فٹ ہے۔

ممبرشپ

بھارت اقوام متحدہ اور سارک تنظیم کا ممبر ہے۔

نیپال

محل وقوع

نیپال وسطی ایشیا میں وسطی ہمالیہ میں ہر جانب سے خشکی میں گھرا ہوا ہے اس کے مشرق میں بھارت اور شمال میں تبت کا علاقہ ہے ہندو مذہب کے لوگ بہت بڑی تعداد میں یہاں پر آباد ہیں صرف چند فیصد مسلمان اور مسلمانوں سے کچھ زیادہ بدھ مت کے ماننے والے یہاں پر رہتے ہیں بہت زرخیز ملک ہے ملک جنگلات کی دولت سے مالا مال ہے جانوروں کی افزائش بھی یہاں پر خوب ہوتی ہے۔

رقبہ و آبادی

نیپال کا رقبہ ۵۶۸۲۷ مربع میل یا ۱۴۷۱۸۱ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء کے سروے کے مطابق اس کی آبادی ۱۹۵۷۰۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت

نیپال کا دارالحکومت کھٹمنڈو ہے۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

نیپال کی کرنسی نیپالی روپیہ ہے۔ سرکاری زبان نیپالی ہے جبکہ دیگر زبانیں پربھاتیہ' تبتی' ہوٹیا اور نیواڑی بھی بولی او سمجھی جاتی ہیں اور طرز حکومت آئینی بادشاہت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

گندم، چاول، چنے، چینی، پٹ سن، جڑی بوٹیاں، آلو، باجرہ، مکئی

قدرتی وسائل

جنگلات

صنعت

چینی کے کارخانے، سگریٹ سازی، سیمنٹ اور عمارتی میٹریل

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۳۲ فیصد

سرکاری فضائی کمپنی

رائل نیپال ایئرلائنز کارپوریشن

پارلیمنٹ کا نام

قومی پنچائیت

ممبرشپ

نیپال نے دسمبر ۱۹۵۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی اور اس کے علاوہ نیپال سارک تنظیم کا بھی ممبر ہے۔

قومی دن

۱۲ فروری

پرچم

نیپال دنیا کا واحد ملک ہے کہ جس کا پرچم چوکور نہیں ہے بلکہ دو سرخ نیلے اور بارڈر والے مثلث اوپر والے مثلث پر چاند بنا ہوا ہے اور نیچے والے میں سورج ہے۔

بھوٹان

محل وقوع

بھوٹان وسطی ایشیا میں بغیر سمندر کا ملک ہے اس کے شمال میں تبت جبکہ جنوب میں بھارت واقع ہے۔

بھوٹان کے زیادہ تر لوگ زراعت پیشہ ہیں زراعت کو خاصا فروغ حاصل ہے مذہب بدھ مت ہے چند فیصد مسلمان بھی یہاں پر آباد ہیں۔

رقبہ و آبادی

بھوٹان کا رقبہ ۱۸۱۴۷ مربع میل یا ۴۰۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں بھوٹان کی آبادی ۱۲۰۰۰'۶'۱ تھی۔

دارالحکومت

بھوٹان کا دارالحکومت تھمفو ہے۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

بھوٹان کی کرنسی گلڑم ہے زبان زونخا ہے جبکہ تبتی بھی بولی جاتی ہے طرز حکومت بادشاہت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

چاول، مکئی، پھل، سبزیاں، جو، گندم

قدرتی وسائل

جنگلات

صنعت

ہینڈی کرافٹس

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۱۴ فیصد

پارلیمنٹ کا نام

بھوٹان کی پارلیمنٹ کا نام سونگڈو ہے۔

ممبرشپ

بھوٹان نے ستمبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

پرچم

بھوٹان کا پرچم وتری زرد اور سرخ ہے درمیان میں سفید اژدھا بنا ہوا ہے۔

سری لنکا

محل وقوع

سری لنکا بھارت کے جنوب مشرقی ساحل کے نزدیک واقع ہے یہاں پر تامل اور سنہالی باشندوں کی اکثریت آباد ہے کافی عرصہ سے تاملی باشندے حکومت کے خلاف چھاپہ مار کاروائیوں میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے ملک میں بے چینی کی سی فضا موجود ہے۔ سری لنکا میں بدھ مت اور ہندو مت کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہے آبادی کا تقریباً دس فیصد مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ سراندیپ اس ملک کا پرانا نام تھا۔

رقبہ و آبادی

سری لنکا کا رقبہ ۲۵۳۳۲ مربع میل یا ۶۵۶۱۰ مربع کلومیٹر ہے ۱۹۹۶ء میں سری لنکا کی آبادی ۱٬۹۱٬۴۷٬۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

سری لنکا کا دارالحکومت کولمبو ہے جبکہ مشہور شہر سیلون' جافنا اور دیہی دیلا ہیں۔

کرنسی' زبان اور طرز حکومت

سری لنکا کی کرنسی روپیہ ہے سرکاری زبان سنہالی ہے جبکہ انگریزی' تامل' ہندی اور دیگر علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ طرز حکومت صدارتی جمہوریت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

چاول' چائے' کوکو' لونگ' دارچینی' ناریل

قدرتی وسائل

گریفائیٹ، چونا

صنعت

کیمیکلز، ٹیکسٹائلز، ہینڈی کرافٹس

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۸۸ فیصد

ممبر شپ

سری لنکا نے دسمبر ۱۹۵۵ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

پرچم

زرد رنگ کے پرچم کے بائیں طرف سبز اور نارنجی دو باریک عمودی پٹیاں جبکہ ایک سنہری تیر چاروں طرف "یو" کی پتیاں بنی ہوئی ہیں۔

قومی ایئر لائنز

ایئر لنکا

مشہور سیاسی جماعتیں

پیپلز لبریشن فرنٹ، سری لنکا فریڈم پارٹی

قومی دن

۴ فروری

تھائی لینڈ

محل وقوع

تھائی لینڈ کا پرانا نام سیام ہے یہ ملک بحیرہ جنوبی چین میں خلیج سیام کے ساحل پر واقع ہے تھائی لینڈ کے جنوب میں اسلامی ملک ملائشیا ہے اور شمال مغرب میں برما ہے جبکہ کمبوڈیا اور لاؤس تھائی لینڈ کے مشرق میں واقع ہیں۔

رقبہ و آبادی

تھائی لینڈ کا رقبہ ۱۹۸۱۱۵ مربع میل یا ۵۱۳۱۱۵ مربع کلومیٹر ہے تھائی لینڈ کی آبادی ۱۹۹۶ء میں ۵۸۷۷۵۰۰۰ تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

تھائی لینڈ کا دارالحکومت بنکاک ہے جبکہ مشہور شہروں میں تھون بوری بھی شامل ہے۔

کرنسی، زبان و طرز حکومت

تھائی لینڈ کی کرنسی باہٹ ہے سرکاری زبان سیامی ہے جبکہ انگریزی اور چینی بھی بولی جاتی ہے طرز حکومت آئینی بادشاہت ہے سرکاری مذہب بدھ مت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

پٹ سن، تمباکو، کپاس، ناریل، سویابین، ربڑ، انناس، گنا، چاول

قدرتی وسائل

قدرتی گیس، ٹنگسٹن، جنگلات، مچھلی، ٹن

صنعت

فرنیچر سازی، سیمنٹ کے کارخانے، کپڑا سازی، اشیائے خورد و نوش

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۰ فیصد

ممبر شپ

تھائی لینڈ نے دسمبر ۱۹۴۶ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

پرچم

سفید، سرخ، نیلی، سفید اور سرخ پانچ متوازی پٹیاں جبکہ نیلی پٹی ڈبل چوڑی ہے۔

قومی دن

۵ دسمبر

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو تھائی لینڈ میں دوپہر کے ۲ بجتے ہیں۔

ویت نام

محل وقوع

ویت نام کے مغرب میں لاؤس اور کمبوڈیا واقع ہیں جبکہ اس کے شمال میں چین اور اس کے مشرق اور جنوب میں بحیرۂ چین ہے۔ ویت نام میں زیادہ تعداد بدھ مت کے ماننے والوں کی ہے۔ ویت نام کئی سالوں تک امریکہ کی فوجوں کے خلاف چھاپہ مار جنگ لڑتا رہا جس میں بالاخر ویت نام کو کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

رقبہ و آبادی

ویت نام کا رقبہ ۱۲۸۰۵۲ مربع میل یا ۳۳۱۶۵۳ مربع کلو میٹر ہے ویت نام کی آبادی ۱۹۹۶ء میں ۶۹۹۷۵۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

ویت نام کا دارالحکومت ہنوئی ہے جبکہ مشہور شہرہائی فونگ، ہیو، سائگان، ڈانانگ اور کوئی نہوؤ ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

ویت نام کی کرنسی دھانگ ہے سرکاری زبان ویت نامی ہے جبکہ چینی بھی بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت کیمونسٹ ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

چائے، مکئی، چاول، ربڑ، سیاہ مرچ، کافی، پھل

قدرتی وسائل

کوئلہ، جنگلات، مچھلی، سونا

صنعت

کپڑا سازی، کھاد، سیمنٹ، اشیائے خورد و نوش

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۶ فیصد

پرچم

سرخ رنگ کے پرچم کے درمیان میں زرد رنگ کا پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے۔

برما

محل وقوع

برما خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ہے اس کے مشرق میں تھائی لینڈ واقع ہے جبکہ شمال میں چین اور لاؤس واقع ہیں اس کے مغرب میں بھارت اور بنگلہ دیش ہیں برما میں بدھ مت کے ماننے والوں کی اکثریت ہے سرکاری مذہب بھی بدھ مت ہے ہندو اور مسلمان یہاں پر اقلیت میں ہیں۔

رقبہ و آبادی

برما کا رقبہ ۲۶۱۲۲۸ مربع میل یا ۶۷۶۵۷۷ مربع کلو میٹر ہے برما کی آبادی ۱۹۹۶ء کے سروے کے مطابق ۴۴۷۸۴۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

برما کا دارالحکومت رنگون ہے پاکستان کی فضائی کمپنی PIA نے جولائی ۱۹۹۶ء سے رنگون کے لئے اسلام آباد سے براہ راست پروازوں کا آغاز کیا ۔ برما کے مشہور شہر رنگون، مولمین، پیگو اور مینڈالے ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت

برما کی کرنسی کیات ہے سرکاری زبان برمی ہے طرز حکومت سوشلسٹ ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

تمباکو، چاول، ربڑ، کپاس، مونگ پھلی، گنا

قدرتی وسائل

چاندی، جست، ہیرے، سیسہ، پٹرولیم، جنگلات، نیلم، تانبہ، نکل، سونا، کوبالٹ

صنعت

جفت سازی، کپڑا سازی، لکڑی کی اشیاء

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۶۹ فیصد

پرچم

پرچم کی رنگت سرخ ہے جس کے اوپر بائیں طرف نیلے رنگ کی مستطیل میں سیاہ دائرہ بنا ہوا ہے جس میں چاول کی بالی اور دائرہ میں چودہ سفید رنگ کے ستارے بنے ہوئے ہیں۔

قومی فضائی کمپنی

برما ائیرویز کارپوریشن

پارلیمنٹ کا نام

"پائتھو ہلوٹو" (پیپلز اسمبلی)

ممبرشپ

برما اقوام متحدہ کا رکن ملک ہے۔

قومی دن

۴ جنوری

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو برما میں دوپہر کا ڈیڑھ بجتا ہے۔

کمپوچیا

محل وقوع

کمپوچیا کا پہلا نام کمبوڈیہ تھا یہ ملک خلیج سیام کے ساحل پر واقع ہے اس کے مشرق اور جنوب میں ویت نام واقع ہے جبکہ اس کے شمال میں لاؤس ہے کمپوچیا کے مغرب اور شمال میں تھائی لینڈ واقع ہے کمپوچیا قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے یہاں پر بدھ مت کے ماننے والوں کی اکثریت ہے سرکاری مذہب بھی بدھ مت ہے۔

رقبہ و آبادی

کمپوچیا کا رقبہ ۶۹۸۹۸ مربع میل یا ۱۸۱۰۳۵ مربع کلو میٹر ہے کمپوچیا کی آبادی ۱۹۹۶ء میں ۸۱۳۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

کمپوچیا کا دارالحکومت کا نام پنیہ ہے جبکہ دیگر مشہور شہروں میں بائم .بنیگ شامل ہے۔

کرنسی' زبان' طرز حکومت

کمپوچیا کی کرنسی کا نام رئیل ہے جبکہ خمر سرکاری زبان ہے دیگر زبانیں فرانسیسی' چینی' ویت نامی اور کمبوڈیائی بھی بولی جاتی ہیں۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

چاول' کپاس' کوکو' ربڑ

قدرتی وسائل

سونا، چاندی، جنگلات، پارہ، تیل، مچھلی، معدنی لوہا، فاسفیٹ، مینگنیز

صنعت

لکڑی کی اشیاء، ماہی گیری

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء) ۴۹ فیصد

پرچم

پرچم کی رنگ سرخ ہے جس کے درمیان میں پانچ مینار والا زرد رنگ کا مندر بنا ہوا ہے۔

پارلیمنٹ کا نام

نیشنل اسمبلی

ممبر شپ

کمبوڈیا اقوام متحدہ کا رکن ملک ہے۔

لاؤس

محل وقوع

لاؤس جنوب مشرق ایشیا میں واقع ہے یہ ملک چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے اس کے شمال مغرب میں برما واقع ہے جبکہ کمبوچیا اس کے جنوب میں ہے اس کے مغرب میں تھائی لینڈ واقع ہے مشرق میں ویت نام واقع ہے لاؤس میں بدھ مت کے ماننے والوں کی تعداد ساٹھ فیصد سے زیادہ ہے اس ملک میں کمیونسٹوں کی بھی اکثریت ہے جبکہ دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی یہاں پر آباد ہیں لاؤس کے باشندے محنت کش اور جفاکش ہیں۔

رقبہ و آبادی

لاؤس کا رقبہ ۹۱۴۰۰ مربع میل یا ۲۳۶۸۰۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں لاؤس کی آبادی ۴۱۵۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

لاؤس کا دارالحکومت و-نتیان ہے جبکہ دیگر مشہور شہروں میں لوانگ پربانگ شامل ہے۔

کرنسی، زبان و طرز حکومت

لاؤس کی کرنسی کا نام کپ ہے سرکاری زبان لاؤ ہے، جبکہ انگریزی، فرانسیسی اور دیگر علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ طرز حکومت کمیونسٹ ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

مکئی، چاول، کافی، اناج، سبزیاں

قدرتی وسائل

جنگلات، ٹن

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۴۹ فیصد

پرچم

تین متوازی سرخ، نیلی اور سرخ پٹیاں نیلی پٹی ڈبل چوڑی ہے درمیان میں سفید دائرہ بنا ہوا ہے۔

پارلیمنٹ کا نام

پیپلز گرانڈ اسمبلی

ممبر شپ

لاؤس اقوام متحدہ کا رکن ملک ہے۔

جاپان

محل وقوع

جاپان بہت سے جزائر پر مشتمل ملک ہے اس کے مشرق میں بحرالکاہل ہے جبکہ بحیرۂ جاپان کے ذریعہ یہ شمالی روس اور جنوبی کوریا سے جا ملتا ہے جاپان کا شہر ٹوکیو آبادی کے لحاظ سے دنیا میں پہلے نمبر پر ہے جاپان ایک قدیمی ملک ہے آج سے بہت سال پہلے جاپان میں ایک شہنشاہ ہو گزرا ہے جس کا نام سوٹوکو تھا اس نے ۱۳۵ صفحات پر مشتمل ایک کتاب اپنے خون سے لکھی تھی جاپان دنیا میں سب سے کم شرح پیدائش والا ملک ہے اس ملک کے باشندے اپنے آپ کو سورج دیوتا کی اولاد کہتے ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلے جس ملک میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جاپان ہے اس ملک کو مشرق کا برطانیہ بھی کہا جاتا ہے جاپان میں پیدائش کے وقت بچے کی عمر نو ماہ تسلیم کی جاتی ہے۔ جاپان میں بے شمار پہاڑ ہیں ان میں فیوجی یاما پہاڑ جاپانیوں کا مقدس پہاڑ ہے۔

رقبہ و آبادی

جاپان کا رقبہ ۱۴۵۸۵۶ مربع میل یا ۳۷۷۷۶۵ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء میں جاپان کی آبادی ۱۲۳۹۹۷۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت و مشہور شہر

جاپان کا دارالحکومت ٹوکیو ہے جبکہ مشہور شہر ٹوکیو، یوکوہاما، اوساکا، کیوٹو، کاواساکی، ناگاساکی، ہیروشیما، کوبے اور فوکوکا ہیں۔

کرنسی، زبان و طرز حکومت

جاپان کی کرنسی کا نام ین ہے جبکہ جاپانی زبان بولی جاتی ہے دیگر علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

چاول، ریشم، چائے، تمباکو، سبزیاں

قدرتی وسائل

لوہا، کوئلہ، تانبہ، فولاد، مچھلی

صنعت

جاپان میں ہر قسم کی صنعت موجود ہے۔

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۹ فیصد

مشہور جزیرے

ہونشو جسے مین لینڈ بھی کہا جاتا ہے۔ کیوشو، شکوکو۔

مشہور آتش فشاں پہاڑ

فیوجی، آسوسان، آساما

مشہور سیاسی جماعتیں

سوشلسٹ پارٹی، لبرل ڈیمو کریٹک پارٹی

پارلیمنٹ کا نام

ڈائیٹ

قومی ایئرلائنز

جاپان ایشیا ایئرویز جو کہ ایشیا کی سب سے بڑی فضائی کمپنی ہے۔

مشہور اخبارات

یومیسوری، آساہی، جاپان ٹائمز، وال سٹریٹ جنرل، شمبون

مشہور نیوز ایجنسی

کویوڈو نیوز

قومی پھول

گلِ داوُدی کا پھول

قومی دن

۲۹ اپریل

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو جاپان میں سہ پہر کے چار بجتے ہیں۔

ممبر شپ

جاپان اقوام متحدہ کا رکن ملک ہے اس کے علاوہ سات صنعتی ممالک کا بھی رکن ہے۔

پرچم

پرچم کی رنگت سفید ہے جس کے درمیان میں سرخ دائرہ بنا ہوا ہے۔

منگولیا

محل وقوع

منگولیا ایک قدیم ملک ہے اس کے چاروں طرف خشکی ہے اس کی زیادہ تر سرحدیں چین کے ساتھ ملتی ہیں مشرق، مغرب اور جنوب کی طرف اس کی سرحدیں چین سے جا ملتی ہیں جبکہ اس کے شمال میں روس ہے۔

رقبہ و آبادی

منگولیا کا رقبہ ۲۰۴۸۰۰ مربع میل یا ۱۵۶۶۵۰۰ مربع کلو میٹر ہے ۱۹۹۶ء میں منگولیا کی آبادی ۲۱۹۱۲۰۰۰ ہے۔

دارالحکومت

منگولیا کا دارالحکومت اولان باطور ہے۔

کرنسی و زبان

منگولیا کی کرنسی کا نام طغرق ہے سرکاری زبان منگولیائی ہے جبکہ روسی زبان بھی بولی جاتی ہے۔

مشہور زرعی پیداوار

جو، گندم، چارہ، اناج

قدرتی وسائل

تانبہ، کوئلہ

صنعت

چینی کے کارخانے، مویشی، معدنیات

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۹۲ فیصد

پرچم

عمودی پٹیاں سرخ آسمانی اور سرخ پٹیاں بائیں طرف سرخ پٹی پر سبز رنگ کا ستارہ بنا ہوا ہے جس کے نیچے منگولیا کا قومی نشان ساپونوبو ہے۔

پارلیمنٹ کا نام

گریٹ پیپلز خرال

ممبرشپ

منگولیا اقوام متحدہ کا رکن ملک ہے۔

چین

چین کا قدیم نام کیتھے تھا اس ملک میں ۲۱ صوبے اور ۴ ریجن ہیں دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والا ملک چین ہی ہے اس کا مشہور شہر شنگھائی چین میں آبادی کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے جبکہ بیجنگ دوسرے نمبر پر ہے چین ۱۹۰۷ء میں ری پبلک بنا تھا عوامی جمہوریہ چین کے پہلے صدر کا نام سن یات سین تھا جن کو بابائے انقلاب کہا جاتا ہے ان کا مقبرہ چین کے شہر نانک نگ میں ہے چین میں مشہور وزیر اعظم چواین لائی ہو گزرے ہیں جن کا انتقال ۷ جنوری ۱۹۷۶ء کو ہوا تھا۔ براعظم ایشیا کے وسط میں واقع اس ملک کے جنوب میں پاکستان، افغانستان، بھارت، نیپال، ویت نام، برما، لاؤس اور بھوٹان واقع ہیں جبکہ اس کے شمال میں منگولیا ہے شمال مشرق میں شمالی کوریا اور شمال اور مغرب میں روس اور نو آزاد مسلم ریاستیں واقع ہیں۔

رقبہ و آبادی

عوامی جمہوریہ چین کا رقبہ ۹۵۷۲۹۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۹۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی ۱۱۸۵۱۲۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھی۔

دارالحکومت اور مشہور شہر

چین کا دارالحکومت بیجنگ ہے جو صوبہ ہوپے میں واقع ہے مشہور شہر بیجنگ، شنگھائی، دوہان، سیان، لوڈا، کینٹن، مکڈن، ٹن یانگ، ہربن، نان جنگ اور تیانجن ہیں۔

کرنسی و زبان

چین کی کرنسی کا نام یوان اور جین من پی ہے سرکاری زبان چینی ہے جبکہ دیگر

بہت سی علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

مذہب

بدھ مت۔ (مسلمان اور دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی اقلیت میں موجود ہیں)

شرح خواندگی

(۱۹۹۶ء میں) ۷۲ فیصد

مشہور سیاسی جماعت

چینی کیمونسٹ پارٹی

پارلیمنٹ کا نام

نیشنل پیپلز کانگریس

مشہور سول اعزاز

چین کے سب سے بڑے سول اعزاز کا نام آرڈر آف سن یات سین ہے۔

مشہور اخبارات

نیو چائنہ ڈیلی' پیپلز ڈیلی' کوانگ منگ' جبھہ پاؤ' جن من جبھہ پاؤ

مشہور میوزیم

چین کا مشہور میوزیم بیجنگ میں واقع ہے جس کا نام پیلس میوزیم ہے اس میں ۹۹۹۹ عمارات ہیں اور یہ ۱۸۰ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔

مشہور دیوار

دنیا کی سب سے بڑی اور لمبی دیوار چین میں ہے جسے دیوار چین کہا جاتا ہے اس

کی لمبائی تقریباً ۲۰۸۳ کلومیٹر ہے جبکہ مختلف مقامات پر اس کی اونچائی پندرہ سے انتالیس فٹ تک بھی ہے۔

مشہور نیوز ایجنسی

نیو چائنا نیوز ایجنسی

پرچم

چین کے پرچم کی رنگت سرخ ہے اس پر بائیں طرف پانچ کونوں والا ایک بڑا زرد ستارہ اور چار چھوٹے گولائی زرد ستارے بنے ہوئے ہیں۔

قدرتی وسائل

کوئلہ، تیل، فولاد، سنگ مرمر، چونا، قدرتی گیس

مشہور زرعی پیداوار

گندم، دالیں، چاول، کپاس

مشہور صنعتیں

جہاز سازی، اسلحہ سازی، مشینری، زیورات، دستکاری، کپڑا سازی، سگریٹ، الیکٹرانکس اور ہر قسم کی صنعتیں چین میں موجود ہیں۔

قومی دن

یکم اکتوبر

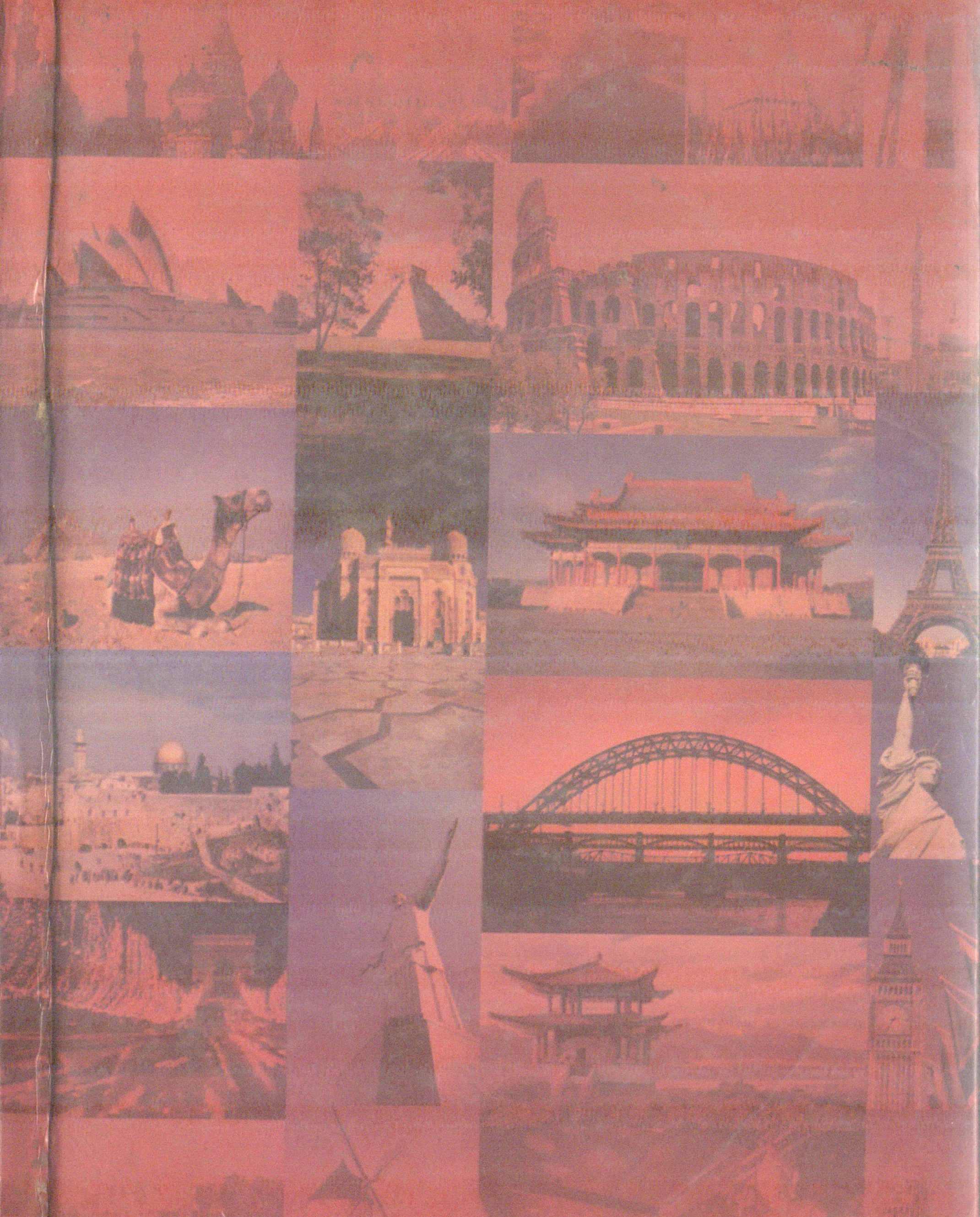
ممبر شپ

چین نے اکتوبر ۱۹۷۱ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔

وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو چین میں بعد دوپہر کے تین بجتے ہیں۔

NOT FOR SALE



الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

پنجاب سکول لائبریریز پراجیکٹ، محکمہ تعلیم
GERMAN DEBT SWAP-I